قمر شمس

چاند اور سورج میں انسانی شبیہ کا راز!

جو کہ ناسا (NASA)، اور کئی معتبر اداروں سے ریلیز شدہ ہے

دینِ الٰہی

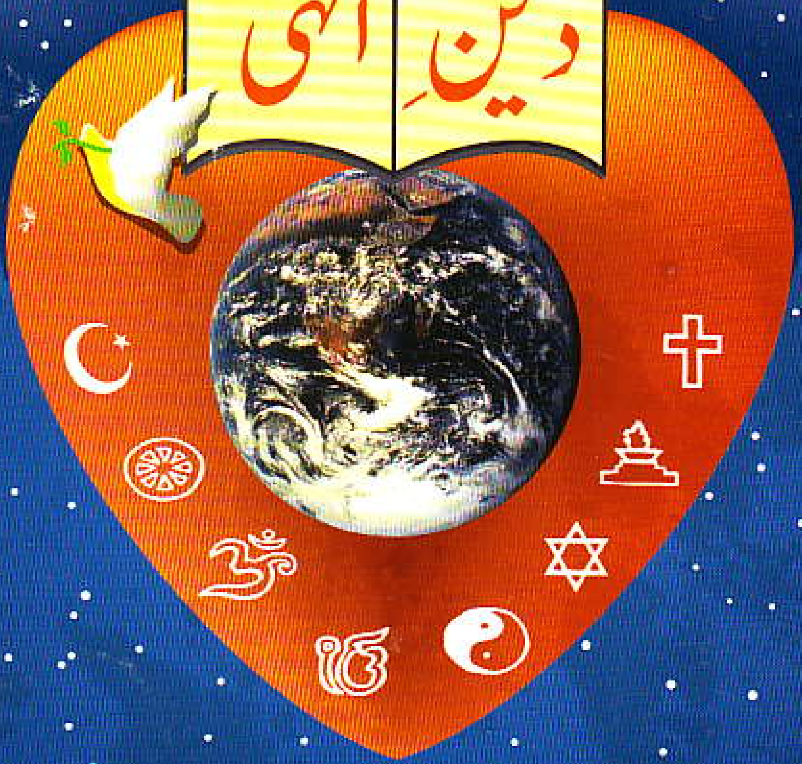

"یہ کتاب ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر آدمی کیلئے قابلِ غور
اور قابلِ تحقیق ہے۔ اور منکرانِ روحانیت کیلئے ایک چیلنج ہے!"

مُصنّف

ریاض احمد گوہر شاہی

تصنیف ھذا کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب اللہ کے متلاشیوں اور اللہ سے محبت کرنے والوں کیلئے ایک تحفہ ہے۔

اطلاع برائے ذاکرین:

یہ کتاب حق پرستوں، منصف مزاج لوگوں اور اللہ کے طالبوں تک پہنچانی ہے۔
ازلی منافق اس کو تلف کرنے کی کوشش کریں گے۔

ناشران:

آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ کے آرگنائزرز زاہد گلزار اور سبھاش شرما
نے R.A.G.S انٹرنیشنل برطانیہ اور امریکن صوفی انسٹیٹیوٹ امریکہ
کے تعاون سے چھپوائی ہے۔

پرنٹرز: Printers address: 1333-E Shepard Drive, Sterling, Virginia 20164

سالِ اشاعت: جنوری ۲۰۰۰ / مقامِ اشاعت: ورجینیا، امریکہ / تعدادِ اشاعت: 5ہزار / ایڈیشن نمبر: 1

مرتب کردہ:

محمد یونس الگوہر (برطانیہ) / امجد علی (متحدہ عرب امارات)

Publishers:

All-Faith Spiritual Movement

58 Knockmoyle Drive, Antrim BT41-1HE, Northern Ireland.

" دینِ الٰہی "

خدا کے پوشیدہ راز

مُصنف:

ریاض احمد گوہر شاہی

ناشر: آل فیتھ سپر چوئیل موومنٹ (آئر لینڈ)

All-Faith Spiritual Movement

Ireland

یہ وہ گوہر شاہی ہیں، جنہوں نے تین سال تک سیہون شریف کی پہاڑیوں اور لال باغ میں اللہ کے عشق کی خاطر چلہ کشی کری، اللہ کو پانے کی خاطر دنیا چھوڑی، پھر اللہ کے حکم ہی سے دوبارہ دنیا میں آئے۔

لاکھوں دلوں میں اللہ کا ذکر بسایا اور لوگوں کو اللہ کی محبت کی طرف راغب کیا، ہر مذہب والوں نے گوہر شاہی کو مسجدوں، مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں میں روحانی خطاب کے لئے مدعو کیا، اور ذکر قلب حاصل کیا، بے شمار مرد وزن ان کی تعلیم سے گناہوں سے تائب ہوئے اور اللہ کی طرف جھک گئے۔ بے شمار لاعلاج مریض ان کے روحانی علاج سے شفایاب ہوئے، پھر اللہ نے ان کا چہرہ چاند پر دکھایا، پھر حجر اسود میں بھی ان کی تصویر ظاہر ہوئی، پوری دنیا میں ان کی شہرت ہوگئی۔ لیکن کور چشم مولویوں کو اور ولیوں سے حسد، بغض رکھنے والے مسلمانوں کو یہ شخص پسند نہ آیا، ان کی کتابوں کی تحریروں میں خیانت کر کے ان پر کفر اور واجب القتل کے فتوے لگائے۔

مانچسٹر میں ان کی رہائش گاہ پر پیٹرول بم پھینکا، کوٹری میں دوران خطاب ان پر ہینڈ گرینیڈ بم سے حملہ کیا گیا۔ لاکھوں روپے ان کے سر کی قیمت رکھی گئی۔ پانچ قسم کے سنگین جھوٹے مقدمات، اندرون ملک ان کو پھنسانے کے لئے قائم کیے گئے۔ نواز شریف کی وجہ سے حکومت سندھ بھی شامل ہوگئی تھی۔ دو کیس قتل، ناجائز اسلحہ، ناجائز قبضہ کا دفعہ بھی لگایا گیا۔ امریکا میں بھی ایک عورت سے زیادتی اور حبس بیجا کا مقدمہ بنایا گیا۔ زرد صحافت نے انہیں زمانے میں خوب بدنام کیا، لیکن آخر میں عدالتوں نے شنوائی اور تحقیقات کے بعد تمام مقدمات جھوٹے قرار دے کر خارج کر دیے اور اللہ نے اپنے اس دوست کو ہر مصیبت سے بچائے رکھا۔

تمہید

چاند ، سورج ، حجر اسود، شو مندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویرِ گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخص مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے ، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔

آیئے آپ بھی ان کو پرکھنے کی کوشش کریں، اور ہم سے تحقیق کے لیے رابطہ کریں اور ان کی کتب کے ذریعہ بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

محمد یونس الگوہر۔ لندن برطانیہ

younus38@hotmail.com

دیباچہ

جو مذاہب آسمانی کتابوں کے ذریعہ قائم ہوئے وہ درست ہیں بشرطیکہ ان میں ردو بدل نہ کی گئی ہو!

مذاہب کشتی اور علماء ملاح کی طرح ہوتے ہیں، اگر کسی ایک میں بھی نقص ہو تو منزل پہ پہنچنا مشکل ہے،
البتہ اولیاء ٹوٹی پھوٹی کشتی کو بھی کنارے لگا دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ٹوٹے پھوٹے لوگ اولیاء کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

مذہب سے بالاتر اللہ کی محبت ہے، جو تمام مذاہب کا عرق ہے۔ جبکہ اللہ کا نور مشعلِ راہ ہے!

تین حصے علمِ ظاہر کے اور ایک حصہ علمِ باطن کا ہے جو خضرؑ (وشنو مہاراج) کے ذریعہ عام ہوا!

اللہ کی محبت ہی اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے، جس دل میں خدا نہیں کتے اس سے بہتر ہیں، کیونکہ وہ اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں
اور محبت ہی کی وجہ سے مالک کا قرب حاصل کر لیتے ہیں ورنہ کہاں ایک نجس کتا اور کہاں حضرتِ انسان!

اگر تجھے جنت اور حور و قصور کی آرزو ہے تو خوب عبادت کر تاکہ اونچی سے اونچی جنت مل سکے!

اگر تجھے اللہ کی تلاش ہے تو روحانیت بھی سیکھ تاکہ تو صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر اللہ کے وصال تک پہنچ سکے!

ریاض احمد گوہر شاہی

بابِ اول

انسان ازل سے ابد تک

جب اللہ نے روحوں کو بنانا چاہا تو کہا "کُن"، تو بیشمار روحیں بن گئیں۔ اللہ کے سامنے اور قریب ارواح نبیوں کی، پھر دوسری صف میں ولیوں کی، پھر تیسری صف میں مؤمنین کی، پھر ان کے پیچھے عام انسانوں کی، پھر حدِ نگاہ سے دور صف میں عورتوں کی روحیں بن گئیں، پھر ان کے پیچھے روحِ حیوانی، پھر روحِ نباتی اور پھر ایسی روحِ جمادی جن میں ہلنے جلنے کی طاقت بھی نہ تھی، نمودار ہو گئیں۔

اللہ کے دائیں طرف فرشتوں کی اور پھر اس کے بعد حوروں کی ارواح تھیں، جو رب کے چہرے کو نہ دیکھ سکیں، یہی وجہ ہے کہ فرشتے رب کا دیدار نہیں کر سکے۔ پھر پیچھے نوری مؤکلات کی روحیں جو دنیا میں آ کر نبیوں، ولیوں کی امدادی ہوئیں۔ پھر بائیں جانب جنات کی روحیں، پھر پیچھے سفلی مؤکلات، پھر خبیثوں کی روحیں جو دنیا میں آ کر ابلیس کی امدادی ہوئیں۔

دائیں، بائیں اور حدِ نگاہ سے دور والی ارواح رب کا جلوہ نہ دیکھ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن، فرشتے اور عورتیں رب سے ہمکلام ہو سکتے ہیں لیکن دیدار نہیں کر سکتے۔

کرہِ ارض میں ایک آگ کا گولہ تھا، حکم ہوا، ٹھنڈا ہو جا، پھر اسکے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے۔ چاند، مریخ، مشتری، یہ دنیا اور ستارے سب اسی کے ٹکڑے ہیں جبکہ سورج وہی باقی ماندہ گولہ ہے۔ یہ زمین راکھ ہی راکھ بنی۔ جمادی روحوں کو نیچے بھیجا گیا جن کے ذریعے راکھ جم کر پتھر ہو گئی۔ پھر نباتی روحوں کو بھیجا گیا جس کی وجہ سے پتھروں میں درخت بھی اُگ آئے۔ پھر حیوانی روحوں کے ذریعے حیوان نمودار ہوئے۔

اللہ نے سب روحوں سے یہ بھی پوچھا تھا کیا میں تمہارا رب ہوں، سب نے اقرار کیا اور سجدہ کیا تھا یعنی پتھروں اور درختوں کی روحوں نے بھی سجدہ کیا تھا۔

(والنجم والشجر یسجدان) **سورۃ الرحمن القرآن**

پھر اللہ نے روحوں کے امتحان کے لیے مصنوعی دنیا، مصنوعی لذات بنائے اور کہا اگر کوئی ان کا طالب ہے تو حاصل کر لے۔ بے شمار روحیں اللہ سے منہ موڑ کر دنیا کی طرف لپکیں اور دوزخ ان کے مقدر میں لکھ دی گئی۔ پھر اللہ نے بہشت کا نظارہ دکھایا جو پہلی حالت سے بہتر اور اطاعت و بندگی والا تھا۔ بہت سی روحیں ادھر لپکیں ان کے مقدر میں بہشت لکھ دی گئی۔ بہت سی روحیں کوئی فیصلہ نہ کر پائیں۔

انہیں پھر رحمٰن اور شیطان کے درمیان کر دیا۔ وہی روحیں دنیا میں آکر بیچ میں پھنس گئیں، پھر جس کے ہاتھ لگ گئیں (اس ہی کی ہو گئیں)۔

بہت سی روحیں اللہ کے جلوے کو دیکھتی رہیں، نہ دنیا کی اور نہ ہی جنت کی طلب، اللہ کو اُن سے محبت اور اُنہیں اللہ سے محبت ہو گئی۔ ان ہی روحوں نے دنیا میں آکر اللہ کی خاطر دنیا کو چھوڑا اور جنگلوں میں بسیرا کیا۔ روحوں کی ضرورت اور دل لگی کے لیے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق، چھ ہزار پانی میں، چھ ہزار خشکی میں اور چھ ہزار ہوائی اور آسمانی پیدا کی گئی۔

پھر اللہ نے سات قسم کی جنت اور سات قسم کی دوزخ بنائی

...... جنتوں کے نام	...... دوزخوں کے نام ......
۱۔ خلد	۱۔ سقر
۲۔ دار السلام	۲۔ سعیر
۳۔ دار القرار	۳۔ لظی
۴۔ عدن	۴۔ حطمہ
۵۔ الماویٰ	۵۔ جحیم
۶۔ نعیم	۶۔ جہنم
۷۔ فردوس	۷۔ ہاویہ

مندرجہ بالا سارے نام سریانی زبان (وہ زبان جس میں اللہ، فرشتوں سے مخاطب ہوتا ہے) کے ہیں

سب مذاہب کا عقیدہ ہے کہ جسے اللہ چاہے دوزخ میں اور جسے چاہے بہشت میں بھیج دے۔ اگر وہیں سے جس روح کو دوزخ میں بھیجا جاتا تو وہ اعتراض کرتی کہ میں نے کونسا جرم کیا تھا؟ اللہ کہتا، تو نے میری طرف سے منہ موڑ کر دنیا طلب کری تھی۔ روح کہتی، وہ تو صرف نادانی میں اقرار تھا، عمل تو نہیں کیا تھا، پھر اس حجت کو پورا کرنے کے لیے روحوں کو نیچے اس دنیا میں بھیجا۔

آدم علیہ السلام جنہیں شنکر جی بھی کہتے ہیں جنت کی مٹی سے ان کا جسم بنایا گیا۔ پھر روحِ انسانی کے علاوہ کچھ اور مخلوقیں بھی اس میں ڈال دی گئیں۔ جب آدم علیہ السلام کا جسم بنایا جا رہا تھا تو شیطان نے حسد سے تھوکا تھا، جو ناف کی جگہ گرا، اور اس تھوک کے جراثیم بھی اس جسم میں شامل ہو گئے۔ شیطان، جنات قوم سے ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے، جسم تو صرف مٹی کا مکان تھا جس کے اندر سولہ (۱۶) مخلوقوں کو بند کر دیا، جب کہ خناس اور چار پرندے اور بھی ہیں۔

آدمؑ کی بائیں پسلی سے عورت کی شکل میں مواد نکلا ، اس میں روح ڈال دی گئی، جو مائی حوا بن گئی۔ بعد میں بہشت سے نکال کر آدم علیہ السلام کو سری لنکا اور مائی حوا کو جدہ میں اتارا گیا جن کے ذریعے ایشیائیوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہو گیا، اور آسمان سے باقی روحیں بھی بتدریج آنا شروع ہو گئیں۔ روحوں کی تعلیم و تربیت اور مدارج کے لیے مذاہب کی صورت میں مدرسے قائم ہوئے اور روزِ ازل کی تقدیر کے مطابق کوئی کسی مذہب میں، اور کوئی بے مذہب ہی رہیں۔ اللہ کی محبّ روحیں بھی اس دنیا میں آئیں، کوئی مسلم کے گھر، کوئی ہندوؤں، کوئی سکھوں اور کوئی عیسائیوں کے گھروں میں پیدا ہو گئیں اور اپنے مذہب کے ذریعے اللہ کو پانے کی کوشش کرنے لگیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب کے خواص نے رہبانیت اختیار کی، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ یہ عقیدہ غلط ہے۔ حضور پاک بھی غارِ حرا میں جایا کرتے تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؓ، خواجہ معین الدین اجمیریؒ، داتا علی ہجویریؒ، بری امامؒ، بابا فریدؒ، شہباز قلندرؒ وغیرہ نے بھی رہبانیت کے بعد ہی اتنے بلند مقام حاصل کیے۔ اور ان ہی کے ذریعے دین کی اشاعت ہوئی۔

باب دوئم

دنیامیں انسان کی بنیاد......

پیٹ میں نطفہِ انسانی کے بعد خون کو اِکٹھا کرنے کے لئے روحِ جمادی آتی ہے، پھر روحِ نباتی کے ذریعے بچہ پیٹ میں بڑھتا ہے۔ چار ماہ کے بعد روحِ حیوانی جسم میں داخل کی جاتی ہے جس کے ذریعے بچہ پیٹ میں حرکت کرتا ہے، اِن کو ارضی ارواح کہتے ہیں۔ پھر پیدائش کے بعد روحِ انسانی دوسری مخلوقات کے ساتھ آتی ہے اِن کو سماوی ارواح کہتے ہیں۔

اگرچہ پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی پیٹ میں مر جائے تو اُس کا جنازہ نہیں ہوتا کہ وہ حیوان تھا۔ پیدائش کے تھوڑی دیر بعد مر جائے تو اُس کا جنازہ لازم ہے کہ وہ روحِ انسانی کی آمد کی وجہ سے انسان بن گیا تھا، اور نفس نے بھی مقامِ ناف پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈیرہ لگا لیا تھا۔ اگر اِس میں جمادی روح طاقتور ہے تو وہ پہاڑوں میں رہنا پسند کرتا ہے۔ روحِ نباتی کی وجہ سے انسان پھولوں اور درختوں سے لگاؤ رکھتا ہے۔ روحِ حیوانی کے غلبہ سے جانوروں سے پیار اور جانوروں جیسے کام کرتا ہے۔ جبکہ نفس کی شکل کتے کی طرح ہوتی ہے، اُس کے غلبہ سے کتوں جیسے کام اور کتوں سے پیار کرتا ہے۔ اور بیداریِ قلب سے انسان فرشتوں کی طرح بن جاتا ہے۔

انسان کے مرنے کے بعد سماوی ارواح آسمانوں کو لوٹ جاتی ہیں، جو ایک ہی جسم کے لیے مخصوص ہیں، ارضی روحیں مع نفوس کے اسی دنیا میں رہ جاتی ہیں۔ ارضی روحیں ایک سے دوسرے، پھر تیسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتیں ہیں کیونکہ ان کا روزِ محشر سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن پاکیزہ نفس قبروں میں رہ کر لوگوں کو فیض پہنچاتے اور خود بھی بندگی کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ جب شبِ معراج میں حضور پاک، موسیٰؑ کی قبر سے گزرے تو دیکھا موسیٰؑ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں، جب آسمانوں پر پہنچے تو دیکھا موسیٰؑ وہاں بھی موجود ہیں۔

بدکار لوگوں کے طاقتور نفس اپنے بچاؤ کے لیے شیاطین کے ٹولے سے مل جاتے ہیں، اور لوگوں کے جسم میں داخل ہو کر لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کو بد روحیں کہتے ہیں، انجیل میں ہے کہ عیسیٰؑ بد روحیں نکالا کرتے تھے۔

ارضی ارواح اور نفوس اسی دنیا میں، روحِ انسانی عالمِ علیین یا سجّین میں اور لطائف اگر طاقتور ہیں تو وہ بھی علیین میں، ورنہ قبر میں ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔ نفس کی وجہ سے انسان ناپاک ہوا۔

بقول بلھے شاہؒ :

اس نفس پلیت نے پلیت کیتا

اساں مُنڈھوں پلیت نہ سی!

نفس کو پاک کرنے کے لیے کتابیں اتریں، نبی، ولی آئے، کہیں اس کو دوزخ سے ڈرایا گیا، کہیں بہشت کی لالچ دی گئی۔ ریاضت، عبادت اور روزوں کے ذریعے اسے سدھارنے کی کوشش کی گئی اور جنت کے حقدار بھی ہو گئے۔ اور بہت سے لوگوں نے باطنی علم کے ذریعے اسے پاک بھی کر لیا اور اللہ کے دوست بن گئے۔

باب سوئم

تذکرۂ نفس

یہ شیطانی جرثومہ ہے۔ناف میں اس کا ٹھکانہ ہے۔سب نبیوں ولیوں نے اس کی شرارت سے پناہ مانگی، اس کی غذا فاسفورس اور بدبو ہے، جو ہڈیوں، کوئلے اور گوبر میں بھی ہوتی ہے۔ ہر مذہب نے جنابت کے بعد نہانے پر زور دیا ہے۔ کیونکہ جنابت کی بدبو مساموں سے بھی خارج ہوتی ہے۔بدبودار قسم کے مشروب اور بدبودار قسم کے جانوروں کے گوشت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

روزِ ازل میں اللہ کے سامنے والی تمام روحیں، جمادی تک، ایک دوسرے سے مانوس اور متحد ہوگئیں۔روح جمادی کی وجہ سے انسان نے پتھروں کے مکان بنائے، اور روحِ نباتی کی وجہ سے درختوں کی لکڑیوں سے چھت بنائے، درختوں کے سائے سے بھی مستفیض ہوئے، درختوں نے ان کو صاف ستھری آکسیجن پہنچائی۔ پیچھے والی حیوانی روحیں جو دنیا میں آکر جانور بن گئے، سب انسانوں کے لئے حلال کردیئے گئے۔

جبکہ ان ہی سے متعلقہ پرندے بھی حلال کردیے گئے، بائیں طرف جنات اور سفلی مؤکلات بنے پھر اُن سے پیچھے کی طرف خبیث ارواح جو آخر میں دشمن خدا ہوئیں۔اور وہ حیوانی، نباتی اور جمادی روحیں جو خبیثوں کے پیچھے نمودار ہوئیں تھیں اُنھوں نے انسانوں سے دشمنی کری، اُن کی روح جمادی کے دنیا میں آنے سے راکھ، کوئلہ بنی، جس کی گیس انسانوں کے لئے نقصان دہ تھی۔

اُن کی روحِ نباتی سے خطرناک اور کانٹے دار قسم کے اور آدم خور قسم کے درخت وجود میں آئے اور ان کی روحِ حیوانی سے آدم خور اور درندہ قسم کے جانور پیدا ہوئے، اور اُن سے متعلقہ پرندے بھی ان ہی کی انسان دشمنی کی خصلت کی وجہ سے حرام قرار دیئے گئے۔ جن کی پہچان یہ ہے کہ وہ پنجے سے پکڑ کر غذا کھاتے ہیں۔

دائیں جانب والی ارواح کو انسان کا خادم، پیغام رساں اور مددگار بنادیا اور انسان کو سب سے زیادہ فضیلت عطا کر کے اپنا خلیفہ مقرر کردیا۔اب انسان کی مرضی، محنت اور قسمت ہے کہ خلافت منظور کرے یا ٹھکرادے۔ نفس خواب میں جسم سے باہر نکل جاتا ہے اور اس بندے کی شکل میں جنات کی شیطانی محفلوں میں گھومتا ہے۔ نفس کے ساتھ خناس بھی ہوتا ہے، جس کی شکل ہاتھی کی طرح ہوتی ہے اور یہ نفس اور قلب کے درمیان بیٹھ جاتا ہے، انسان کو گمراہ کرنے کیلئے نفس کی مدد کرتا ہے۔اس کے علاوہ چار پرندے بھی انسان کو گمراہ کرنے کیلئے چاروں لطائف کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔ جیسا کہ قلب کے ساتھ مرغ، جس کی وجہ سے دل پر شہوت کا غلبہ رہتا ہے، قلب کے ذکر سے وہ مرغ، مرغِ بسمل بن جاتا ہے، اور حرام وحلال کی تمیز کا شعور پیدا کردیتا ہے۔ پھر اس قلب کو قلبِ سلیم کہتے ہیں۔ سری کے ساتھ کوا، کوے کی وجہ سے حرص، اور خفی کے ساتھ مور، مور کی وجہ سے حسد، اور اخفیٰ کے ساتھ کبوتر، کبوتر کی وجہ سے بخل آجاتا ہے۔اور انکی خصلتیں لطائف کو حرص و

حسد پر مجبور کر دیتی ہیں، جب تک لطائف منور نہ ہو جائیں۔ ابراہیمؑ علیہ السلام کے جسم سے ان ہی چار پرندوں کو نکال کر، پاکیزہ کر کے دوبارہ جسم میں ڈالا گیا تھا۔ مرنے کے بعد پاکیزہ لوگوں کے یہ پرندے درختوں پر بسیرا کر لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ جنگلوں میں کچھ دن رہ کر پرندوں جیسی آوازیں نکالتے ہیں، اور یہ پرندے ان سے مانوس ہو جاتے ہیں اور اُن کے چھوٹے موٹے علاجوں میں معاون بن جاتے ہیں۔

......ایک اہم نقطہ......

......نفس کا تعلق شیطان سے ہے۔

......سینے کے پانچوں لطائف کا تعلق، پانچوں رسولوں سے ہے۔

......انا کا تعلق اللہ سے ہے۔

......اِسی طرح اِس جسم کا تعلق کامل مرشد سے ہے۔

اور جو بھی مخلوق جس نسبت سے خالی ہے وہ اس کے فیض سے محروم اور عاری ہے۔

بابِ چھارم

لطیفہِ قلب

گوشت کے لوتھڑے کو اردو میں دل اور عربی میں فواد بولتے ہیں، اور اس مخلوق کو جو دل کے ساتھ ہے، قلب بولتے ہیں اس کی نبوت اور علم آدمؑ کو ملا تھا۔ حدیث میں ہے کہ دل اور قلب میں فرق ہے۔ اس دنیا کو ناسوت بولتے ہیں، اس کے علاوہ اور جہان بھی ہیں، یعنی ملکوت، عنکبوت، جبروت، لاہوت، وحدت اور احدیت۔

یہ مقام ناسوت میں گولہ پھٹنے سے پہلے تھے۔ اور ان کی مخلوقیں بھی پہلے سے موجود تھیں۔ فرشتے ارواح کے ساتھ ہے۔ لیکن ملائکہ اور لطائف پہلے ہی سے ان مقامات پر موجود تھے، بعد میں عالمِ ناسوت میں بھی کئی سیاروں پر دنیا آباد ہوئی۔ کوئی مٹ گئے اور کوئی منتظر ہیں۔ یہ مخلوق یعنی لطائف اور ملائکہ روحوں کے امرِ کن سے ۷۰ ہزار سال پہلے بنائے گئے تھے اور ان میں سے قلب کو مقامِ محبت میں رکھا گیا، اور اسی کے ذریعے انسان کا رابطہ اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان یہ ٹیلی فون آپریٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسان پر دلیل والہامات اسی کے ذریعے وارد ہوتے ہیں۔

جبکہ لطائف کی عبادات بھی اسی کے ذریعے عرشِ بالا پر پہنچتی ہیں۔ لیکن یہ مخلوق خود ملکوت سے آگے نہیں جاسکتی، اس کا مقام خلد ہے۔ اس کی عبادت بھی اندر، اور تسبیح بھی انسان کے ڈھانچے میں ہے۔ اس کی عبادت کے بغیر والے جنتی بھی افسوس کرینگے۔ کیونکہ اللہ نے فرمایا کہ کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کو نیکو کاروں کے برابر کردینگے۔ کیونکہ قلب والے جنت میں بھی اللہ اللہ کرتے رہیں گے۔

جسمانی عبادت مرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے، جن کے قلب اور لطائف اللہ کے نور سے طاقتور نہیں، وہ قبروں میں ہی خستہ حالت میں رہیں گے یا ضائع ہو جائیں گے۔ جبکہ منور اور طاقتور لطائف مقامِ علیین میں چلے جائیں گے۔ یومِ محشر کے بعد جب دوسرے جسم دیئے جائیں گے تو پھر یہ لطائف بھی روحِ انسانی کے ساتھ اس جسم میں داخل ہونگے، جنھوں نے ان کو دنیا میں اللہ اللہ سکھایا تھا، وہاں بھی اللہ اللہ کرتے رہیں گے۔ اور وہاں جاکر بھی ان کے مرتبے بڑھتے رہیں گے۔ اور جو اِدھر دل کے اندھے تھے وہ اُدھر بھی اندھے ہی رہیں گے۔ کیونکہ میدانِ عمل یہ دنیا تھی، اور وہ ایک ہی جگہ ساکن ہو جائیں گے۔
عیسائیوں، یہودیوں کے علاوہ ہندو مذہب بھی ان مخلوقوں کا قائل ہے۔ ہندو انہیں شکتیاں اور مسلمان لطائف کہتے ہیں۔ **قلب** دل کے بائیں طرف دوانچ کے فاصلے پر ہوتا ہے اس مخلوق کا رنگ زرد ہے۔ اِس کی بیداری سے انسان زرد روشنی اپنی آنکھوں میں محسوس کرتا ہے۔ بلکہ کئی عامل حضرات ان لطائف کے رنگوں سے لوگوں کا علاج بھی کرتے ہیں۔

اکثر لوگ اپنے دل کی بات برحق مانتے ہیں، اگر واقعی دل سچے ہیں تو سب دل والے ایک کیوں نہیں۔ عام آدمی کا قلب صنوبری

ہوتا ہے جس میں کوئی سدھ بدھ نہیں ہوتی، نفس اور خناس کے غلبے یا اپنے سیدھے پن کی وجہ سے غلط فیصلہ بھی دے سکتا ہے۔

قلبِ صنوبری پر اعتماد نادانی ہے۔ جب اس دل میں اللہ کا ذکر شروع ہو جاتا ہے، پھر اس میں نیکی بدی کی تمیز اور سمجھ آجاتی ہے، اسے قلبِ سلیم کہتے ہیں، پھر ذکر کی کثرت سے اس کا رُخ رب کی طرف مُڑ جاتا ہے، اُسے قلبِ منیب کہتے ہیں، یہ دل برائی سے روک سکتا ہے مگر یہ صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا، پھر جب اللہ تعالیٰ کی تجلیات اُس دل پر گرنا شروع ہو جاتی ہیں تو اُسے قلبِ شہید کہتے ہیں۔

حدیث: شکستہ دِل اور شکستہ قبر پر اللہ کی رحمت پڑتی ہے۔

اُس وقت جو دِل کہے چپ کر کے مان لے، کیونکہ تجلی سے نفس بھی مطمئنہ ہو جاتا ہے اور اللہ جبل الورید ہو جاتا ہے، پھر اللہ کہتا ہے کہ میں اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔

بابِ پنجم

......روحِ انسانی......

اس کی نبوت اور علم ابراہیمؑ کو ملا تھا۔

یہ دائیں پستان کے قریب ہوتی ہے۔ذکر کی ضربوں اور تصور سے اِس کو بھی جگایا جاتا ہے۔ پھر ادھر بھی ایک دھڑکن نمایاں ہو جاتی ہے۔اِس کے ساتھ (ذکر) **یا اللہ** ملایا جاتا ہے، پھر انسان کے اندر دو بندے ذکر کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اِس کا مرتبہ قلب والے سے بڑھ جاتا ہے۔روح کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور اس کی بیداری سے جبروت تک (جو مقامِ جبرائیل ہے) رسائی ہو جاتی ہے۔غضب و غصہ اِس کے ہمسایہ ہوتے ہیں، جو جل کر جلال بن جاتے ہیں۔

......لطیفہِ سری......

اس کی نبوت اور علم موسیٰؑ کو ملا تھا۔

یہ مخلوق سینے کے درمیان سے بائیں پستان کے درمیان ہوتی ہے۔اِس کو بھی **یا حئی یا قیوم** کی ضربوں اور تصور سے بیدار کیا جاتا ہے۔اِس کا رنگ سفید ہے۔ خواب یا مراقبے میں لاہوت تک پہنچ رکھتی ہے،اب تین مخلوقیں ذکر کر رہی ہیں اور اِس کا درجہ اُن دو سے بڑھ گیا۔

......لطیفہِ خفی......

اس کی نبوت اور علم عیسیٰؑ کو ملا تھا۔

یہ سینے کے درمیان سے دائیں پستان کے درمیان ہوتی ہے،اِسے بھی ضربوں کے ذریعہ **یا واحد** سکھایا جاتا ہے۔اِس کا رنگ سبز ہے اور اِس کی رسائی مقامِ وحدت سے ہے، اور اب چار بندوں کی عبادت سے درجہ اور بڑھ گیا۔

......لطیفہِ اخفیٰ......

اس کی نبوت اور علم حضور پاکؐ کو ملا تھا۔

یہ مخلوق سینے کے درمیان ہے۔ **یا احد** کا ذکر اِس کے لئے وسیلہ ہے۔اِس کا رنگ جامنی ہے،اِس کا تعلق بھی مقام وحدت کے اُس پردے سے ہے جس کے پیچھے تختِ خداوند ہے ۔

پانچ لطیفوں کا باطنی علم بھی پانچوں نبیوں کو بالترتیب حاصل ہوا،اور ہر لطیفے کا آدھا علم نبیوں سے ولیوں تک پہنچا،اس طرح اس کے دس حصے بن گئے۔ پھر ولیوں سے خاص، اس علم سے مستفیض ہوئے۔ جبکہ ظاہری علم، ظاہری جسم، ظاہری زبان، ناسوت اور نفوس سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ عام لوگوں کے لئے ہے۔ اور اس کا علم ظاہری کتاب میں ہے۔جس کے تیس(30) حصے ہیں۔ علمِ باطن بھی نبیوں پر وحی کے ذریعے نازل ہوا،اس وجہ سے اسے بھی باطنی قرآن بولتے ہیں۔ قرآن کی بہت سی سورتیں بعد میں منسوخ کی جاتیں۔اُس کی وجہ یہی تھی کہ کبھی کبھی سینے کا علم بھی حضورؐپاک کی زبان سے عام میں ادا ہو جاتا۔جو کہ خاص کے لئے تھا،بعد میں یہ علم سینہ بہ سینہ ولیوں میں چلتا رہا اور اب کتب کے ذریعے عام کر دیا گیا۔

......لطیفہ ِ انا

یہ مخلوق سر میں ہوتی ہے، بے رنگ ہے۔ **یاھو** کا ذکر اسکی معراج ہے۔اور یہی مخلوق طاقتور ہو کر خدا کے روبرو بے پردہ ہمکلام ہو جاتی ہے۔یہ عاشقوں کا مقام ہے ،اِس کے علاوہ کچھ خواص کو اللہ کی طرف سے اور (دیگر) مخلوقیں بھی عطا ہو جاتی ہیں، جیسے طفل نوری یا جُسہ توفیق الٰہی، پھر ان کا مرتبہ سمجھ سے بالا ہے۔

لطیفہ ِانا کے ذریعہ دیدار ِالھیٰ خواب میں ھوتا ھے .

جُسہ ِتوفیق ِالھیٰ کے ذریعہ رب کا دیدار مراقبے میں ھوتا ھے .

اور طفل ِنوری والوں کا دیدار ھوش و حواس میں ھوتا ھے

یہی پھر دنیا میں نائب اللہ کہلاتے ہیں، چاہے کسی کو عبادت وریاضت، اور چاہے کسی کو نظروں سے ہی مقام ِ محمود تک پہنچادیں، اِن کی نظروں میں

چہ مسلم چہ کافر   چہ زندہ   چہ مردہ

سب برابر ہوتے ہیں، جیسا کہ غوث پاکؓ کی ایک نظر سے چور، قطب بن گیا۔یا ابو بکر حواری یا منگا ڈاکو بھی اِن لوگوں کی نظروں سے پیر بن گئے۔

......انسانی جسم میں اِن لطائف کی ڈیوٹیاں

لطیفہ ِ اخفیٰ :

اِس کے ذریعہ انسان بولتا ہے۔ورنہ زبان ٹھیک ہونے کے باوجود وہ گونگا ہے۔انسانوں اور حیوانوں میں فرق اِن لطائف کا ہے۔پیدائش کے وقت اگر اخفیٰ کسی وجہ سے جسم میں داخل نہ ہو سکے تو اسے جسم میں منگوانا کسی متعلقہ نبی کی ڈیوٹی تھی، پھر گونگے بولنا شروع ہو جاتے تھے۔

لطیفہ ِ سری :

اِس کے ذریعہ انسان دیکھتا ہے۔اِس کے جسم میں نہ آنے سے انسان پیدائشی اندھا ہے،اِس کو واپس لانا بھی کسی متعلقہ نبی کی ڈیوٹی تھی، جس سے اندھے بھی دیکھنا شروع ہو جاتے تھے۔

لطیفہ ِ قلب:

اِس کے جسم میں نہ ہونے کی وجہ سے انسان بالکل جانوروں کی طرح رب سے ناآشنااور دور، بے شوق بے کیف ہو جاتا ہے،اِس کو واپس دلوانا بھی نبیوں کا کام تھا۔ اوراُن نبیوں کے معجزات کرامت کی صورت میں ولیوں کو بھی عطا ہوئے، جس کے ذریعہ فاسق وفاجر بھی رب تک پہنچ گئے۔

☆☆☆

کسی بھی ولی یانبی کے ذریعہ جب کسی متعلقہ لطیفے کو واپس کیا جاتا ہے تو گونگے بہرے اور اندھے بھی شفایاب ہو جاتے ہیں۔

لطیفہ ِ انا :

اِس کے جسم میں نہ آنے سے انسان پاگل کہلاتا ہے، بے شک دماغ کی سب نسیں کام کررہی ہوں۔

لطیفہ ِ خفی :

اِس کے نہ آنے سے انسان بہرہ ہے۔ خواہ کان کے سوراخ کھول دئیے جائیں۔ جسمانی نقائص سے بھی یہ حالتیں پیدا ہو سکتی ہیں، جو قابل ِ علاج ہیں، لیکن مخلوقوں کے ناپید ہونے کا کوئی علاج نہیں، جب تک کسی نبی یا ولی کی حمایت حاصل نہ ہو۔

لطیفہ ِ نفس کے ذریعہ انسان کا دل دنیا میں، اور **لطیفہ ِ قلب** کے ذریعہ انسان کا رُخ اللہ کی طرف مڑ جاتا ہے۔

لفظ......اللہ......

سُریانی زبان جو آسمانوں پر بولی جاتی ہے، فرشتے اور رب اسی زبان سے مخاطب ہوتے ہیں۔ جنت میں آدمؑ صفی اللہ بھی یہی زبان بولتے تھے، پھر جب آدمؑ صفی اللہ اور مائی حوا دنیا میں آئے، عربستان میں آباد ہوئے۔ اُن کی اولاد بھی یہی زبان بولتی تھی، پھر آل کے دنیا میں پھیلاؤ کی وجہ سے یہ زبان عربی، فارسی، لاطینی سے نکلتی ہوئی انگریزی تک جا پہنچی، اور اللہ کو مختلف زبانوں میں علیحدہ علیحدہ پکارا جانے لگا۔ آدم علیہ السلام کے عرب میں رہنے کی وجہ سے سریانی کے بہت سے الفاظ اب بھی عربی زبان میں موجود ہیں۔ جیساکہ آدمؑ کو آدم صفی اللہ کے نام سے پکارا تھا۔ کسی کو نوح نبی اللہ، کسی کو ابراہیم خلیل اللہ، پھر موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور محمد الرسول اللہ پکارا گیا۔ یہ سب کلمے سریانی زبان میں لوحِ محفوظ پر ان نبیوں کے آنے سے پہلے ہی درج تھے، جبھی حضور پاک نے فرمایا تھا کہ میں اس دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لفظ اللہ مسلمانوں کا رکھا ہوا نام ہے، مگر ایسا نہیں ہے

حضرت محمد الرسول اللہؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ جبکہ اس وقت اسلام نہیں تھا۔ اور اسلام سے پہلے بھی ہر نبی کے کلمے کے ساتھ اللہ پکارا گیا۔ جب روحیں بنائی گئیں تو ان کی زبان پر پہلا لفظ اللہ ہی تھا۔ اور پھر جب روح آدم کے جسم میں داخل ہوئی تو یا اللہ پڑھ کر ہی داخل ہوئی تھی۔ بہت سے مذاہب اس رمز کو حق سمجھ کر اللہ کے نام کا ذکر کرتے ہیں۔ اور بہت سے شکوک و شبہات کی وجہ سے اس سے محروم ہیں۔

جو بھی نام رب کی طرف اشارہ کرتا ھے قابلِ تعظیم ھے.

یعنی اللہ کی طرف رخ کر دیتا ہے۔ مگر ناموں کے اثر سے متفرق ہو گئے۔ حروفِ ابجد اور حروفِ تہجی کی رو سے ہر لفظ کا ہندسہ علیحدہ ہوتا ہے، یہ بھی ایک آسمانی علم ہے۔ اور اِن ہندسوں کا تعلق کُل مخلوق سے ہے۔ بعض دفعہ یہ ہندسے ستاروں کے حساب سے آپس میں موافقت نہیں رکھتے۔ جس کی وجہ سے اِنسان پریشان رہتا ہے۔
بہت سے لوگ اس علم کے ماہرین سے ستاروں کے حساب سے زائچہ بنوا کر نام رکھتے ہیں۔
جیساکہ ابجد (ا، ب، ج، د)(۱، ۲، ۳، ۴) کے دس (۱۰) عدد بنتے ہیں۔ اسی طرح ہر نام کے علیحدہ اعداد ہوتے ہیں۔ جب اللہ کے مختلف نام رکھ دیئے گئے تو ابجد کے حساب سے ایک دوسرے سے ٹکراؤ کا سبب بن گئے۔ اگر سب ایک ہی نام سے رب کو پکارتے تو مذاہب جُدا جُدا ہونے کے باوجود، اندر سے ایک ہی ہوتے۔ پھر نانک صاحب اور بابا فرید کی طرح یہی کہتے

سب روحیں اللہ کے نور سے بنی ھیں .لیکن اِن کا ماحول اور ان کے محلے علیحدہ ھیں.

......نور بنانے کا طریقہ

پرانے زمانے میں پتھروں کی رگڑ سے آگ حاصل کی جاتی تھی۔ جبکہ لوہے کی رگڑ سے بھی چنگاری اُٹھتی ہے۔پانی پانی سے ٹکرایا تو بجلی بن گئی۔اسی طرح انسان کے اندر خون کے ٹکراؤ یعنی دل کی ٹک ٹک سے بھی بجلی بنتی ہے۔ ہر انسان کے جسم میں تقریباً ڈیڑھ والٹ بجلی موجود ہے، جس کے ذریعے اس میں پھرتی ہوتی ہے۔ بڑھاپے میں ٹک ٹک کی رفتار سُست ہونے کی وجہ سے بجلی میں بھی اور چستی میں بھی کمی آجاتی ہے۔ سب سے پہلے دل کی دھڑکنوں کو نمایاں کرنا پڑتا ہے۔ کوئی ڈانس کے ذریعہ، کوئی کبڈی یا ورزش کے ذریعہ اور کوئی اللہ اللہ کی ضربوں کے ذریعہ یہ عمل کرتے ہیں۔
جب دل کی دھڑکنوں میں تیزی آجاتی ہے پھر ہر دھڑکن کے ساتھ **اللہ اللہ** یا ایک کے ساتھ **اللہ** اور دوسری کے ساتھ **ھو** ملائیں۔ کبھی کبھی دل پر ہاتھ رکھیں، دھڑکنیں محسوس ہوں تو اللہ ملائیں، کبھی کبھی نبض کی رفتار کے ساتھ اللہ ملائیں۔ تصور کریں کہ اللہ دل میں جا رہا ہے۔ اللہ ھو کا ذکر بہتر اور زود اثر ہے، اگر کسی کو **ھو** پر اعتراض یا خوف ہو تو وہ بجائے محرومی کے دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ ہی ملاتے رہیں، ورد و وظائف اور ذکوریت والے لوگ جتنا بھی پاک صاف رہیں اُن کے لئے بہتر ہے۔

کہ : بے ادب، بے مراد ...... با ادب ، با مراد

......پہلا طریقہ

کاغذ پر کالی پنسل سے **اللہ** لکھیں، جتنی دیر طبیعت ساتھ دے روزانہ مشق کریں۔

ایک دن لفظ **اللہ** کاغذ سے آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائے گا پھر آنکھوں سے تصور کے ذریعہ دل پر اُتارنے کی کوشش کریں۔

دوسرا طریقہ...... زیرو کے سفید بلب پر پیلے رنگ سے **اللہ** لکھیں، اُسے سونے سے پہلے یا جاگتے وقت آنکھوں میں سمونے کی کوشش کریں۔ جب آنکھوں میں آجائے تو پھر اُس لفظ کو دل پر اُتاریں۔

تیسرا طریقہ...... یہ طریقہ اُن لوگوں کے لئے ہے جن کے راہبر کامل ہیں اور تعلق اور نسبت کی وجہ سے روحانی امداد کرتے ہیں۔ تنہائی میں بیٹھ کر شہادت کی انگلی کو قلم خیال کریں اور تصور سے دل پر اللہ لکھنے کی کوشش کریں، راہبر کو پکاریں کہ وہ بھی تمھاری انگلی کو پکڑ کر تمھارے دل پر اللہ لکھ رہا ہے۔ یہ مشق روزانہ کریں جب تک دل پر اللہ لکھا نظر نہ آئے۔

پہلے طریقوں میں اللہ ویسے ہی نقش ہوتا ہے، جیسا کہ باہر لکھا یا دیکھا جاتا ہے۔ پھر جب دھڑکنوں سے اللہ ملنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ چمکنا شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس طریقے میں کامل راہبر کا ساتھ ہوتا ہے، اس لئے شروع سے ہی خوشخط اور چمکتا ہوا دل پر اللہ لکھا نظر آتا ہے۔

دنیا میں کئی نبی ولی آئے، ذکر کے دوران بطور آزمائش باری باری، اگر مناسب سمجھیں تو سب کا تصور کریں جس کے تصور سے ذکر میں تیزی اور ترقی نظر آئے آپ کا نصیبہ اُسی کے پاس ہے۔ پھر تصور کیلئے اُسی کو چن لیں، کیونکہ ہر ولی کا قدم کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے، بے شک نبی ظاہری حیات میں نہ ہو۔

اور ہر مومن کا نصیبہ کسی نہ کسی ولی کے پاس ہوتا ہے۔ ولی کی ظاہری حیات شرط ہے۔ لیکن کبھی کبھی کسی کو مقدر سے کسی ممات والے کامل ذات سے بھی ملکوتی فیض ہو جاتا ہے، لیکن ایسا بہت ہی محدود ہے۔ البتہ ممات والے درباروں سے دنیاوی فیض پہنچا سکتے ہیں۔ اسے اویسی فیض کہتے ہیں اور یہ لوگ اکثر کشف اور خواب میں اُلجھ جاتے ہیں، کیونکہ مرشد بھی باطن میں اور ابلیس بھی باطن میں۔ دونوں کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔

فیض کے ساتھ علم بھی ضروری ہوتا ہے، جس کیلئے ظاہری مرشد زیادہ مناسب ہے، اگر فیض ہے، علم نہیں تو اُسے مجذوب کہتے ہیں۔ فیض بھی ہے، علم بھی ہے اُسے محبوب کہتے ہیں۔ محبوب علم کے ذریعے لوگوں کو دنیاوی فیض کے علاوہ روحانی فیض بھی پہنچاتے ہیں، جبکہ مجذوب ڈنڈوں اور گالیوں سے دنیاوی فیض پہنچاتے ہیں۔

......بابت مراقبہ

بہت سے لوگ روحوں (لطائف، شمعیاں) کی بیداری اور روحانی طاقت سیکھے بغیر مراقبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا یا تو مراقبہ لگتا ہی نہیں یا شیطانی واردتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ مراقبہ انتہائی لوگوں کا کام ہے، جن کے نفس پاک اور قلب صاف ہو چکے ہوں۔ عام لوگوں کا مراقبہ نادانی ہے۔ خواہ کسی بھی ظاہری عبادت سے کیوں نہ ہو۔ روحوں کی طاقت کو نور سے یکجا کر کے کسی مقام پر پہنچ جانے کا نام مراقبہ ہے۔

ولائت نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

نبی کا ہر خواب، مراقبہ یا الہام وحی صحیح ہوتا ہے، اسے تصدیق کی ضرورت نہیں۔ لیکن ولی کے سو (۱۰۰) میں سے چالیس (۴۰) خواب مراقبے یا الہامات صحیح اور باقی غلط ہوتے ہیں۔ اور ان کی تصدیق کے لئے علم باطن کی ضرورت ہے، کہ

بے علم نتواں خدارا شناخت

سب سے ادنیٰ مراقبہ قلب کی بیداری کے بعد لگتا ہے، جو کہ ذکرِ قلب کے بغیر ناممکن ہے۔ ایک جھٹکے سے آدمی ہوش و حواس میں آجاتا ہے، استخارے کا تعلق بھی قلب سے ہے۔

اس سے آگے روح کے ذریعہ مراقبہ لگتا ہے، تین جھٹکوں سے واپسی ہوتی ہے، تیسرا مراقبہ لطیفہ انا اور روح سے اکٹھا لگتا ہے۔ روح بھی جبروت تک ساتھ جاتی ہے، جیسا کہ جبرائیل حضور پاک کے ساتھ جبروت تک گئے تھے۔ ایسے لوگوں کو قبروں میں بھی دفنا آتے ہیں مگر انہیں خبر نہیں ہوتی، ایسا مراقبہ اصحاب کہف کو لگا تھا جو تین سو (۳۰۰) سال سے زائد عرصہ غار میں سوتے رہے۔ ایسا مراقبہ جب غوث پاکؒ کو جنگل میں لگتا تو وہاں کے مکین ڈاکو آپ کو مردہ سمجھ کر قبر میں دفنانے کے لئے لے جاتے تھے۔ لیکن دفنانے سے پہلے ہی وہ مراقبہ ٹوٹ جاتا۔

﴿اللہ کی طرف سے خاص الہام اور وحی کی پہچان﴾

جب انسان سینے کی مخلوقوں کو بیدار اور منور کر کے تجلیات کے قابل ہو جاتا ہے تو اس وقت اللہ اُس سے ہمکلام ہوتا ہے، یوں تو وہ قادرِ مطلق ہے، کسی بھی ذریعہ انسان سے مخاطب ہو سکتا ہے لیکن اُس نے اپنی پہچان کے لئے ایک خاص طریقہ بنایا ہوا ہے تاکہ اُس کے دوست شیطان کے دھوکے سے بچ سکیں۔

سب سے پہلے سریانی زبان میں عبارت سالک کے دل پر آتی ہے، اور اس کا ترجمہ بھی اسی زبان میں نظر آتا ہے، جس کا وہ حامل ہے، وہ تحریر سفید اور چمکدار ہوتی ہے، اور

سب سے پہلے سریانی زبان میں عبارت سالک کے دل پر آتی ہے، اور اُس کا ترجمہ بھی اُسی زبان میں نظر آتا ہے، جس کا وہ حامل ہے، وہ تحریر سفید اور چمکدار ہوتی ہے، اور آنکھیں خود بخود بند ہو کر اُسے دیکھتی ہیں پھر وہ تحریر قلب سے ہوتی ہوئی لطیفہء سری کی طرف آتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ چمکنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر وہ تحریر لطیفہء اخفیٰ کی طرف آتی ہے، اخفیٰ سے اور چمک حاصل کر کے زبان پر چلی جاتی ہے، اور زبان بے ساختہ وہ تحریر پڑھنا شروع کر دیتی ہے۔

اگر یہ الہام شیطان کی طرف سے ہو تو منور دل اُس تحریر کو مدھم کر دیتا ہے، اگر تحریر زور آور ہے تو لطیفہء سری یا اخفیٰ اُس تحریر کو ختم کر دیتے ہیں، بالفرض اگر لطیفوں کی کمزوری کی وجہ سے وہ تحریر زبان پر پہنچ بھی جائے تو زبان اُسے بولنے سے روک لیتی ہے۔ یہ الہام خاص ولیوں کے لئے ہوتا ہے، جبکہ عام ولیوں کو اللہ تعالیٰ فرشتوں یا ارواح کے ذریعے پیغام پہنچاتا ہے۔
اور جب خاص الہام کی تحریر کے ساتھ جبرائیل بھی آجائیں تو اُسے وحی کہتے ہیں، جو صرف نبیوں کے لئے مخصوص ہے۔

......بہشت کن لوگوں کے لئے ہے

کچھ ازلی جنمی بھی اعمال وعبادات کے ذریعہ بہشتی بننے کی کوشش کرتے ہیں
لیکن آخر میں شیطان کی طرح مردود ہو جاتے ہیں، کیونکہ بخل، تکبر، حسد اِن کی وراثت ہے۔

حدیث: جس میں ذرہ بھر بھی بخل اور حسد تکبر ہے، وہ جنت میں نہیں جاسکتا.

بہشتی لوگ اگر عبادات میں نہ بھی ہوں تو پہچانے جاتے ہیں، یہ لوگ دِل کے نرم اور صاف، اور حرص و حسد سے پاک اور سخی ہوتے ہیں، اگر عبادات میں لگ جائیں تو بہت اونچا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان ہی کی بخشش کے بہانے بناتا ہے۔ اور کچھ لوگ درمیان والے ہوتے ہیں۔ ان کا نیکی بدی کا پروانہ چلتا ہے۔ اور کچھ اللہ کے خواص ہوتے ہیں۔ ان ہی روحوں نے ازل میں اللہ سے محبت کری تھی۔ انہیں جنت دوزخ سے مقصد نہیں، بلکہ اللہ کے عشق میں تن من دھن لٹادیتے ہیں۔ اللہ کے ذکر اور رحمت سے اپنی روحوں کو چمکا لیتے ہیں، دیدارِ الٰہی بھی حاصل کر لیتے ہیں، جنت الفردوس صرف اِن ہی روحوں کے لئے مخصوص ہے۔

اورِان ہی کیلئے حدیث ہے کہ :..........

کچھ لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

تشریح:

جن کو دنیا کا نظارہ دکھایا (دنیا ان کے) مقدر میں لکھ دی۔ انہوں نے نیچے دنیا میں آکر دنیا حاصل کرنے کے لئے جان کی بازی لگادی۔ چوری، ڈاکہ، رشوت، سود جیسے جرائم کو بھی نظر انداز کر دیا حتیٰ کہ وحدانیت کا بھی انکار کر دیا

ان میں سے کچھ روحیں تھیں جنہوں نے جنت حاصل کرنے کے لئے مذہب یا عبادت بھی اختیار کی لیکن عزازیل کی طرح بے سود ثابت ہوئیں کیونکہ کوئی گستاخ، یا اللہ کا ناپسند مذہب یا فرقہ ان کے راستے میں رکاوٹ بن گیا۔ دوسری ارواح جنہوں نے بہشت طلب کری تھی، انہوں نے دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ عبادات وریاضت کو اولیں ترجیح دی۔ حور وقصور کی لالچ میں عبادت گاہوں کی طرف دوڑ لگائی اور جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے، لیکن ان میں سے کچھ لوگ عبادات میں سُست رہے، چونکہ جنت ان کی قسمت میں تھی اس لئے کوئی بہانہ ان کے کام آگیا لیکن وہ جنت کا وہ مقام حاصل نہ کر سکے جو نیکوکاروں نے حاصل کیا۔ انہی کے لئے اللہ نے فرمایا "کیا ان لوگوں نے سمجھ رکھا ہے ہم ان کو نیکوکاروں کے برابر کر دیں گے"۔ کیونکہ جنت کے سات درجے ہیں۔

عام لوگوں کو ہدایت نبیوں، کتابوں، گوروؤں، ولیوں کے ذریعہ ہوتی ہے، انہیں اس مذہب میں داخلہ اور کلمہ ضروری ہے۔ اور خواص بغیر مذہب اور بغیر کتب کے بھی اللہ کی نظرِ رحمت میں آجاتے ہیں۔ یعنی ان کو ہدایت نور سے ہوتی ہے۔

اللہ جنہیں چاہتا ہے، نور سے ہدایت دیتا ہے. (القرآن)

کہتے ہیں کہ بہشت میں داخلے کیلئے کلمہ ضروری ہے۔ بہشت میں ان جسموں کو نہیں روحوں کو جانا ہے، اور داخلے کے وقت پڑھنا ہے، تو پھر یہ روحیں مقامِ دید میں جاکر کسی بھی وقت کلمہ پڑھ لیں گی، مرنے کے بعد ہی سہی، جیسے حضور پاک کی والدہ اور والد اور چچا کی روحوں کو مرنے کے بعد ہی کلمہ پڑھایا گیا تھا، بلکہ خواص الخاص روحیں اوپر سے ہی کلمہ پڑھ کر یعنی اقرار تصدیق کر کے ہی آتی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔ یہ الفاظ روح کے ہی روحوں کے لئے ہو سکتے ہیں، جسم تو اس دنیا میں ملا۔ قومیں ہوں تب سردار ہوتے ہیں، امتی ہوں تب نبی ہوتے ہیں، ورنہ ان کا کیا کام؟ پھر ان ہی لوگوں کو مختلف مذاہب میں بھیجا جاتا ہے، کوئی بابا فرید کے روپ میں، اور کوئی گورونانک کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں اللہ کو پانے والی روحیں مذہب نہیں دیکھتیں، بلکہ جس کی اللہ سے رسائی دیکھتی ہیں، اس کے ساتھ لگ جاتی ہیں۔ غوث علی شاہ جو ایک ولی ہو گزرے ہیں، تذکرہِ غوثیہ میں لکھا ہے کہ میں نے ہندو جوگیوں سے بھی فیض حاصل کیا ہے، یہ رمز نہ سمجھ کر مسلم علماء نے غوث علی شاہ پر واجب القتل کے فتوے لگائے۔ اور مسلمانوں کو کہا کہ جس کے بھی گھر میں یہ کتاب ہو اُسے جلادیا جائے، لیکن وہ کتاب بچ بچا کر ابھی بھی ہندوستان، پاکستان میں موجود اور مقبول ہے۔

کچھ قوموں نے نبیوں کو تسلیم کیا اور کچھ نے نبیوں کو جھٹلایا، جھٹلانے والی قوموں میں بھی رب نے ان ہی کے مذہب کے مطابق ان لوگوں کو بھیجا۔ اور انہوں نے اُن کو گناہوں سے بچانے کی تعلیم دی۔ اور اُن ہی کی عبادات اور رسموں و رواج کے ذریعہ اُن کا رخ رب کی طرف موڑنے کی کوشش کی۔ امن اور رب کی محبت کا سبق دیا۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو آج ہر مذہب ایک دوسرے کے لئے خون خوار ہی بن جاتا، ایسی روحوں کو دنیا میں خضر (وشنو مہاراج) سے بھی راہنمائی ملتی ہے۔ جو ہر مذہب کا بھید جانتے ہیں۔

تقویٰ کن لوگوں کے لئے ہے......

علم الیقین

یہ لوگ دنیادار ہوتے ہیں، مقام شنید ہوتا ہے، علم کے ذریعہ یقین رکھتے ہیں ان کا ایمان سُنی سنائی باتوں پر ہوتا ہے، بھٹک بھی جاتے ہیں۔ انہیں تقوے سے نہیں بلکہ محنت سے ملتا ہے۔ خواہ رزق حلال سے کمائیں یا حرام سے۔

عین الیقین

یہ لوگ تارک الدنیا کہلاتے ہوئے بھی دنیا والوں کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ لیکن ان کا رُخ اور دل رب کی طرف ہوتا ہے۔ ان کو اکثر رحمانی مناظر بھی دکھائے جاتے رہتے ہیں۔ ان کا مقام دید ہوتا ہے انہیں بھی جائز محنت سے ملتا ہے۔ ناجائز سے انہیں نقصان ہوتا ہے۔

حق الیقین

ان کا مقام رسید ہوتا ہے، یعنی اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مل جاتا ہے، اور اللہ کی نظرِ رحمت میں آجاتے ہیں، انہیں فارغ الدنیا کہتے ہیں۔ دنیا میں رہ کر بھی جائز و ناجائز دھندے سے دور رہتے ہیں۔ یہ اگر جنگلوں میں بھی بیٹھ جائیں تو اللہ ان کو وہاں بھی رزق پہنچاتا ہے، یہ تقوے کی منزل ہے۔ ابتدائی لوگ تقوے کی بات ضرور کرتے ہیں مگر اس میں کامیاب نہیں ہوتے۔

...... تقدیر ......

تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے،

ا۔ ازل ...... اور ...... ۲۔ معلق

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مقدر میں رزق لکھ دیا تو اس کے لئے گھومنا پھرنا کیا؟
مخدوم جہانیاں نے کہا کہ رزق کو حاصل کرنے کے لئے گھومنا پھرنا بھی مقدر میں لکھ دیا۔

مثال کے طور پر جیسا کہ آپ کے لئے پھولوں کا گلدستہ چھت پر رکھ دیا گیا ہے (یہ تقدیر ازل ہے)۔ اسے حاصل کرنے کیلئے آپ کو سیڑھیوں کے ذریعہ چھت پہنچنا ہے (یہ تقدیر معلق ہے) جو آپ کے اختیار میں ہے، اور اسی معلق کا حساب کتاب ہوگا نہ کہ تقدیر ازل کا۔ آپ چھت پر پہنچیں گے اور اپنا نصیب حاصل کر لینگے۔ اگر آپ نے سستی کی، اور چھت تک نہ پہنچے تو اس سے محروم ہو جائیں گے۔ دوسرا شخص جس کے مقدر میں چھت پر گلدستہ نہیں ہے وہ اگر سیڑھیوں کے ذریعہ یا سخت محنت سے بھی چھت پر پہنچ جائے تو وہ محروم ہی ہے۔

تیسری ارواح: جنھوں نے نہ دنیا طلب کری اور نہ ہی جنت کی طلبگار ہوئیں۔ صرف رب کے نظارے کو دیکھتی رہیں۔ انہوں نے دنیا میں آکر رب کی تلاش کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ کئی بادشاہتوں کو بھی چھوڑ کر اُس کو پانے کیلیے بھوکے پیاسے جنگلوں میں رہتے، حتیٰ کہ کسی نے دریاؤں میں بھی کتنے سال بیٹھ کر گزارے، کامیابی کے بعد یہی ولی اللہ کہلائے۔ اور اللہ کی طرف سے مختلف عہدوں اور مختلف ڈیوٹیوں پر فائز ہوئے۔ اور دوزخیوں کے لئے بھی دوا اور دُعا بن گئے۔ کہ

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں، (اقبال)

اس لئے ارضی ارواح کے ہر جنم میں مرشد (گورو) کا چشم دید ہونا لازمی ہے۔
پچھلے جنم یا خاندان کے زمانے کے مرشد موجودہ جسم سے مبُرا ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ نبوت بھی اولوالعزم مرسل کے آنے کے بعد مبُرا ہو جاتی ہے، جیسا کہ موسیٰؑ کلیم اللہ اولوالعزم تھے، موسیٰؑ کلیم اللہ کے بعد جتنے بھی نبی آئے، عیسیٰؑ روح اللہ کے آنے کے بعد اُن کا دین بھی کالعدم قرار دیا گیا۔ اور عیسیٰؑ روح اللہ سے حضور پاک تک جتنے بھی نبی آئے، وہ حضورؐ پاک کے آنے پر سب کالعدم قرار دیے گئے۔ لیکن اولوالعزم مرسل کے دین کا سلسلہ جاری رہا اور آج تک جاری ہے، جس میں آدمؑ صفی اللہ، ابراہیمؑ خلیل اللہ، موسیٰؑ کلیم اللہ، عیسیٰؑ روح اللہ اور محمد الرسول اللہؐ ہیں اور ہر ولی ان کے نقشِ قدم پر ہے۔ کیونکہ انسان کے اندر سینے کے پانچوں لطائف کا تعلق پانچوں رسولوں سے ہے اس وجہ سے اُن کی نبوت اور فیض روحانی قیامت تک رہے گا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی جنت میں نہیں جائے گا، اس کا مقصد کسی ایک نبی کا کلمہ نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی اولوالعزم نبی کے دین اور کلمہ کی طرف اشارہ ہے۔ تبھی حضور پاک نے فرمایا بھی تھا کہ میں ان (اولوالعزم مرسل) کی کتابوں یا دین کو جھٹلانے کیلیے نہیں آیا، بلکہ اصلاح کیلیے آیا ہوں۔ یعنی کتابوں میں جو ردوبدل ہو گیا تھا۔

آدمؑ صفی اللہ کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ جو لوگ صرف قلبی ذکر میں ہیں، رب کے نام پر گریہ زاری اور عاجزی رکھتے ہیں، توبہ (کرتے) اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، یہی ابتدائی دین، ابتدائی نبوت اور ابتدائی عبادت تھی۔ غوث یا ہر ولی کا قدم کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور ان کا قدم آدمؑ صفی اللہ کے قدم پر ہے۔ مجدد الف ثانی نے کہا تھا کہ میرا قدم موسویؑ ہے۔ جبکہ قلندروں کا ایک سلسلہ عیسویؑ ہے۔ شیخ عبد القادر جیلانی محمدیؐ مشرب سے تعلق رکھتے ہیں۔

سوچ توذرا۔ تُو کس آدم کی اولاد میں سے ہے!

کچھ الہامی کتابوں میں لکھاہے کہ اس دنیامیں چودہ ہزار آدمؑ آچکے ہیں۔اور کسی نے کہاہے کہ آدم صفی اللہ چودھویں اور آخری آدم ہیں۔اس دنیامیں واقعی بہت سے آدم ہوئے ہیں۔جب صفی اللہ کو مٹی سے بنایا جارہا تھا تو فرشتوں نے کہا تھا کہ یہ بھی دنیامیں جاکر دنگا فساد کرے گا۔یعنی فرشتے پہلے والے آدموں کے حالات سے باخبر تھے، ورنہ انہیں کیا خبر کہ اللہ کیا بنارہا ہے اور یہ جاکر کیا کرے گا۔لوح محفوظ میں مختلف زبانیں، مختلف کلمے، مختلف جنتر منتر، مختلف اللہ کے نام، مختلف سورتیں حتیٰ کہ جادو کا عمل بھی درج ہے۔جو کہ ہاروت، ماروت دو فرشتوں نے لوگوں کو سکھایا تھا۔اور بطور سزا وہ دونوں فرشتے مصر کے ایک شہر **بابل** کے کنویں میں الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔

ہر آدم کو کوئی زبان سکھائی، پھر ان کی قوم میں نبیوں کو ہدایت کے لئے بھیجا، تبھی کہتے ہیں کہ دنیامیں سوالاکھ نبی آئے، جبکہ آدم صفی اللہ کو آئے ہوئے چھ ہزار سال ہوئے ہیں۔اگر ہر سال ایک نبی آتا تو چھ ہزار ہی ہوتے، کچھ عرصہ بعد ان اقوام کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے تباہ کیا، جیساکہ آثار قدیمہ کے شہروں کا بعد میں نمودار ہونا، اور وہاں کی لکھی ہوئی زبانوں کو کسی کا بھی نہ سمجھنا۔اور کسی قوم کو پانی کے ذریعہ غرق کیا۔اور ان میں سے نوح طوفان کی طرح کچھ افراد اُن خطوں میں بچ بھی گئے۔

آخر میں صفی اللہ کو اُن سب سے بہتر بناکر عرب میں بھیجا گیا۔اور بڑے بڑے نبی بھی اس آدم کی اولاد سے پیدا ہوئے۔مختلف آدموں کی مختلف زبانیں اُن کی بچی ہوئی قوموں میں رہیں، جب آخری آدم آئے تو اُن کو سریانی زبان سکھائی گئی۔جب آپ کی اولاد نے دور دراز کی سیاحت کی تو پہلے والی قوموں سے بھی ملاقات ہوئی، اور کسی نے اچھی جگہ یا سبزہ دیکھ کر اُن کے ساتھ ہی بودوباش اختیار کرلی۔

عرب میں سریانی ہی بولی جاتی تھی پھر یہ اقوام کے میل جول سے عربی، فارسی، لاطینی، سنسکرت وغیرہ سے ہوتی ہوئی انگریزی سے جاملی، مختلف جزیروں میں مختلف آدموں کی اولاد مقیم تھی۔ان میں سے ایک خانہ بدوش بھی آدم تھا، جس کی اولاد آج بھی موجود ہے اور جس کے ذریعہ مختلف قومیں دریافت ہوئیں۔

سمندر پار کے جزیروں والی قومیں ایک دوسرے سے بے خبر تھیں، اتنے دور دراز سمندری سفر نہ تو گھوڑوں سے کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی چپو والی کشتیاں پہنچا سکتیں تھیں۔کولمبس مشینی سمندری جہاز بنانے میں کامیاب ہوا۔جس کے ذریعہ وہ پہلا شخص تھا جو امریکا کے خطے کو پہنچا۔کنارے پر لوگوں کو دیکھا جو سرخ تھے، اس نے سمجھا اور کہا شاید انڈیا (*INDIA*) آگیا ہے۔

اور وہ انڈین (indian) ہیں۔ تبھی اس قوم کو (Red Indian) ریڈ انڈین کہتے ہیں جو نارتھ ڈکوٹا (North Dakota) کی ریاست میں اب بھی موجود ہیں۔

ریڈ انڈین کے ایک قبیلے کے سردار سے پوچھا کہ آپ کا آدم کون ہے ؟اس نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب کے مطابق ہمارا آدم ایشیا میں ہے، جس کی بیوی کا نام حوا ہے۔ لیکن ہماری تاریخ کے مطابق ہمارا آدم ساؤتھ ڈکوٹا (South Dakota) کی ایک پہاڑی سے آیا تھا،اس پہاڑی کی نشان دہی اب بھی موجود ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ انگریز اور امریکن ٹھنڈے موسم کی وجہ سے گورے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے۔ کسی کالے آدم کی نسل بھی ان خطوں میں قدیمی موجود ہے۔ وہ آج تک گورے نہ ہو سکے یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے رنگ، حلیے، مزاج، دماغ، زبانیں، خوراک ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

آدم صفی اللہ کی اولاد کا سلسلہ وسط ایشیا تک ہی رہا۔ یہی وجہ ہے کہ وسط ایشیا والوں کے حلیے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آدم صفی اللہ (شنکر جی) سری لنکا میں اترے، پھر وہاں سے عرب پہنچے۔ اور اس کے بعد آپ عرب میں ہی رہے، اور سرزمین عرب میں ہی آپ کی قبر موجود ہے، تو پھر سری لنکا میں آپ کے اترنے اور قدموں کی نشان دہی کس نے کی ؟جو ابھی تک محفوظ ہے۔اس کا مقصد آپ سے پہلے ہی وہاں کوئی قبیلہ آباد تھا۔

جو قومیں ختم کر دی گئی ہیں ان پر نبوت اور ولائت بھی ختم ہو گئی۔ اور باقی ماندہ لوگ ان ہستیوں سے محروم ہو کر کچھ عرصہ بعد بھٹک گئے۔ جوں جوں یہ خطے دریافت ہوتے گئے، ایشیا سے ولی پہنچتے گئے، اور اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم دیتے رہے اور آج سب خطوں میں ایشیائی دین پھیل گیا۔ عیسیٰؑ یروشلم، موسیٰؑ بیت المقدس، حضور پاک مکہ، جبکہ نوحؑ اور ابراہیمؑ کا تعلق بھی عرب سے ہی تھا

کچھ نسلیں عذابوں سے تباہ ہوئیں، کچھ کی شکلیں ریچھ، بندروں کی طرح ہوئیں۔ کچھ رہے سہے لوگ خوف زدہ ہو کر رب کی طرف مائل ہوئے۔ اور کچھ رب کو قہار سمجھ کر اس سے متنفر ہو گئے۔ اور اس کے کسی بھی قسم کے حکم کی نافرمانی کی اور کہنے لگے کہ 'رب وغیرہ کچھ بھی نہیں، انسان ایک کیڑہ ہے، دوزخ بہشت بنی بنائی باتیں ہیں'۔ موسیٰؑ کے زمانے میں بھی جو قوم بندر بن گئی تھی انہوں نے یورپ کا رخ کیا تھا، اس وقت کی حاملہ ماؤں نے بعد میں بندر یا ہونے کی صورت میں بھی جنم انسانی دیا تھا، وہ قوم اب بھی موجود ہے۔ وہ خود کہتے ہیں کہ ہم بندر کی اولاد میں سے ہیں۔

جو قوم ریچھ کی شکل میں تبدیل ہوئی تھی، انہوں نے افریقہ کے جنگلوں کی طرف رخ کر لیا تھا۔ اس وقت کی حاملہ ماؤں کے پیٹ میں تو انسانی بچے تھے، جن کے ذریعہ بعد میں نسل چلی (مم) کہتے ہیں۔ جسم پر لمبے لمبے بال ہوتے ہیں۔ مادہ زیادہ ہوتی ہیں۔ انسانوں کو اٹھا کر لے بھی جاتی ہیں۔ ان پر مذہب کا رنگ نہیں چڑھتا، لیکن آدمیت کی وجہ سے شرم گاہوں کو پتوں کے ذریعہ چھپایا ہوا ہوتا ہے۔

کسی اور آدم کو کسی غلطی کی وجہ سے ایک ہزار سال سزا ملی تھی۔ اسے سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اب اس کی بچی ہوئی قوم جو ایک خاص قسم کے سانپ کے روپ میں ہے۔ جنم کے ہزار سال بعد انسان بھی بن جاتی ہے اسے روحا کہتے ہیں۔ تاریخ میں ہے، کہ ایک دن سکندر اعظم شکار کے لئے کسی جنگل سے گزرا، دیکھا کہ ایک خوب صورت عورت رو رہی ہے۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں چین کی شہزادی ہوں۔ اپنے شوہر کے ہمراہ شکار کو نکلے تھے، لیکن شوہر کو شیر کھا گیا۔ میں اب تمہارہ گئی ہوں۔ سکندر نے کہا میرے ساتھ آؤ میں تمہیں واپس چین بھجوا دوں گا۔ عورت نے کہا شوہر تو مر گیا، میں اب واپس جا کر کیا منہ دکھاؤں گی، سکندر اسے گھر لے آیا، اور اس سے شادی کر لی۔

کچھ مہینوں بعد سکندر کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ ہر قسم کا علاج کرایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ درد بڑھتا گیا، حکیم عاجز آ گئے ایک سپیرا بھی سکندر کے علاج کے لئے آیا، اس نے سکندر کو علیحدہ بلوا کر کہا۔ میں آپ کا علاج کر سکتا ہوں لیکن میری کچھ شرطیں ہیں؟ اگر چند ہی دنوں میں میرے علاج سے شفا نہ ہوئی تو بے شک مجھے قتل کرا دینا۔ آج کی رات کھچڑی پکواؤ، نمک ذرا زیادہ ہو، دونوں میاں بیوی پیٹ بھر کر کھاؤ، کمرے کو اندر سے تالا لگاؤ، کہ دونوں میں سے کوئی باہر نہ جا سکے، تم کو سونا نہیں: لیکن بیوی کو ایسا لگے کہ تم سو رہے ہو، پانی کا قطرہ بھی اندر موجود نہ ہو۔ سکندر نے ایسا ہی کیا۔ رات کے کسی وقت بیوی کو پیاس لگی، دیکھا پانی کا برتن خالی ہے، پھر دروازہ کھولنے کی کوشش کی: دیکھا، کہ تالا ہے۔ پھر شوہر کو دیکھا: محسوس ہوا کہ بے خبر سو رہا ہے، پھر سپنی بن کے نالی کے سوراخ سے باہر نکل گئی۔ پانی پی کر پھر سپنی کی صورت میں داخل ہو کر عورت بن گئی۔

سکندر اعظم یہ سارا ماجرا دیکھ رہا تھا۔ صبح سپیرے کو سب کچھ بتایا اس نے کہا تیری بیوی ناگن ہے جو ہزار سال بعد روپ بدلتا ہے۔ اس کا زہر پیٹ کے درد کا باعث بنا۔ پھر اس عورت کو سیر کے بہانے سمندر میں لے گئے۔ اور جس جگہ پھینکا وہ نشان اب بھی موجود ہے۔ اسے سد سکندری کہتے ہین۔ ان کی نسل بھی اس دنیا میں موجود ہے۔ عام سانپوں کے کان نہیں ہوتے، لیکن اس نسل والے سانپ کے کان ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں کس آدم کا قبیلہ چین کے پہاڑوں میں بند ہے اُن کے اس خطے میں داخلہ کو روکنے کے لئے ذوالقرنین نے پتھروں کی دیوار بنادی تھی۔ ان کے لمبے لمبے کان ہیں، ایک کو بچھا لیتے ہیں اور دوسرے کو اوڑھ لیتے ہیں، انہیں جاجوج ماجوج کہتے ہیں۔ سائنس نے کافی خطے تلاش کر لئے ہیں، لیکن ابھی بھی کافی خطے دریافت کرنے باقی ہیں۔

ھمالیہ کے پیچھے بھی برفانی انسان موجود ہیں۔ بہت سے انسان جنگلوں میں بھی موجود ہیں، ان کی زبان اُن کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ وہ بھی اپنے آدم کے طریقہ پر عبادت کرتے ہیں۔ اور ضابطہِ حیات کے لئے ان کا بھی سرداری نظام قائم ہے۔ ان براعظموں کے علاوہ اور بھی بڑی زمینیں ہیں۔ جیسا کہ چاند، سورج، مشتری، مریخ وغیرہ وہاں بھی آدم آئے ہیں۔ لیکن وہاں قیامتیں آ چکی ہیں۔ کہیں آکسیجن کو روک کر اور کہیں زمین کو تہس نہس کر دیا گیا۔

مریخ میں انسانی زندگی ابھی بھی موجود ہے، جبکہ سورج میں بھی آتشی مخلوق آباد ہے۔

کہتے ہیں ایک خلاباز جب چاند میں اترا،اُس نے اوپر کے سیاروں کی تحقیق کرنا چاہی، تواُسے آذان کی آواز بھی سنائی دی، جس سے وہ متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا،وہ مریخ کی دنیا تھی جہاں ہر مذہب کے لوگ رہتے ہیں۔ ہمارے سائنس دان ابھی مریخ پر پہنچ نہیں پائے، جبکہ وہ لوگ کئی بار اس دنیا میں آچکے ہیں اور بطور تجربہ یہاں کے انسانوں کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔اُن کی سائنس اور ایجادیں ہم سے بہت آگے ہیں، ہمارے سیارے یا سائنس دان اگر وہاں پہنچ بھی گئے تو اُن کی گرفت سے آزاد نہیں ہو سکتے۔

ایک آدم کو اللہ نے بہت علم دیا تھا،اور اس کی اولاد علم کے ذریعے بیت المامور تک جا پہنچی تھی، یعنی جو حکم اللہ فرشتوں کو دیتا، نیچے وہ سُن لیتے تھے۔ایک دن فرشتوں نے کہا،اے اللہ یہ قوم ہمارے معاملے میں مداخلت بن گئی ہے۔ ہم جب کوئی کام کرنے دنیا میں جاتے ہیں، تو یہ پہلے ہی اس کا توڑ کر چکے ہوتے ہیں۔اللہ نے جبرائیل سے کہا، جاؤ اُن کا امتحان لو۔ایک بارہ سال کا بچہ بکریاں چرا رہا تھا، جبرائیل نے اُس سے پوچھا، کیا تم بھی کوئی علم رکھتے ہو؟ اُس نے کہا، پوچھو؟ جبرائیل نے کہا، بتاؤ اس وقت جبرائیل کدھر ہے؟اُس نے آنکھیں بند کیں،اور کہا آسمانوں پر نہیں ہے۔ پھر کدھر ہے؟ اُس نے کہا زمینوں پر بھی نہیں ہے۔ جبرائیل نے کہا پھر کدھر ہے؟ اس نے آنکھیں کھول دیں،اور کہا میں نے چودہ طبقوں میں دیکھا وہ کہیں بھی نہیں ہے، یا میں جبرائیل ہوں یا تو جبرائیل ہے۔

پھر اللہ نے فرشتوں کو کہا،اس قوم کو سیلاب کے ذریعہ غرق کیا جائے۔انہوں نے یہ فرمان سُن لیا۔لوہے اور شیشے کے مکانات بنانا شروع کر دیے، پھر زلزلے کے ذریعہ اُس قوم کو غرق کیا گیا،اُس وقت اُس خطے کو 'کالدہ' اور اب یونان بولتے ہیں۔

انہوں نے روحانی علم کے ذریعہ اور اب ہمارے سائنس دان، سائنسی علم کے ذریعہ رب کے کاموں میں مداخلت کر رہے ہیں،انہیں ڈرانے کیلئے چھوٹی موٹی تباہی اور مکمل تباہی کے لئے ایک سیارے کو زمین کی طرف بھیج دیا گیا ہے۔ جس کا گرنا بیس (۲۰) پچیس (۲۵) سال تک متوقع ہے اور وہ دنیا کا آخری دن ہوگا۔اُس کا ایک ٹکڑا گزشتہ دو برسوں میں مشتری پر گر چکا ہے۔سائنس دانوں کو بھی اس کا علم ہو چکا ہے۔اور یہ اُس کے گرنے سے پہلے چاند پر یا کسی اور سیارے پر رہائش پزیر ہونا چاہتے ہیں۔ جبکہ چاند پر پلاٹوں کی بکنگ بھی ہو چکی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ چاند میں انسانی زندگی کے آثار یعنی ہوا، پانی اور سبزہ نہیں ہے، پھر تگ ودو کا مقصد کیا ہے؟ رہا سوال تحقیق کا؟ چاند مشتری پر پہنچ کر بھی انسانیت کا کیا فائدہ ہوا؟ کیا کوئی ایسی دوائی یا نسخہ درازی عمر یا موت کی شفا کا ملا؟

اگر مریخ کی مخلوقات تک پہنچ بھی گئے تو وہاں کی آکسیجن اور یہاں کی آکسیجن کی وجہ سے ایک دوسری جگہ رہنا محال ہے، بس بیکار دولت ضائع کی جارہی ہے، اگر وہی دولت روس اور امریکا، غریبوں پر خرچ کر دے تو سب خوشحال ہو جائیں۔ آدمیت کے فرق کی وجہ سے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کیلئے ایٹم بم بھی بنائے جا رہے ہیں جب کہ بموں کے بغیر بھی دنیا کو تباہ ہی ہونا ہے۔

آسمان پر روحیں حد سے زیادہ بن گئی تھیں!

مقرب روحیں اگلی صفوں میں تھیں۔ عام روحوں کو اس دنیا میں بنائے ہوئے آدموں کی قوموں میں بھیجا۔ جو کوئی کالی، کوئی سفید، کوئی پیلی اور کوئی لال مٹی سے بنائے گئے تھے انہیں جبرائیل اور ہاروت ماروت کے ذریعہ علم سکھایا گیا۔

جب زمین پر مٹی سے آدم بنائے جاتے، تو خبیث جن بھی موقع پا کر ان کے اور ان کی اولاد کے جسموں میں داخل ہو جاتے۔ اور انہیں اپنی شیطانی گرفت میں لینے کی کوشش کرتے۔ پھر ان کی قوم کے نبی، ولی اور ان کی سکھائی ہوئی تعلیمات چھٹکارے کا ذریعہ بنتی۔ بے شمار آدم جوڑوں کی شکل میں بنائے گئے جن سے اولاد کا سلسلہ جاری ہوا لیکن کئی بار صرف اکیلی عورت کو بنایا گیا۔ اور امرِ کُن سے اس کی اولاد ہوئی۔

وہ قومیں بھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ اس قبیلے میں صرف عورتیں ہی سردار ہوتی ہیں اور وہ موئنث کی اولاد ہونے کی وجہ سے رب کو بھی موئنث سمجھتے ہیں۔ اور خود کو فرشتوں کی اولاد تصور کرتے ہیں، چونکہ اُن کے موئنث آدم کی (شادی) یا مرد کے بغیر ہی بچے ہوئے تھے۔ یہی رسم ان میں اب بھی چلی آ رہی ہے ان قبیلوں میں پہلے عورت کے کسی سے بھی بچے ہو جاتے ہیں اور بعد میں کسی سے بھی شادی ہو جاتی ہے، اور وہ اس کو معیوب نہیں سمجھتے۔

روحوں کے اقرار، قسمت، اور مراتب کی وجہ سے اُن ہی جیسے آدم بنا کر ان ہی جیسی روحوں کو نیچے بھیجا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے لئے کوئی خاص دین ترتیب نہیں دیا گیا۔ اگر ان میں نبی آئے بھی تو بہت کم نے ان کو تسلیم کیا، بلکہ نبیوں کی تعلیم کا اُلٹ کیا، بجائے اللہ کے چاند ستاروں سورج درختوں، آگ، حتیٰ کہ سانپوں کو بھی پوجنا شروع کر دیا۔

آخر میں آدم صفی اللہ کو جنت کی مٹی سے جنت میں ہی بنایا گیا، تاکہ عظمت اور فضیلت میں سب سے بڑھ جائے اور خبیثوں سے بھی محفوظ رہے، کیونکہ جنت میں خبیثوں کی رسائی نہ تھی۔ عزازیل اپنے علم کی وجہ سے پہچان گیا تھا، جو عبادت کی وجہ سے سب فرشتوں کا سردار بن گیا تھا اور قومِ جنات سے تھا۔ آدم کے جسم پر حسد سے تھوکا تھا، اور تھوک کے ذریعہ خبیثوں جیسا جراثیم ان کے جسم میں داخل ہوا، جسے نفس کہتے ہیں، اور وہ بھی آدم کی اولاد کے ورثے میں آ گیا۔ اُسی کے لئے حضورؐ نے فرمایا ' جب انسان پیدا ہوتا ہے تو ایک شیطان جن بھی اس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

فرشتوں اور ملائکہ میں فرق ہے۔ ملکوت میں فرشتے ہوتے ہیں جن کی تخلیق روحوں کے ساتھ ہوئی۔ ملکوت سے اوپر جبروت کی مخلوق کو ملائکہ کہتے ہیں۔

جو روحوں کے امرِ کُن سے پہلے کے ہیں۔ رب کی طرف سے آدم صفی اللہ کو سجدہ کا حکم ہوا۔ جبکہ اس سے پہلے نہ ہی کوئی آدم بہشت میں بنایا گیا تھا اور نہ ہی کسی آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔ عزازیل نے حجت کری، سجدہ سے انکاری ہوا، تو اس پر لعنت پڑی، اور اس نے صفی اللہ کی اولاد سے دشمنی شروع کر دی۔ جبکہ پہلے آدموں کی قومیں اس کی دشمنی سے محفوظ تھیں، اُن کے بہکانے کے لئے خبیث جن ہی کافی تھے۔

چونکہ شیطان سب خبیثوں سے زیادہ پاور فل تھا، اس نے صفی اللہ کی اولاد کو ایسے قابو کیا اور ایسے جرائم سکھائے جس کی وجہ سے دوسری قومیں ان ایشیائیوں سے متنفر ہونے لگیں۔ اور عظمتِ آدم کی ہی وجہ سے جن لوگوں کو رب کی طرف سے ہدایت ملی۔ اتنے خدارسیدہ اور عظمت والے ہوگئے کہ دوسری قومیں حیرت کرنے لگیں، سب سے بڑی آسمانی کتابیں، توریت، زبور، انجیل اور قرآن ان ہی پر نازل ہوئیں۔ جن کی تعلیم، فیض اور برکت سے ایشیائی دین پوری دنیا کی اقوام میں پھیل گیا۔

آدمؑ کی ابھی روح بھی ڈالی نہیں گئی، فرشتے سمجھ گئے تھے کہ اس کو بھی دنیا کے لئے بنایا جارہا ہے۔ کیونکہ مٹی کے انسان زمین پر ہی ہوتے ہیں۔ پھر کسی بہانے زمین پر بھیج دیا گیا۔ ازلی کام اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں لیکن الزام بندوں پر لگ جاتا ہے۔ اگر آدم کو بغیر الزام کے دنیا میں بھیجا جاتا، تو وہ دنیا میں آکر شکوہ شکایت ہی کرتے رہتے، توبہ تائب اور گریہ زاری کیوں کرتے ؟

......تصوف میں اہمیت قلب کو ہے......

کسی نے ضربوں، کسی نے کبڈی، کسی نے ڈانس، کسی نے دیواریں ہٹائیں اور ڈھائیں، اور کسی نے ورزش کے ذریعہ دل کی دھڑکن کو اُبھارا، پھر اس کے ساتھ اللہ اللہ ملانے میں آسانی ہوگئی۔ اور بتدریج اللہ اللہ سب لطائف تک خود ہی پہنچ گیا۔ اور کچھ لوگ گہرائی میں جائے بغیر ان کی نقل کرنے لگے۔ انہوں نے بھی اللہ کے ساتھ ڈانس شروع کردیا، دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ تو نہ سمجھ اور نہ ملا سکے، البتہ اُن کی روحِ حیوانی جس کا تعلق اچھل کود سے ہے، اللہ کے نام سے مانوس ہوگئی، اسی طرح موسیقی کے ساتھ اللہ اللہ ملانے سے روحِ نباتی بھی مانوس اور طاقتور ہوتی ہے۔ موسیقی روحِ نباتی کی غذا ہے۔

امریکہ میں کچھ فصلوں پر موسیقی کے ذریعہ تجربہ کیا گیا، ایک ہی جیسی فصل ایک ہی جیسی زمین پر اگائی گئی۔ ایک میں دن رات موسیقی اور دوسری کو خاموش رکھا گیا، جبکہ موسیقی والی فصل دوسری سے نشوونما میں بہت بہتر ہوئی۔

نفس بہت موذی ہے، پاک ہونے کے بعد بھی بہانے خور ہے، جبکہ اس کی پسند سازو آواز ہے۔ کچھ لوگوں نے ساز کے ذریعہ نفس کو متوجہ کرکے اُس کا رخ اللہ کی طرف موڑنے کی کوشش کری۔ کچھ لوگوں نے گٹار کے ساتھ اللہ اللہ ملایا۔ اور نہ سہی (کم از کم) کان کی عبادت تک پہنچ گئے۔ مجھے ایک گٹار والے نے قصہ سنایا تھا کہ میں شوقیہ فارغ وقت گٹار کی تار کے ساتھ اللہ اللہ ملاتا رہتا ہوں۔ کبھی کبھی جب نیند سے بیدار ہوتا ہوں تو میرے اندر سے اُسی طرح اللہ اللہ کی آواز آرہی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ دوسرے اشغال یعنی گانے بجانے والوں اور تماشائیوں سے بہتر ہوگئے۔ لیکن کسی ولائت کے مرتبہ تک نہ پہنچے۔ یہ لگن، تڑپ اور تلاش والے لوگ ہوتے ہیں۔ اور کسی کامل کے ذریعہ کسی منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔

اسلام میں بھی اور دوسرے مذاہب کے صوفیوں نے بھی کسی نہ کسی طریقہ سے رب کے نام کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی۔ جو فعل رب کی طرف موڑے اور اس کے عشق میں اضافہ کرے وہ ناجائز نہیں ہے۔

حدیث : اللہ عملوں کو نہیں بلکہ نیتوں کو دیکھتا ھے.

شریعت والے اس کو معیوب اور غلط سمجھتے ہیں کیونکہ وہ شریعت سے ہی مطمئن اور سیراب ہوجاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو شریعت سے آگے عشق کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں، یا وہ لوگ جو شریعت میں نہیں ہیں انہیں کچھ اور متبادل کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟

دینِ الٰہی

عشقِ الٰہی، وصالِ الٰہی

(یہ) پہلے خاص تک تھا، اب روحانیت کے ذریعہ عام تک بھی پہنچ گیا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ : مجھے حضور پاکؐ سے دو علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتادیا، دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو!

جب پانی کے حوض سے خشک کتابیں نکلیں تو

مولانا رومؒ نے کہا: ایں چیست؟ شاہ شمسؒ نے کہا: ایں آں علم است کہ تو نمی دانی!

جب موسیٰؑ نے کہا کہ کیا کچھ اور علم بھی ھے؟

تو اللہ نے کہا کہ خضرؑ کے پاس چلا جا۔

ہر نمازی کی دُعا:

اے اللہ! مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا، جن پر تیرا انعام ہوا!

علامہ اقبالؒ

اس کو کیا جانے، بچارے دو رکعت کے امام

...... ☆ ......

وہ روحیں جو ازل سے ہی با مرتبہ ہیں، اللہ جن سے محبت کرتا ہے، اور جو اللہ سے محبت کرتی ہیں، دنیا میں آ کر بھی رب کی نام لیوا ہوئیں، مثلاً عیسیٰؑ زچگی میں ہی بول اُٹھے تھے کہ میں نبی ہوں، جبکہ حضرت مریم کو پیدائش سے پہلے ہی جبرائیل بشارت دے چکا تھا۔ موسیٰؑ کے متعلق فرعون کو پیشن گوئی تھی، کہ فلاں قبیلے سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری تباہی کا سبب بنے گا، اور اللہ کا خاص بندہ ہوگا۔ حضور پاک نے بھی کہا تھا: میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔

بہت سی محبّ اور ازلی ارواح مختلف مذاہب اور مختلف اجسام میں موجود ہیں۔

آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کسی ایک روح کو دنیا میں بھیجے گا جو اِن روحوں کو تلاش کر کے اکھٹا کریگا، اور انہیں یاد دلائے گا کہ کبھی تم نے بھی اللہ سے محبت کری تھی۔ ایسی تمام روحیں خواہ کسی بھی مذہب یا بے مذہب اجسام میں تھیں۔ اُس کی آواز پر لبیک کہیں گی، اور اُس کے گرد اکھٹی ہو جائینگی

وہ رب کا ایک خاص نام اِن روحوں کو عطا کریگا، جو قلب سے ہوتا ہوا روح تک جا پہنچے گا، اور پھر روح اُس نام کی ذاکر بن جائیگی۔ وہ نام روح کو ایک نیا ولولہ، نئی طاقت اور نئی محبت بخشے گا۔ اُس کے نور سے روح کا تعلق دوبارہ اللہ سے جڑ جائیگا۔

ذکر قلب ذکرِ روح کا وسیلہ ہے، جیسا کہ بندگی یعنی نماز، روزہ ذکرِ قلب کا وسیلہ ہے۔ اگر کسی کی روح اللہ کے ذکر میں لگ گئی تو وہ اُن لوگوں سے ہے، جنہیں ترازو، یوم محشر کا بھی کوئی خوف نہیں۔ روح کے آگے کے ذکر اور عبادت اُس کے بلند مراتب کے شواہد ہیں۔

جن لوگوں کی منزل قلب سے روح کی طرف رواں دواں ہے، وہی دین الٰہی میں پہنچ چکے یا پہنچنے والے ہیں۔ اِن کو کتابوں سے نہیں بلکہ نور سے ہدایت ہے اور نور سے ہی بازِ گناہ ہو جاتے ہیں۔ اور جو سُن کر یا محنت سے بھی اس مقام سے محروم ہیں وہ اس سلسلے میں شامل نہیں ہیں۔ اگر ذکر قلب و روح کے بغیر خود کو اس سلسلے میں متصور کیا یا اُن کی نقل کی، تو وہ زندیق ہیں۔

جبکہ عام لوگوں کی بخشش کا ذریعہ عبادات اور مذہب ہیں۔

ہدایت کا ذریعہ آسمانی کتب ہیں۔

شفاعت کا ذریعہ نبوت اور ولائت ہے۔

بہت سے مُسلم ولیوں کی شفاعت کو نہیں مانتے۔ لیکن حضورؐ نے اصحابہ کو تاکید کری تھی کہ اویس قرنیؓ سے اُمت کیلئے بخشش کی دُعا کرانا۔

روُحوں کا دین

عشقِ الٰہی و دینِ الٰہی والوں کی پہچان

جس میں سب دریا ضم ہو جائیں وہ سمندر کہلاتا ہے!

اور جس میں سب دین ضم ہو کر ایک ہو جائیں، وہی عشقِ الٰہی اور دینِ الٰہی ہے!

جتھے چاروں مذہب آ ملدے ھُو (سلطان صاحبؒ)

ابتدائی پہچان :

جب قلب وروح کا ذکر جاری ہو جائے، چاہے عبادت سے ہو یا کسی کامل کی نظر سے ہو، دونوں حالتوں میں وہ ازلی ہے۔ گناہوں سے نفرت ہونا شروع ہو جائے، اگر گناہ سرزد ہو بھی جائے تو اُس پر ملامت ہو اور اُس سے بچنے کی ترکیبیں سوچے۔

مجھے وہ لوگ بھی پسند ہیں جو گناہوں سے بچنے کی ترکیبیں سوچتے ہیں. (القرآن)

دنیا کی محبت دل سے نکلنا اور اللہ کی محبت کا غلبہ شروع ہو جائے، حرص، حسد، بخل اور تکبر سے چھٹکارا محسوس ہو۔ زبان کسی کی غیبت سے باز آجائے، عاجزی محسوس ہو، کنجوسی کی جگہ سخاوت اور جھوٹ جاتا نظر آئے۔ حرام خواہشاتِ نفسانی حلال میں تبدیل ہو جائیں۔ حرام مال، حرام کھانے اور حرام کاموں سے نفرت پیدا ہو۔

انتہائی پہچان :

چرس، افیون، ہیروئن، تمباکو اور شراب وغیرہ سے مکمل چھٹکارا ہو جائے۔ مقدس ہستیوں سے خواب، مراقبے یا مکاشفہ کے ذریعہ ملاقاتی ہو جائے۔ نفس امارہ سے مطمئنہ بن جائے، لطیفہ انا رب کے روبرو، اللہ اور بندے کے درمیان سب حجابات اُٹھ جائیں۔ بازِ گناہ، عشقِ خدا، وصلِ خدا، بندہ سے بندہ نواز اور غریب سے غریب نواز بن جائے۔

کیونکہ اس سلسلے میں مختلف مذاہب سے آ کر خاص روحیں شامل ہو گئیں، جنھوں نے روزِ ازل میں رب کی گواہی میں کلمہ پڑھ لیا تھا۔ اس لیے کسی بھی مذہب کی قید نہیں ہو گی۔ ہر شخص اپنے مذہب کی عبادت کر سکے گا، لیکن قلبی ذکر سب کا ایک ہو گا۔ یعنی مختلف مذاہب کے باوجود دلوں سے سب ایک ہو جائیں گے، پھر جب دلوں میں اللہ آیا تو سب اللہ والے ہو جائیں گے۔ اِس کے بعد رب کی مرضی ہے انہیں اپنے تئیں رکھے یا کسی بھی مذہب میں ہدایت کے لیے بھیج دے یعنی کوئی مفید ہو گا، کوئی منفرد، کوئی سپاہی ہو گا، اور کوئی سالار ہو گا۔

ان کی امداد اور ساتھ دینے والے گناہگار بھی کسی نہ کسی مرتبے میں پہنچ جائیں گے۔ جو لوگ اس ٹولے میں شامل نہ ہو سکے، اُن میں سے اکثر شیطان (دجال) کے ساتھ مل جائیں گے۔ خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ہوں۔ آخر میں ان دونوں ٹولوں کی زبردست جنگ ہو گی۔ عیسیٰؑ، مہدی، کالکی اوتار والے ملکر انھیں شکست دینگے۔ بہت سے دجالئے قتل کر دیے جائیں گے، جو بچیں گے وہ خوف اور مجبوری کی وجہ سے خاموش رہیں گے۔

مہدی اور عیسیٰ کا لوگوں کے قلوب پر تسلط ہو جائے گا۔ پوری دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔ جُدا جُدا مذہب ختم ہو کر ایک ہی مذہب میں تبدیل ہو جائیں گے۔ وہ مذہب رب کا پسندیدہ، تمام نبیوں کے مذاہب اور کتابوں کا نچوڑ، تمام انسانیت کے لئے قابلِ قبول، تمام عبادات سے افضل، حتیٰ کہ اللہ کی محبت سے بھی افضل، عشقِ الٰہی ہو گا۔

جتھے عشق پہنچاوے، ایمان نو وی خبر نہیں (باھو)

علامہ اقبال نے اسی وقت کے لئے نقشہ کھینچا تھا:

دنیا کو ہے اُس مہدیِ برحق کی ضرورت
ہو جس کی نظر زلزلہء عالمِ افکار
کھلے جاتے ہیں اسرارِ نہانی، گیا دورِ حدیثِ لن ترانی
ہوئی جس کی خودی پہلے نمودار، وہی مہدی وہی آخر زمانی
کھول کر آنکھ مری آئینہء ادراک میں، آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ
لولاک لما دیکھ زمیں دیکھ، فضا دیکھ، مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
گزر گیا اب وہ دور ساقی کہ چھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہاں میخانہ ہر ایک ہی بادہ خوار ہو گا
زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدارِ یار ہو گا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا
نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو پلٹ دیا تھا
سُنا ہے قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا

" یہ کتاب ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر آدمی کے لئے قابلِ غور اور قابلِ تحقیق ہے۔ اور منکرانِ روحانیت کیلئے ایک چیلنج ہے ! "

" فرموداتِ گوہر شاہی "

تین حصے علمِ ظاہر کے ہیں، اور ایک حصہ علمِ باطن کا ہے۔
ظاہری علم حاصل کرنے کیلئے کسی موسیٰ اور باطنی علم کیلئے، کسی خضر کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔

....

جبرائیل کے بغیر جو آواز آئی، اُسے الہام اور جو علم آیا، اُسے صحیفے اور حدیثِ قدسی کہتے ہیں۔
اور جبرائیل کے ساتھ جو علم آیا، اُسے قرآن کہتے ہیں، خواہ وہ ظاہری علم ہو یا باطنی علم ہو۔
اُسے توریت کہیں، زبور کہیں، یا انجیل کہیں!

....

علماء سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اُسے سیاست کہہ کر چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں۔
اولیاء سے کوئی غلطی ہو جائے، اُسے حکمت سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔
جبکہ نبیوں پر غلطی کا دفعہ نہیں لگتا۔

....

جو جس شغل میں ہیں، اندر سے اُن کی متعلقہ روحیں طاقتور ہیں۔
اور جو کسی بھی شغل میں نہیں ہیں، اُن کی روحیں خفتہ اور بے حس ہیں۔
اور جنھوں نے کسی بھی طریقہ سے اللہ کا نام ان روحوں میں بسالیا، پھر اُن کا شغل ہمہ وقت ذکر سلطانی اور عشق خداوندی ہے۔

تب ہی علامہ اقبال نے کہا:

اگر ہو عشق تو کفر بھی ہے مسلمانی!

سچل سائیں نے کہا:

بن عشق دلبر کے سچل، کیا کفر ہے کیا اسلام ہے!

سلطان باہو نے کہا:

جتھے عشق پہنچاوے، ایمان نوں وی خبر نہ کائی

ایسے لوگ جب کسی مذہب میں ہوتے ہیں یا جاتے ہیں، تو اُن کی برکت سے اُس خطے پر اللہ کی باران رحمت برسنا شروع ہو جاتی ہے۔
پھر وہ بابا فرید ہوں تو ہندو، سکھ بھی اُن کی چوکھٹ پر
اگر بابا گورونانک ہوں، تو مسلم، عیسائی بھی اُن کے در پر چلے آتے ہیں۔

..........☆..........

امام مہدی تمام مذاہب کی تجدید کرینگے

جس طرح حضور پاک ؐ کی ختمِ نبوت کے بعد مُسلم میں مجدد آتے رہے اور ماحول کے مطابق دین میں کچھ تجدید کرتے رہے
اسی طرح امام مہدی علیہ السلام کے آنے کے بعد اُن (مجددوں) کی تجدید ختم ہو جائیگی،
اور سب مذاہب کے مطابق امام مہدیؑ کی اپنی تجدید ہو گی۔ کچھ کتابوں میں ہے۔ وہ ایک نیا دین بنائیں گے۔

☆ فرموداتِ گوہر شاہی ☆

"اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے، لیکن آخر میں امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی مخالفت کر بیٹھا،
جن کو دنیا میں دوبارہ آنا ہے۔ عیسیٰؑ کا جسم سمیت اور مہدیؑ کا ارضی ارواح کے ذریعے آنا ہے۔
تو وہ بلیعم باعور کی طرح دوزخی اور ابلیس کی طرح مردود ہے۔"
"اگر کوئی ساری عمر کتوں جیسی زندگی بسر کرتا رہا، لیکن آخر میں اُن کا ساتھ اور اُن سے محبت کر بیٹھا،
تو وہ کتے سے حضرت قطمیر بن کر جنت میں جائے گا۔"

کچھ فرقے اور مذاہب کہتے ہیں کہ عیسیٰ فوت ہوگئے۔ افغانستان میں اُن کا مزار ہے، یہ غلط پر پیگنڈہ ہے۔ افغانستان میں کسی اور عیسیٰ نامی بزرگ کا دربار ہے۔ اُس پیادہ زمانے میں مہینوں کی مسافت پر جا کر دفنانا کیا مقصد رکھتا تھا؟ پھر وہ کہتے ہیں، آسمان پر کیسے اُٹھائے گئے؟ ہم کہتے ہیں آدم علیہ السلام آسمان سے کیسے لائے گئے؟ جبکہ ادریسؑ بھی ظاہری جسم سے بہشت میں اب تک موجود ہیں، خضرؑ اور الیاسؑ جو دنیا میں ہیں، اُن کو بھی ابھی تک موت نہیں آئی۔ غوث پاکؓ کے پوتے حیات الامیر (600) سال سے زندہ ہیں، غوث پاک نے کہا تھا، اُس وقت تک نہیں مرنا، جب تک میرا اسلام مہدی علیہ السلام کو نہ پہنچادو۔ شاہ لطیف کو بری امام کا لقب اُنہوں نے ہی دیا تھا۔ مری کی طرف بارہ کوہ میں اُن کی بیٹھک کے نشان ابھی تک محفوظ ہیں۔

☆

ظاہری گناہ کی سزا، جیل، جرمانہ یا ایک دن کی پھانسی ہے۔ اگر کوئی راہِ فقر میں ہے، تو اس کی سزا ملامت ہے۔ جبکہ باطنی گناہوں کی سزا بہت زیادہ ہے۔ غیبت کرنے والے کی نیکیوں سے جرمانہ فریق دوئم کی نیکیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ حرص، حسد، بخل اور تکبر اُس کی لکھی ہوئی نیکیوں کو مٹا دیتے ہیں۔ اگر اُس میں کچھ نور ہے، تو انبیاء واولیا کی گستاخی اور بغض سے چھن جاتا ہے۔ جیسا کہ شیخ صنعان کا شیخ عبدالقادر جیلانی کی گستاخی سے کشف و کرامات کا سلب ہو جانا۔

واقعہ ہے کہ جب بایزید بسطامی کو پتہ چلا کہ ایک شخص اُن کی برائی کرتا ہے، تو آپ نے اُس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ وہ وظیفہ بھی لیتا رہا اور برائی بھی کرتا رہا۔ ایک دن اُس کی بیوی نے کہا نمک حرامی چھوڑ، یا وظیفہ چھوڑ، یا برائی چھوڑ، پھر اُس نے تعریف کرنا شروع کر دی۔ آپ کو جب تعریف کا پتہ چلا تو اُس کا وظیفہ بند کر دیا۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جب برائی کرتا تھا، وظیفہ ملتا تھا، اب تعریف کی وجہ سے وظیفہ کیوں بند ہوا؟ آپ نے فرمایا: تو اُس وقت میرا مزدور تھا، تیری برائی سے میرے گناہ جلتے، میں اُس کا تجھے معاوضہ دیتا تھا۔ اب کس چیز کا معاوضہ دوں۔ مندرجہ برائیوں کا تعلق نفس امارہ سے ہے، جس کا امدادی ابلیس ہے۔ جبکہ تقویٰ، سخاوت، درگزر، صبر و شکر، عاجزی اور انوارِ الٰہی کا تعلق قلب شہید سے ہے، جس کا امدادی ولی مرشد ہے۔

☆

جب تک نفس امارہ ہے کسی بھی پاک کلام کے انوار دل میں ٹھہر نہیں سکتے، بے شک الفاظ وآیات کا حافظ کیوں نہ بن جائے، طوطا ہی ہے۔ جب تیرا نفس مطمئنہ ہو جائے گا، پھر ناپاک چیز تیرے اندر ٹھہر نہیں سکتی، پھر تو مرغِ بسمل ہے۔ نفس پاک کرنے کیلئے کسی نفس شکن کو تلاش کر۔ جو ہر وقت منجانب اللہ ڈیوٹی پر مامور ہوتے ہیں۔ جسم کے باہر کی طہارت پانی سے ہوتی ہے، جبکہ جسم کے اندر کی طہارت نور سے ہوتی ہے۔ طہارت کے بغیر گندہ اور ناپاک ہے۔ صاف جسم عبادت الٰہی کے قابل ہوتا ہے، جبکہ صاف دل تجلیاتِ الٰہی کے قابل ہوتا ہے۔ پھر ہی آسمانی کتابیں ہدایت کرتی ہیں پاکوں کو (ھدی اللمتقین)۔ ورنہ کتابوں والے ہی کتابوں والوں کے دشمن بن جاتے ہیں۔ مجدد الف ثانی مکتوبات میں لکھتے ہیں: قرآن اُن لوگوں کے پڑھنے کے لائق نہیں جن کے نفس امارہ ہیں۔ مبتدی کو چاہیے کہ پہلے ذکر اللہ کرے (یعنی اندر کو پاک کرے)، منتہی کو چاہیے کہ پھر قرآن پڑھے۔

حدیث: کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے۔

بلھے شاہ: کھا کے سارا مُکر گئے، جنہاں دے بغل وچ قرآن

☆

1- روزِ ازل والی جہنمی روح غیر مذہب کے گھر پیدا ہو جائیں، اُسے کافر اور کاذب کہتے ہیں، یہی لوگ منکرِ خدا، دشمن انبیاء اور دشمن اولیاء ہوتے ہیں۔ متکبر، سخت دل اور مخلوق خدا کو آزار پہنچا کر خوش ہوتے ہیں۔ دوسرا درجہ مذہب میں آکر بھی مذہب سے دور ہوتا ہے، یہی روح اگر کسی مذہبی دیندار گھرانے میں پیدا ہو جائے تو اُسے منافق کہتے ہیں۔

2- یہی لوگ گستاخ انبیاء، جلیس اولیاء اور مذاہب میں فتنہ ہوتے ہیں۔ ان کی عبادت بھی ابلیس کی طرح بیکار ہوتی ہے۔ انہیں مذہب جنت میں لے جانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن مقدر دوزخ کی طرف کھینچتا ہے۔ چونکہ نبیوں، ولیوں کی امداد سے محروم ہوتے ہیں، اس لئے شیطان اور نفس کے بہکاوے میں آجاتے ہیں، کہ تو اتنا علم جانتا ہے، تو اتنی عبادت کرتا ہے، تجھ میں اور نبیوں میں کیا فرق ہے۔ پھر وہ اپنا باطن دیکھے بغیر خود کو نبی جیسا سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور ولیوں کو اپنا محتاج سمجھتے ہیں، پھر روحانیت اور کرامتوں کے اقراری نہیں ہوتے، بلکہ اُسی عمل کے اقراری ہوتے ہیں، جس کی اُن میں خود کی صلاحیت ہوتی ہے، حتیٰ کہ معجزوں کو بھی جادو کہہ کر جھٹلا دیتے ہیں۔ ابلیس کی طاقت کو مان لیتے ہیں لیکن انبیاء و اولیاء کی طاقت کو مان لینا ان کیلئے مشکل ہے۔

3 -ازل والی بہشتی روح اگر غیر مذہب یا گندے ماحول میں آجائے تو اُسے معذور کہتے ہیں۔ معذور کیلئے معافی اور بخشش کا امکان ہوتا ہے۔ یہی روحیں صراط مستقیم کی تلاش میں، اور دلدل سے نکلنے کیلئے ولیوں کا سہارا ڈھونڈتی ہیں، نرم دل، عاجز اور سخی ہوتے ہیں۔

4 -اگر بہشتی روح کسی آسمانی مذہب اور دینی گھرانے میں پیدا ہو جائے تو اُسے صادق اور مومن کہتے ہیں۔ یہی لوگ عبادت و ریاضت سے اللہ کا قرب حاصل کر کے اُس کی وراثت کے حقدار ہو جاتے ہیں۔

الفقر و فخری والفقرومنی

☆

عابد کو گمان ہے کہ وہ اللہ کے لئے عبادت اور شب بیداری کر رہا ہے، اسلئے وہ اللہ کے بہت نزدیک ہے۔ عبادت کے بعد تیری دعا، صحت، عمر درازی، مال و دولت، اور حور و قصور ہے، سوچ! کیا تو نے کبھی بھی یہ دعا مانگی تھی؟ اے اللہ مجھے کچھ نہیں چاہیے، صرف تو چاہیے!

☆

عالم کو گمان ہے کہ میں قربِ خداوندی میں بخشا بخشایا ہوا ہوں۔ کیونکہ میرے اندر علم اور قرآن ہے۔ پھر تو دوسروں کو جنمی کیوں کہتا ہے، جبکہ ہر مسلم کو بھی کچھ نہ کچھ علم اور قرآن کی بہت سی سورتیں یاد ہیں۔ سوچ! علم کون بیچتا ہے؟ خود کون بکتا ہے؟ ولیوں کی غیبت کون کرتا ہے؟ حاسد، متکبر اور بخیل کون ہوتا ہے؟ دل میں اور، زبان میں اور، صبح اور، شام کو اور، یہ کس کا وطیرہ ہے؟ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر کون پیش کرتا ہے؟ اگر تو ان سے دور ہے، تو خلیفہ رسول ہے! تیری طرف پشت کرنا بھی بے ادبی ہے۔ یعنی...... قاری نظر آتا ھے، حقیقت میں ھے قرآن

اگر تو ان خصلتوں میں گم ہے، تو پھر تُو وہی ہے جس کیلئے بھیڑیے نے کہا تھا کہ اگر میں نے یوسف کو کھایا ہو تو اللہ مجھے چودھویں صدی کے عالموں سے اُٹھائے۔

☆

صراطِ مستقیم

1- جنکے ظاہر درست، باطن سیاہ ہیں، مذہب میں فتنہ ہیں، ابلیس کے خلیفہ ہیں۔

حدیث : جاھل عالم سے ڈرو اور بچو، جس کی زبان عالم اور دل جاھل یعنی سیاہ ہو۔

2- باطن درست لیکن ظاہر خراب...... ان کو مجذوب، معذور، سکر اور منفرد کہتے ہیں

عشق میں عقل ہی نہ رہی تو حسابِ حشر کیا؟ (تریاق قلب)

مذہب کے لئے پریشانی، لیکن اللہ کے قرب میں ہوتے ہیں، مگر مزید مرتبہ حاصل نہیں کر سکتے، بامرتبہ تصدیق نقالیئے زندیق۔ انہوں نے صدر ایوب، بے نظیر اور نواز شریف جیسوں کو اُن کے دورِ حکومت میں ڈنڈے مارے اور گالیاں دیں۔ تم کسی صاحبِ اقتدار کو ڈنڈے مار کر دکھاؤ، یعنی یہ صرف اُن کی ذات تک محدود ہے، دوسروں کے لئے نہیں ہے۔

3- ظاہر درست باطن بھی درست...... ظاہری عبادت کے علاوہ قلبی عبادت میں بھی ہوتے ہیں،

اِن کو عالم ربانی کہتے ہیں۔ یہی منبرِ رسول اور دین کے وارث ہوتے ہیں، اور جب کسی کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے تو اُسے نائب اللہ کہتے ہیں۔

اگر خواب میں یا روحانی طور پر حج کرتا ہے تو ظاہر میں بھی اُس کا درجہ ملتا ہے، بلکہ ظاہری حج سے بہت ہی زیادہ۔ روحوں کی نماز ظاہری نماز کی حیثیت رکھتی ہے، بلکہ کہیں زیادہ، اگر ظاہر میں نماز پڑھتا ہے تو باطن میں بھی اس کی نماز معراج بن جاتی ہے، یہی لوگ ہیں، جسم ادھر، روح اُدھر، فقر کے محکمے میں ان کو معارف بھی کہتے ہیں۔ جبکہ عاشق کیلئے رب کا دیدار ہی کافی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں، دیدار ہو ہی نہیں سکتا، لیکن یہ دیدار والا علم حضورؐ سے شروع ہو چکا ہے۔ بقول امام ابو حنیفہ : میں نے ۹۹ ننانوے مرتبہ رب کو دیکھا ہے۔ بایزید بسطامی کہتے ہیں کہ میں نے ۷۰ مرتبہ رب کا دیدار کیا ہے۔ دیدار لطیفہ انا سے ہوتا ہے، اور تم انا کی تعلیم اور ذکر سے انجان ہو

اللہ کا دوست

اگر کسی کو خلق خدا کشف و کرامات اور فیض کی وجہ سے ولی مانتی ہے۔
لیکن اُس کے کسی فعل یا مذہب کی وجہ سے تُو دلبرداشتہ ہے۔
اُس کی برائی کرنے سے بہتر ہے تُو ادھر جانا چھوڑ دے۔
کیا خبر؟ وہ کوئی منظورِ خدا ہو! شیخ بقا ہو، یا کوئی لعل شہباز ہو، کوئی خضر ہو،
یا ساھے بابا ہو یا گورو نانک ہو، کوئی بلھے شاہ ہو اور کوئی سدا سہاگن بھی ہو سکتا ہے!

☆

گوہر شاہی کا عالم انسانیت کیلئے انقلابی پیغام

مسلم کہتا ہے کہ میں سب سے اعلیٰ ہوں، جبکہ یہودی کہتا ہے، میرا مقام مسلم سے بھی اونچا ہے، اور عیسائی کہتا ہے، میں ان دونوں سے بلکہ سب مذاہب والوں سے بلند ہوں، کیونکہ میں اللہ کے بیٹے کی امت ہوں۔

لیکن گوہر شاہی کہتا ہے!

سب سے بہتر اور بلند وہی ہے، جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، خواہ وہ کسی بھی مذہب سے نہ ہو!
زبان سے ذکر و صلواۃ اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت ہے، جبکہ قلبی ذکر اللہ کی محبت اور رابطے کا وسیلہ ہے۔

تمام آسمانی کتابیں اور صحیفے اللہ کا دین نہیں ہیں۔ان کتابوں میں نماز روزہ اور داڑھیاں ہیں۔ جبکہ اللہ اس کا پابند نہیں ہے ، یہ دین نبیوں کی امتوں کو منور اور پاک صاف کرنے کیلئے بنائے گئے۔ جبکہ اللہ خود پاکیزہ نور ہے ، اور جب کوئی انسان وصل کے بعد نور بن جاتا ہے تو پھر وہ بھی اللہ کے دین میں چلا جاتا ہے۔ اللہ کا دین پیار و محبت ہے۔ ننانوے ناموں کا ترجمہ ہے۔ اپنے دوستوں کا ذکر کرنے والا ہے۔

خود عشق ، خود عاشق ، خود معشوق ہے۔ اگر کسی بندۂ خدا کو بھی اُس کی طرف سے اِن میں سے کچھ حصہ عطا ہو جائے تو وہ دینِ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر اُس کی نماز دیدارِ الٰہی اور اس کا شوق ذکرِ خدا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی زندگی کی تمام سنتوں ، فرضوں کا کفارہ بھی دیدارِ الٰہی ہے۔ جن فرشتے اور انسانوں کی مشترکہ عبادت بھی اُس کے درجے تک نہیں پہنچ سکتی۔

ایسے ہی شخص کیلئے شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا کہ :

"جس نے وصال پر پہنچ کر بھی عبادت کی یا ارادہ کیا ، تو اُس نے کفرانِ نعمت کیا"

بلھے شاہ نے فرمایا :

"اساں عشق نماز جدوں نیتی اے" ، "بھُل گئے مندر مسیتی اے"

علامہ اقبال نے کہا :

اس کو کیا جانے بے چارے دو رکعت کے امام

اس علم کے متعلق ابو ہریرہ نے فرمایا تھا :

کہ مجھے حضورؐ سے دو علم عطا ہوئے ، ایک تمہیں بتا دیا۔ اگر دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔

تاریخ گواہ ہے کہ جنہوں نے بھی اس علم کو کھولا ، شاہ منصور اور سرمد کی طرح قتل کر دیے گئے۔
اور آج گوہر شاہی بھی اس علم کی وجہ سے قتل کے دہانے پر کھڑا ہے۔

نبیوں کی شریعت کی پابندی امت کے لئے ہوتی ہے۔ ورنہ انہیں کسی عبادت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ شریعت سے پہلے ہی بلکہ روزِ ازل سے ہی نبی ہوتے ہیں ، چونکہ انہوں نے دین کو نمونے کے طور پر مکمل کرنا ہوتا ہے۔ ان کے کسی ایک رکن کے چھوڑنے یا فعل کو بھی امت سنت بنا لیتی ہے ، اس وجہ سے انہیں محتاط اور صحو میں رہنا پڑتا ہے۔

کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ کوئی بھی نبی اگر کسی بھی عبادت میں نہیں ہے تو کیا وہ دوزخ میں جا سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں !
کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ عبادت کے بغیر نبی نہیں بن سکتا ؟ کیا کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ علم سیکھے بغیر نبوت نہیں ملتی ؟ پھر ولیوں پر اعتراضات کیوں ہوتے ہیں ؟ جبکہ ولائت نبوت کا نعم البدل ہے۔

یاد رکھیں جنہوں نے دیدارِ رب کے بغیر وصال کا دعویٰ کیا ، یا خود کو اس مقام پر تصور کر کے نقل کی ، وہ زندیق اور کاذب ہیں۔ اور قرآن نے ایسے ہی جھوٹوں پر لعنت بھیجی ہے۔ جن کی وجہ سے ہزاروں کا وقت اور ایمان برباد ہوتا ہے۔

بامرتبہ تصدیق، نقالیہ زندیق۔ جھوٹی نبوت کا دعویدار کافر ہے،

جبکہ جھوٹی ولائت کا دعویدار کفر کے قریب ہے، ولی دوست کو کہتے ہیں، اور دوست کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ہمکلام ہونا ضروری ہے۔

حضورؐ نے بھی ایک مرتبہ اصحابہ کو کہا تھا کہ کچھ کام صرف میرے کرنے کے ہیں، تمہارے لئے نہیں ہیں۔

ہر نمازی کی یہی دعا ہوتی ہے کہ اے اللہ مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تیرا انعام ہوا۔ جب تک اُس کی روح بیت المامور میں جاکر نماز نہ پڑھے، جسے حقیقی نماز کہتے ہیں، کیونکہ وہ نماز مرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ جیساکہ شب معراج میں بیت المقدس میں بھی سب نبیوں کی ارواح نے نماز پڑھی تھی، اور جب تک رب کا دیدار نہ ہو جائے اس وقت تک شریعت کی اتباع ضروری ہے۔

البتہ سُست اور گناہگار لوگوں کیلئے بھی اللہ نے کچھ نعم البدل بنایا ہوا ہے۔ اللہ کے نام کا قلبی ذکر بھی ظاہری عبادات اور گناہوں کا کفارا کرتا رہتا ہے، اور کبھی نہ کبھی اُسے اللہ کا محب اور روشن ضمیر بنا دیتا ہے۔

جب تمہاری نمازیں قضا ہو جائیں تو اللہ کا ذکر کرلینا، اُٹھتے، بیٹھتے، حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی۔ (قرآن)

ولیوں کا قرب، نسبت، نظر اور دعا بھی گناہگاروں کا نصیبہ چمکا اور دوزخ سے بچا لیتی ہے۔ جیساکہ حضورؐ نے امت کے گناہگاروں کی بخشش کیلئے حضرت اویس قرنی سے بھی دعا کیلئے اصحابہ کو بھیجا تھا۔ سخاوت، ریاضت، اور شہادت سے بھی گناہوں کا کفارا اور بخشش ہو سکتی ہے۔

عاجزی، توبہ تائب اور گریہ زاری بھی رب کو پسند ہے، جس کی وجہ سے نصوح جیساکفن چور اور مردہ عورتوں کی بے حرمتی کرنے والا بخشا گیا۔ (قرآن)

ایک دن عیسیٰؑ نے شیطان سے پوچھا کہ تیرا بہترین دوست کون ہے؟ اُس نے کہا: کنجوس عابد۔ کہ وہ کیسے؟ اُس کی کنجوسی اُس کی عبادت کو رائیگاں کر دیتی ہے، پھر پوچھا؟ تیرا بڑا دشمن کون ہے؟ اُس نے کہا: گناہگار سخی۔ کہ وہ کیسے؟ اُس کی سخاوت اُس کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔

خدا کے بندوں اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے اور خیال رکھنے والے، حق کا ساتھ اور انصاف والے لوگ بھی رب کی نظر کرم کے قابل ہو جاتے ہیں۔

علامہ اقبال تیسری چوتھی کے طالب علم سکول سے واپس آئے تو ایک کتیا اُن کے پیچھے چل پڑی، آپ سیڑھیوں پر چڑھ گئے اور وہ بے حسی سے دیکھتی رہی۔ آپ نے سوچا شاید بھوکی ہے۔ اُن کے والد نے اُن کے لئے ایک پراٹھا رکھا ہوا تھا۔ اُنھوں نے آدھا کتیا کو ڈال دیا، وہ فوراً کھا گئی پھر بے حسی سے دیکھنے لگی۔ آپ نے باقی آدھا بھی اُسے ڈال دیا، اور خود سارا دن بھوکے رہے۔ رات کو اُن کے والد کو بشارت ہوئی کہ تمہارے بیٹے کا عمل مجھے پسند آیا ہے اور وہ منظورِ نظر ہو گیا ہے۔

جب سبکتگین ہرنی کا بچہ جنگل سے اُٹھا کر چل پڑا۔ تو دیکھا کہ گھوڑے کے پیچھے پیچھے ہرنی بھی دوڑ رہی ہے۔ سبکتگین رُک گیا۔ دیکھا ہرنی بھی کھڑی ہو گئی۔ اور اپنے منہ کو اُس نے آسمان کی طرف اُٹھا لیا۔ سبکتگین نے دیکھا کہ اس وقت اُس کے آنسو بہہ رہے تھے، اور سبکتگین نے بچے کو آزاد کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد سبکتگین پر اتنا اللہ کا کرم ہوا۔ کہ رب کے نام پر اکثر رویا کرتا تھا۔

مولانا رومؒ کہتے ہیں کہ:

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء ...... بہتر است صد سالہ طاعت بے ریا

ولی کی ایک لمحہ کی صحبت سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے

حدیث قدسی: میں اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ھے،

اُس کے ھاتھ بن جاتا ھوں جس سے پکڑتا ھے۔

ابوذر غفاری : یوم محشر میں لوگ ولی کو پہچان کر کہیں گے۔ اے اللہ میں نے اُس کو وضو کرایا تھا، جواب آئے گا، اس کو بخش دو۔ دوسرا کہیے گا یااللہ میں نے اسے کپڑے پہنائے یا کھانا کھلایا تھا۔ جواب آئے گا اسے بھی بخش دو۔ اس طرح بھی بے شمار لوگ ان کے ذریعے بخشے جائیں گے۔

حدیث قدسی : جس کسی نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کری۔ میں اُس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔

اللہ کی جنگ ایک دن کا سر کاٹنا نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن کا ایمان کاٹ دیا جاتا ہے۔ جو اگلی ساری زندگی میں دوزخ میں روزانہ اذیت سے سر کٹتا رہے گا۔

جیسا کہ بلیعم باعور جو بہت بڑا عالم اور عابد تھا۔ لیکن موسیٰ کی دشمنی کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا گیا۔

لوگ کہتے ہیں رب عبادت سے ملتا ہے۔

ہم کہتے ہیں رب دل سے ملتا ہے

عبادت دل کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے، اگر عبادت سے دل صاف نہیں ہوا۔ تو رب سے بہت دور ہے۔

حدیث : نہ عملوں کو دیکھتا ہوں، نہ شکلوں کو۔ بلکہ نیتوں اور قلوب کو دیکھتا ہوں۔

البتہ عبادت سے جنت مل سکتی ہے۔ لیکن جنت بھی رب سے بہت دور ہے۔

یہ علم باطن صرف اُن لوگوں کیلیئے ہے، جو حور و بہشت کی پرواہ کئے بغیر رب سے محبت، قرب اور وصال چاہتے ہیں۔

پھر بقول سورہ کہف :

اللہ اُنھیں کسی ولی مرشد سے ملا دیتا ھے.

عقل والوں کے نصیبے میں کہاں ذوق جنوں

عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں۔

اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں۔

......

چاند اور سورج پر تصاویر کے بارے میں مکمل وضاحت

گوہر شاہی روحانی تعلیم اور جگہ جگہ خطابات کے ذریعہ پوری دنیا میں مشہور اور دلعزیز ہوگئے۔

1994 میں مانچسٹر (انگلینڈ) میں کچھ لوگوں نے چاند پر گوہر شاہی کی تصویر کی نشاندہی کی۔ پھر پاکستان اور دوسرے ممالک سے بھی شہادتیں وصول ہوئیں، ویڈیو کے ذریعہ چاند کی تصویریں اتاریں گئیں۔ پھر بیرون ممالک اور ناسا سے چاند کی تصویریں منگوائی گئیں، شروع شروع میں تصویریں مدھم تھیں، لیکن گزشتہ دو سال سے اتنی واضح ہوگئیں کہ دوربین یا کمپیوٹر کے بغیر بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

1996 میں ہمارے نمائندہ ظفر حسین نے ناسا NASA والوں کو نشاندہی کرائی۔ انہوں نے کہا ہمیں پتہ ہے کہ چاند پر چہرہ ہے، یہ چہرہ عیسیٰ کا ہے، جو دو سو (200) میل لمبی روشنی سے معلوم ہوتا ہے۔ امریکی شہریوں نے بھی ناسا پر زور دیا کہ اس تصویر کے بارے میں کچھ وضاحت کی جائے، لیکن (گوہر شاہی کا) ایشیائی ہونے کی وجہ سے ناسا خاموش رہا۔ بلکہ ناسا کے ہی پروفیسر ماہر فلکیات ***Dinsmore Alter*** نے اپنی تصنیف شدہ کتاب (Pictorial Astronomy) میں تصویر کو کچھ ردوبدل کر کے عورت کے روپ میں پیش کیا، اور پوری عیسائی مشنری میں یہ افواہ پھیلادی کہ چاند پر حضرت مریم کی تصویر ہے۔

جب پاکستان کے اخباروں میں یہ خبر نشر ہوئی تو بہت سے لوگوں نے اس کی تحقیق کے بعد تصدیق کری، بہت سے لوگوں نے بغیر تحقیق کے تمسخر اڑایا اور بہت سے لوگوں نے اسے جادو سمجھا۔ کچھ عرصے بعد خلاء میں بھی تصویر کا شور ہوا۔ لیکن اس کا اثر ذاکرین (معتقدین گوہر شاہی) کے علاوہ کہیں بھی نہ دِکھا۔
1998 میں پرچم اخبار میں یہ خبر چھپی کہ حجر اسود میں کسی کی شبیہ نظر آرہی ہے۔ ہم اس شبیہ کے متعلق پہلے ہی معلومات رکھتے تھے۔ بلکہ حجر اسود کے کئی تغرے نشان زدہ بھی ہمارے پاس موجود تھے اور تقریباً ہر سر فروش تحقیق کر چکا تھا۔ خاموشی کی وجہ مسلمانوں میں فتنے کا اندیشہ تھا۔ لیکن اخباری خبر کے بعد ہمیں بھی حوصلہ ہوا اور بھر پور انداز میں پریس ریلیز شائع کی گئیں۔ تقریباً ہر مسلمان نے اس کی تحقیق کری، کیونکہ مسلمانوں کے ایمان کی بات تھی۔ کثیر طبقہ متفق ہوا، چونکہ تصویر اتنی واضح تھی کہ اس کو جھٹلانا مشکل تھا۔ اس لئے کئی لوگوں نے مشہور کر دیا کہ یہ بھی جادو ہے۔

تقریباً ہر ملک میں چاند اور حجر اسود کی تصاویر روشناس کرائی گئیں۔ سعودی عرب اور اس کے ہم نوا سیخ پا ہوگئے، جیسے کہ حجر اسود میں تصویر گوہر شاہی نے لگائی ہو، وہ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہوتی ہے، حجر اسود پر کیسے آگئی؟ یہ نہ سوچا کہ رب کی طرف سے کوئی بھی نشانی حرام نہیں ہوسکتی۔ سعودی حکومت نے اپنی شرعی عدالتوں سے یہ فیصلہ لے لیا ہے کہ گوہر شاہی واجب القتل ہے۔

اگر گوہر شاہی سرزمین مکہ میں قدم رکھے تو اُسے قتل کر دیا جائے۔

پاکستان میں بھی سعودی نواز فرقے گوہر شاہی اور اُس کی تعلیمات کو مٹانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ جھوٹے مقدمات، جن میں دفعہ 295 کا بھی مقدمہ بنادیا گیا ہے۔ اور کئی دفعہ گوہر شاہی پر قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا ہے۔

اب سورج پر بھی گوھر شاھی کی تصویر نمایاں ھو گئی ھے.

ہم نے حکومت پاکستان کو مقدمات کی وجہ اور تصاویر کی تحقیق کیلئے کئی بار آگاہ کیا۔ لیکن اللہ کی ان نشانیوں کو حکومتی سطح پر بھی فرقہ واریت کے دباؤ کی وجہ سے جھٹلایا گیا، بلکہ نواز حکومت نے سندھ حکومت پر بھی زور دیا کہ گوہر شاہی کو کسی طریقے سے پھنسایا، دبایا، یا مٹایا جائے، اور اب ہم فوجی حکومت سے رابطہ کر رہے ہیں کہ وہ ان نشانیوں کی انصاف سے تحقیق کرے اور کسی بھی ڈر، خوف، دباؤ یا فرقہ واریت کی وجہ سے اللہ کی نشانیوں کو نہ جھٹلایا جائے۔ اللہ کی یہ نشانیاں فتنہ ڈالنے کے لئے نہیں، بلکہ فتنہ مٹانے کیلئے ہیں۔ اور اس کا ثبوت ہے کہ گوہر شاہی کا درس جو امن اور اللہ کی محبت کا درس ہے، جس کے ذریعے ہر مذہب والے اپنی اصلاح کرنے میں لگ گئے۔ اور آج ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی گوہر شاہی کی عقیدت کی وجہ سے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو رہے ہیں، اور تاریخ میں یہ پہلا ریکارڈ ہے کہ کسی بھی مسلم کو گرجوں، مندروں، اور گردواروں میں وعظ اور تقریر کیلئے مسندوں پر بٹھایا گیا ہو۔

ایسے شخص کی دل جوئی کی جانی چاہیے جو ملک کیلئے باعث فخر ہو اور اللہ کی طرف سے مامور ہو۔ اور اُس کی صداقت کیلئے اللہ نشانیاں دکھا رہا ہو، اور جس کی نظر سے لوگوں کے دل اللہ اللہ میں لگ کر اللہ کے محب بن گئے ہوں۔

لیکن دشمن اولیاء اور دشمن اہل بیت کے مولوی اور جماعتیں ان کے خلاف سربستہ ہو گئیں ہیں۔ بے بنیاد مقدموں، بے بنیاد حربوں اور بے بنیاد پروپیگنڈوں کے ذریعے عوام کا رخ حجر اسود سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جبکہ یہ بہت نازک اور اہم مسئلہ ہے، مسلمانوں کے ایمان کا خطرہ ہے۔ تو اس کی تحقیقات کیلئے خاموشی کیوں ہے؟ اس کے متعلق پوری دنیا میں اتنا منفی اور مثبت پروپیگنڈہ ہو چکا ہے کہ اب اس کو دبانا مشکل ہے۔ ادھر ولیوں کو ماننے والے علماء سو گوہر شاہی سے بغض و حسد کی وجہ سے گونگے بن گئے ہیں۔ تصویر کو واضح ہونے کی صورت میں جھٹلانا مشکل ہو گیا، تو کہتے ہیں کہ چاند پر جادو چل گیا، جبکہ حضورؐ نے کہا تھا کہ چاند پر جادو نہیں ہو سکتا، پھر کہتے ہیں حجر اسود بھی جادو کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ اگر کعبہ بھی جادو کی زد میں آگیا ہے، تو پھر مسلم کے پاس تحفظ کی کون سی جگہ ہے؟ مثال دیتے ہیں کہ حضورؐ پر بھی جادو ہو گیا تھا، کعبہ حضورؐ سے افضل نہیں ہے۔

بے شک حضورؐ پر جادو ہو گیا تھا۔ لیکن اُس کے توڑ کے لئے سورہ والناس آگئی تھی۔ تم بھی والناس کے ذریعے چاند اور حجر اسود پر پھونکیں مارو، اگر یہ تصویریں نہ مٹیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو جائیں تو پھر تمہیں حق کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ ورنہ پھر تمہارے اندر ابو جہل ہی ہے۔

Official Visitors Guide, Summer * Fall 1996

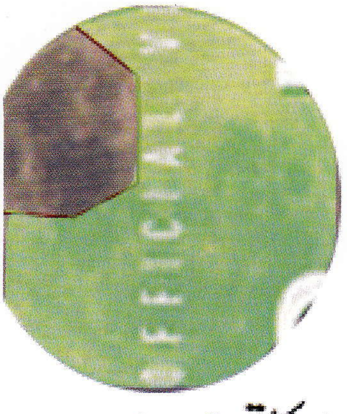

رپورٹ کا ترجمہ :

میں نے فینکس شہر کے وسطی حصے کی تصویر لی اور اس میں نمودار ہونے والی چاند کی تصویر میں ایک انسانی چہرہ کی شباہت نظر آتی ہے، جب اِس کو 90 ڈگری کے زاویے پر دیکھا جائے

SCOTT
PHOTOGRAPHY

15430 N. 54TH STREET
SCOTTSDALE, AZ 85254
(602) 788-3435

Mr. Syed Shah
3401 N Columbus # 10-P
Tucson AZ 85712

8-1-96

Dear Syed,

Please find (4) color duped transparencies and one 8 x 10 reprint you expressed interest in having during your visit to Phoenix Monday July 29, 1996. As discussed, the enlargement of the moon, which I photographed over downtown Phoenix in February 1996, does have a likeness of a man in profile when viewed rotated 90 degrees counterclockwise. I hope you enjoy the reprint and slides, if you have any questions or comments concerning the material or wish more images please feel free to call me here in Phoenix at (602) 788-3435.

Sincerely,

Scott T[illegible]

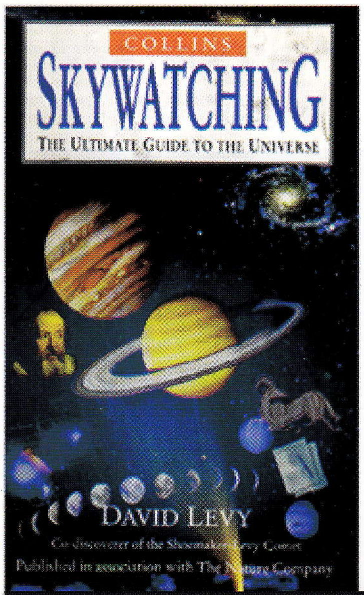

گوہر شاہی

Moon

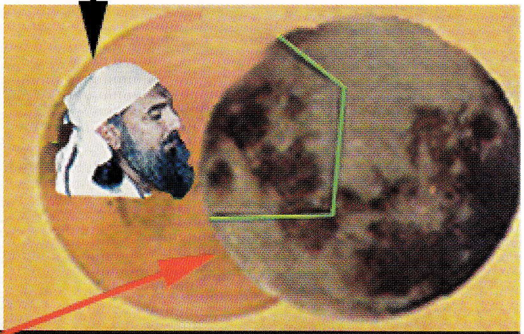

Page # 239

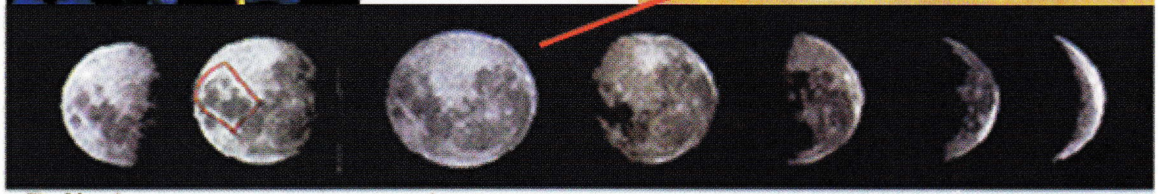

The Moon's rotation is locked to its period of revolution around the Earth, and so we never see its far side, but photographs from space have revealed a similar picture there, although there appear to be no large maria.

CRATERS AND RAY SYSTEMS

If you use a pair of binoculars or a small telescope to look at the Moon when it is near full you will see the bright crater known as Tycho, which is surrounded by a system of rays. With some careful inspection, you will see that some of these rays stretch all the way to the opposite edge of the Moon. When a comet or an asteroid formed this crater, possibly 100 million years ago, it gouged out a piece of Moon some 50 miles (80 km) across, sending rocks streaking across the Moon to form these rays. All craters have ray systems when they are young, but the loose material does not survive the billions of years of micro-meteorite hits and other subtle effects that crack the surface.

The rays stand out when the Moon is full, but at other times they cannot be seen. Instead, you will see a twilight zone between its bright and dark portions. Known as the terminator, this is a region of changing shadows, where craters and mountain ranges stand out in stark relief. Regular observers of the Moon study the same area in many different lighting conditions in order to appreciate the [illegible] sky.

The Moon's gravity, and to a lesser extent that of the Sun, causes two high tides on the Earth each day—one every 12 hours and 25 minutes. This interval of time reflects the Earth's rotation and the Moon's revolution around the Earth.

So why are there two tides a day? The gravitational pull of the Moon tugs at the Earth, causing the waters on the side facing it to pile up, accounting for one high tide. The high tide on the other side of the Earth arises because the gravitational pull of the Moon is such that the Earth itself is pulled a little toward the Moon. This movement results in the waters on the far side being "left behind" and piling up. In between these high tide regions are the regions where the water level is at its lowest. See illustr.

FACT FILE

Distance from Earth: 239,000 miles (384,000 km)

Sidereal revolution period (about Earth): 27.3 days

Mass (Earth = 1): 0.012

Radius at equator (Earth = 1): 0.272

Apparent size: 31 arc minutes

Sidereal rotation period (at equator): 27.3 days

Everyone is a moon and has a dark side which he never shows to anybody

[illegible]

THE MOON

اصلی تصاویر کے مختلف انداز

چاند کی یہ تصویر ناسا NASA کی طرف سے ریلیز ہوئی ہے

چاند کی اِس تصویر کے بارے میں مزید تفصیلات اگلے صفحے پر ہیں

چاند کی اُبھرتے وقت لی گئی تصویر

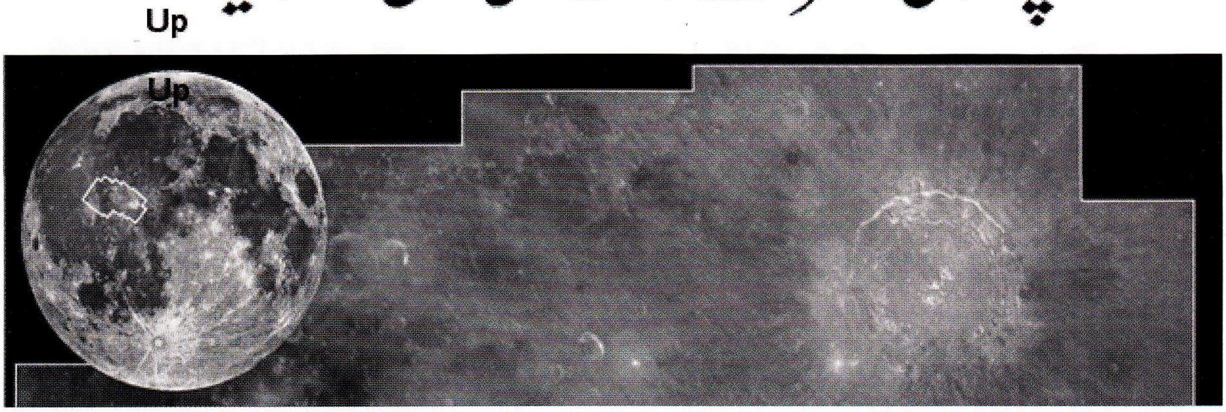

اوپر والی تصویر کو Up کے مطابق اور گھمائیں

اوپر والی تصویر کو اور گھمائیں

اوپر والی تصویر کو بائیں طرف Up کے مطابق گھمائیں

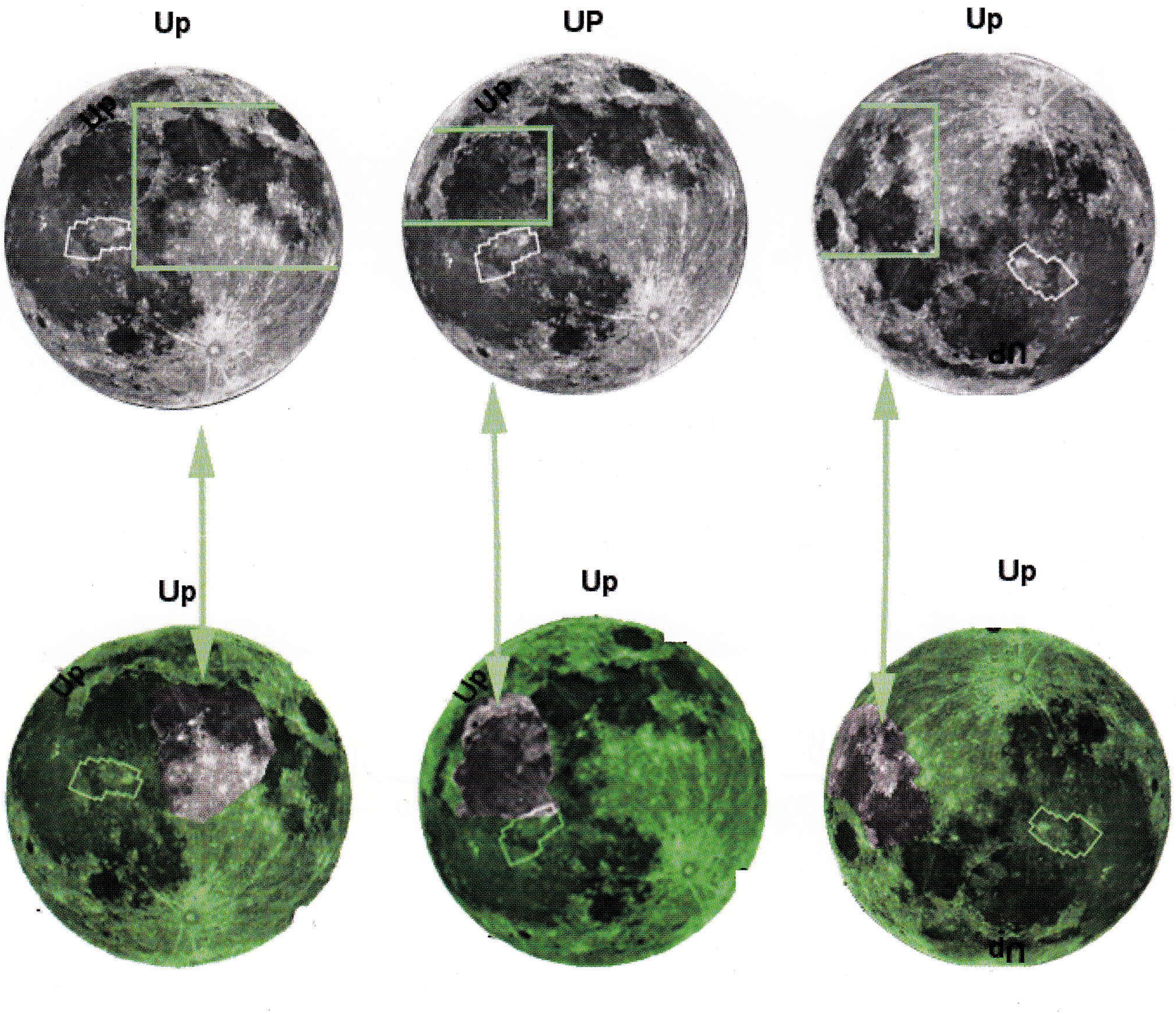

ناسا کی اس تصویر سے تین چہرے واضح طور پر نمایاں ہیں، انہیں تلاش کیجیے

Plate 15-3. Phase of the moon (page 60)

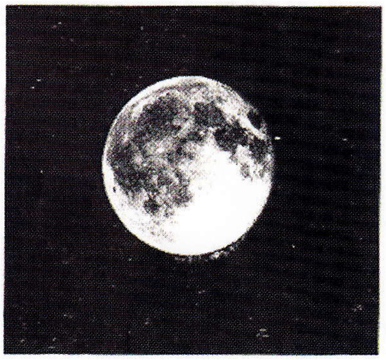

PLATE 15-4. The Lady in the Moon. If the page is held at arm's length, the drawing on the right will help you find the lady in the photograph of the moon on the left. To find her in the sky, look at the moon when it is full or during a few days before full moon. (Page 64)

by
DINSMORE ALTER and CLARENCE H. CLEMINSHAW

PICTORIAL ASTRONOMY

by

DINSMORE ALTER, Ph.D., Sc.D
Director

CLARENCE H. CLEMINSHAW, Ph.D.
Associate Director

GRIFFITH OBSERVATORY
CITY OF LOS ANGELES

All rights reserved. No part of this book may be reproduced in any form, except by a reviewer, without the permission of the publisher.

Library of Congress Catalog Card Number 56-7639

Manufactured in the United States of America

6 7 8 9 10

تمام تصاویر اس کتاب سے حاصل کی گئیں ہیں

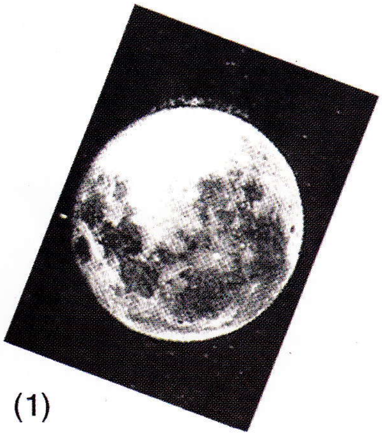

(1)

(2)

(3)

جب امریکہ میں یہ انکشاف ہوا کہ چاند پر کسی ایشیائی کی تصویر ہے۔ جو حلیہ سے مسلمان نظر آتا ہے۔ توانہوں نے تصویر کارخ تبدیل کردیا، نمبر ۱، چاند کی اوریجنل تصویر ہے۔ نمبر ۲ تصویر بھی چاند سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ جس میں انہوں نے کچھ ردوبدل کی، سر کے اوپر جو چہرہ اور داڑھی تھی اسے برابر کردیا گیا۔ تاکہ چہرے کی جگہ بال نظر آئیں، یہ حلیہ کلین شیو آدمی کا ہے، ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۳۔ جسے Dinsmore نے عورت کے روپ میں روشناس کرانے کی کوشش کی تاکہ لوگوں کارخ حضرت مریم کی طرف کیا جائے

مختلف رسائل اور کمپنیوں کے چاند کے اشاعت شدہ فوٹو

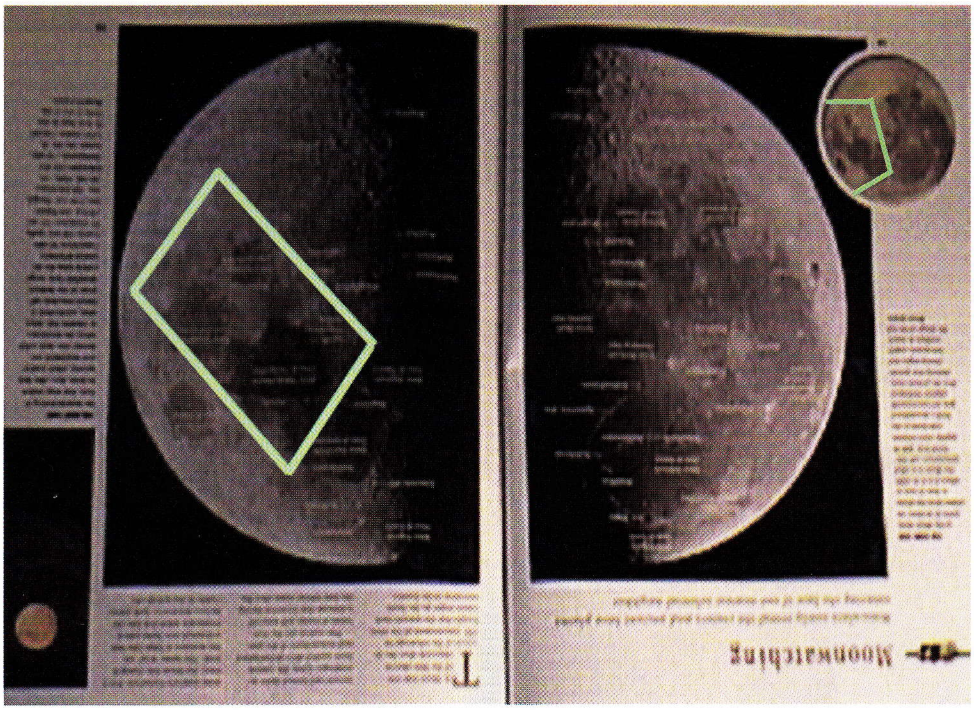

آپ کہیں بھی ہوں، مشرق میں یا مغرب میں اپنے ذاتی کیمرے سے چاند کی تصاویر اتاریں
کسی بھی ڈگری میں ایسی ہی تصویریں نظر آئیں گی، پھر اُن کے مطابق چاند کو دیکھیں

Page # 235

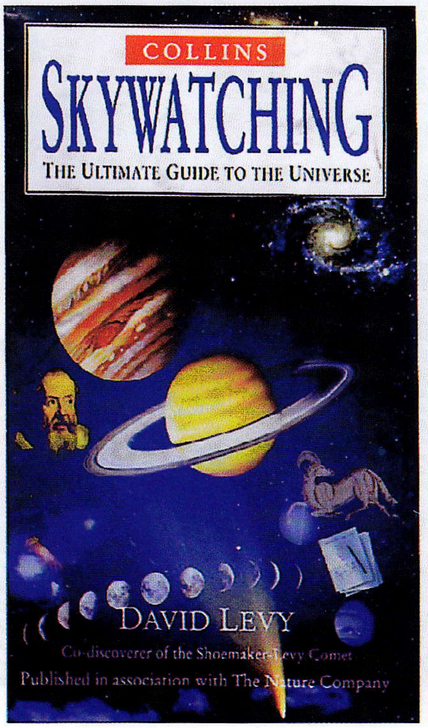
COLLINS
SKYWATCHING
THE ULTIMATE GUIDE TO THE UNIVERSE
DAVID LEVY
Co-discoverer of the Shoemaker-Levy Comet
Published in association with The Nature Company

سورج کی یہ تصویر ناسا NASA کی طرف سے ریلیز ہوئی ہے

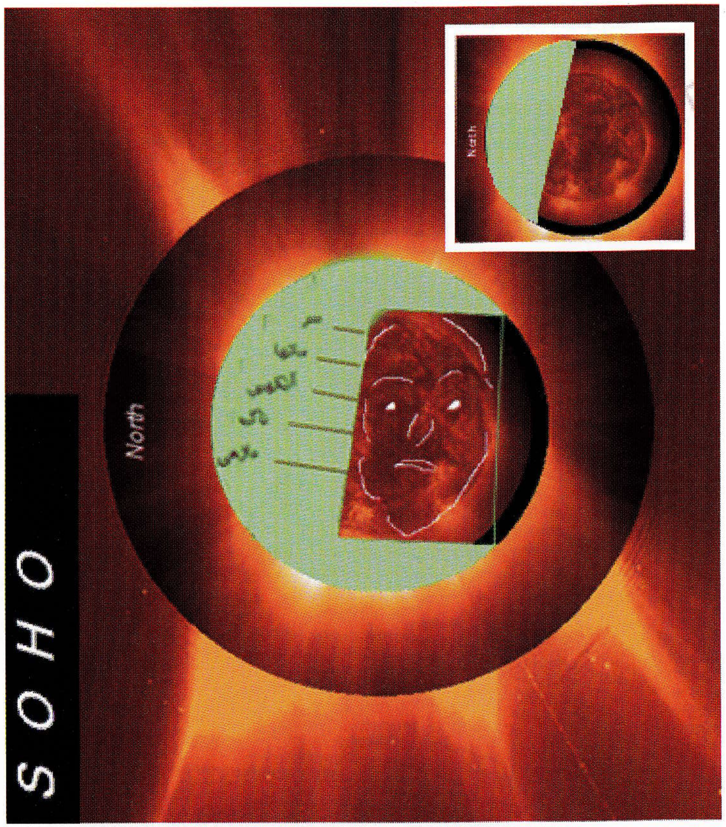

اس تصویر میں شبیہ کو واضح کرنے کے لئے خطوط کے ذریعے نشاندہی کی گئی ہے، جبکہ یہی تصویر (نمبر ۲) اپنی اصل حالت میں اگلے صفحے پر ہے

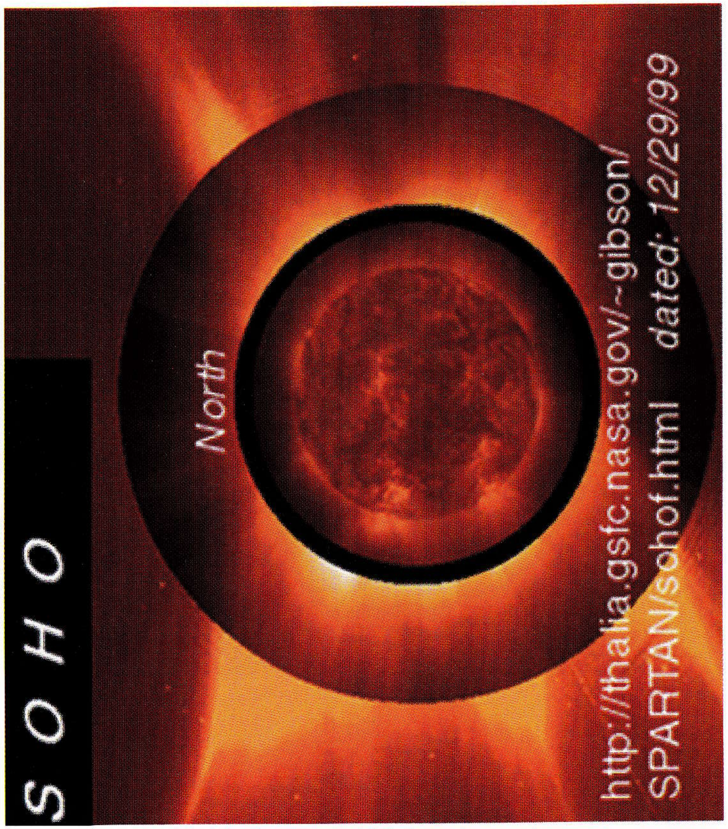

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر رابطہ کریں

http://thalia.gsfc.nasa.gov/~gibson/SPARTAN/sohof.html

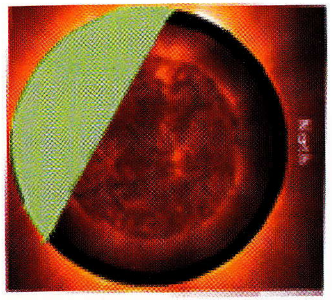

1

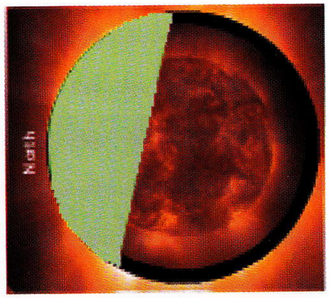

2

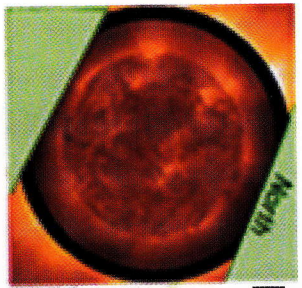

3

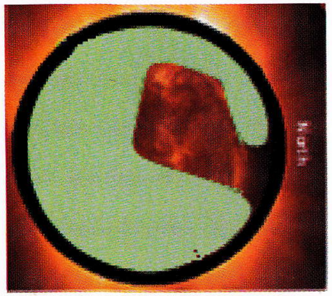

4

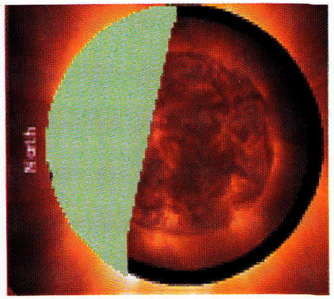

5

سورج کی اس تصویر کو گھماتے رہیں، یہ چہرے نمودار ہونگے

1

2

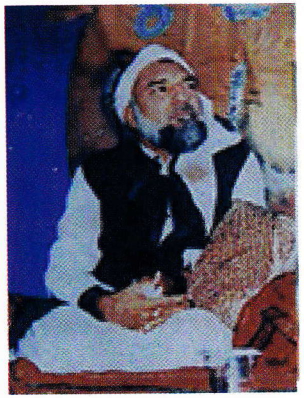

3

4

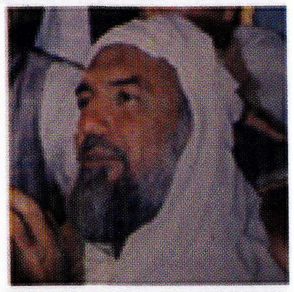

5

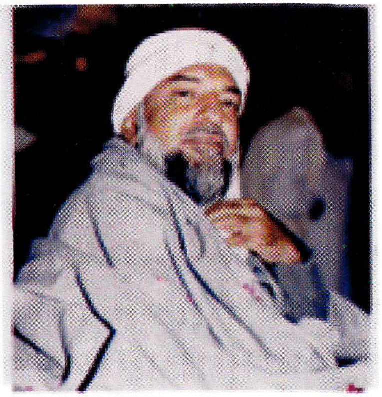

گوہر شاہی کی اصلی تصاویر

ناسا سے حاصل کردہ سورج کی اس تصویر میں حضرت گوھر شاھی کا یہ چہرہ بھی بہت واضح نظر آتا ہے

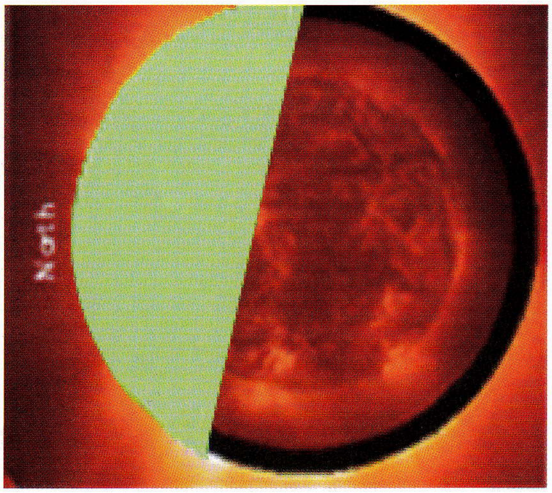

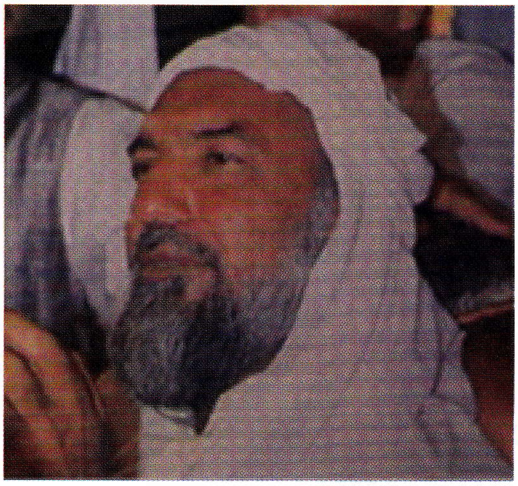

چاند سورج کیا گواہی دینگے تیری اے گوہر
ہے ثبوتِ حق تیرا اس دل میں آجانے کا نام

یٰس

ماہنامہ
مسکراہٹ لاہور
چیف ایڈیٹر :- سہیل اختر

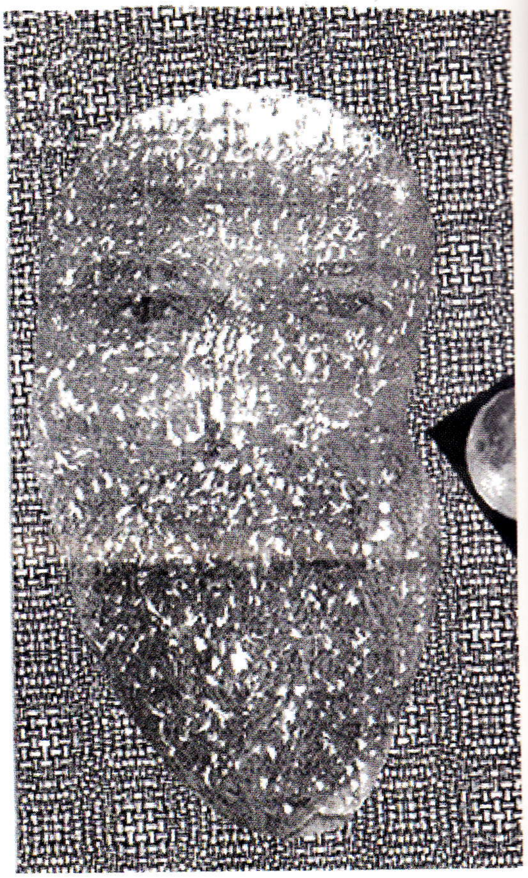

NASA FINDS MASSIVE FACE IN SPACE!

NASA has released a shocking photograph that clearly shows a gigantic face floating in distant space!

The breathtaking photo was taken during the shuttle mission in late February — but experts admit they are baffled as to where the face originated.

"This is plainly the image of a man's face far, far off in the universe," said astronomer Isaac Hawkins of Atlanta, Ga.

"Whatever this is, it clearly is enormous. We estimate it is as large as 150 of our suns," Hawkins said. "For something this size to go undetected during our previous years of space exploration is virtually impossible.

"The only explanation is that it somehow has an ability to appear and disappear at will, which would make it unique."

The face was visible to shuttle astronauts during only a 12-minute period.

"When it came into view it startled astronauts," Hawkins said. "A couple of them at first thought they were hallucinating.

"But when they transmitted the photograph of the face, everyone at NASA realized this was a major space discovery."

Making the mystery even more mind-twisting is the way the face faded away into the darkness of [illegible]

By WHITNEY ASQUE
Weekly World News

'It's as large as 150 suns!'
— Astronomer Isaac Hawkins

ASTOUNDING NASA photo of [illegible]

اٹلانٹا کے خلاباز آئزک ہاکنگز نے کہا کہ یہ واضح طور پر کسی انسان کے چہرے کا عکس ہے
یہ اپنی مرضی سے ظاہر اور غائب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے، ناسا میں موجود ہر ایک نے یہ محسوس کیا۔
یہ بہت بڑی خلائی دریافت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ چہرہ کئی سالوں سے ہمیں دیکھ رہا ہو۔
ہاکنگز نے مزید کہا کہ ہمارے ذہنوں سے یہ خیال بھی گزرا ہے کہ شاید یہ خدا کا چہرہ ہو، اور کہیں بھی اس کی تردید نہیں ہے۔

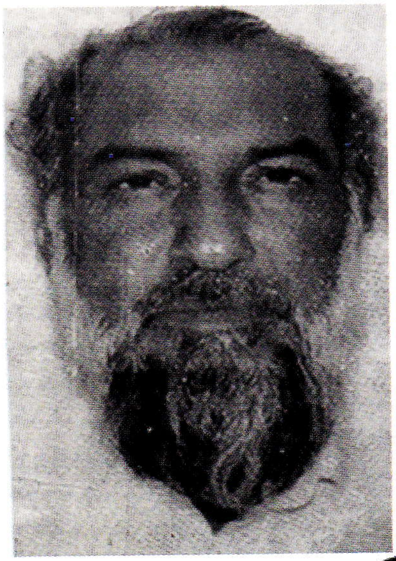

حضرت گوہر شاہی کا یہ عکسِ مبارک دراصل وہ باطنی مخلوق طفلِ نوری ہے، جو چند خاص اولیاء کیلئے مخصوص ہے اور جس کا تذکرہ اولیائے عظام کی مختلف کتابوں میں درج ہے

گوہر شاہی

A human face is discovered on the black stone (Hijr - e - Aswad) in Makkah, Saudi Arabia.
Governor of Makkah,
Sheikh Hamad bin Abdallah
Spiritualists in Makkah say that this is the face of Imam Mehdi (Al-Muntazar)
Daily Parcham
Karachi,
Pakistan
26th May 1998
PARCHAM
پرچم
حجر اسود پر انسانی شبیہ

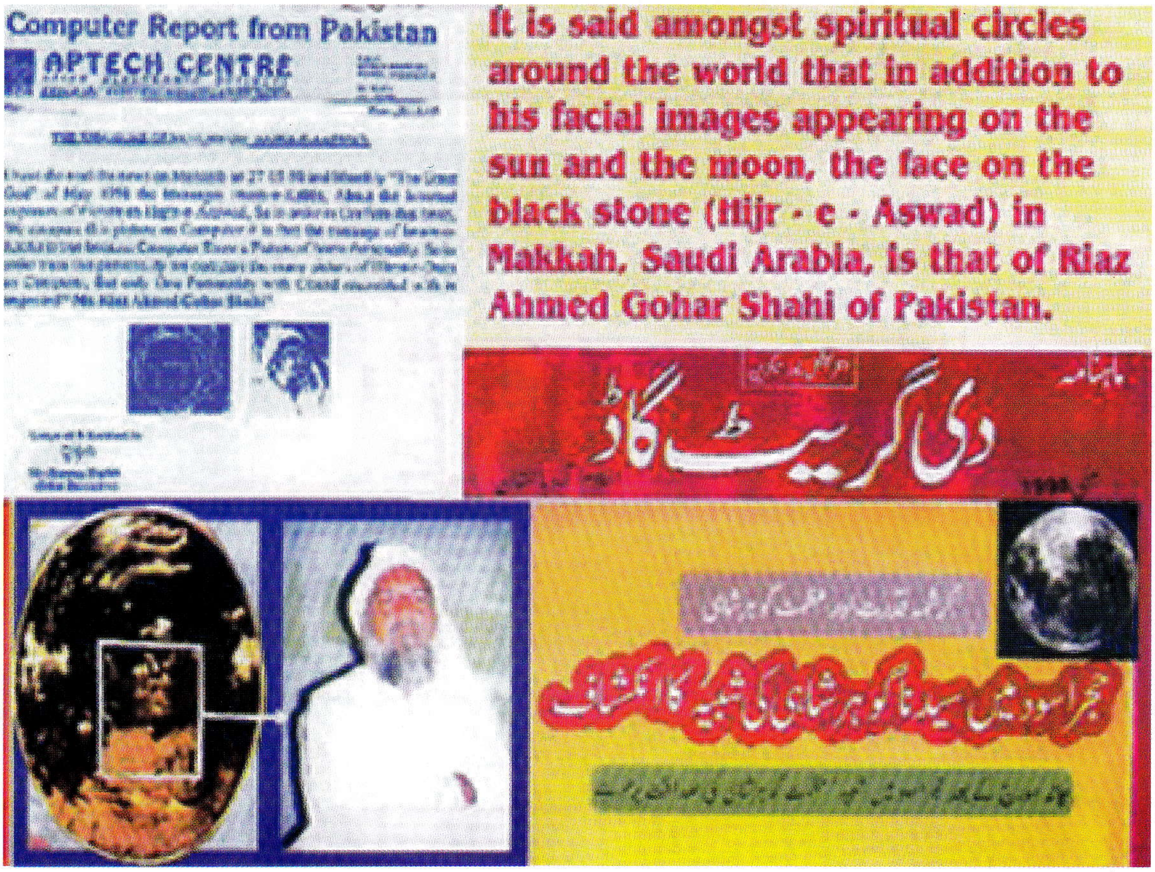
Computer Report from Pakistan
APTECH CENTRE
It is said amongst spiritual circles around the world that in addition to his facial images appearing on the sun and the moon, the face on the black stone (Hijr - e - Aswad) in Makkah, Saudi Arabia, is that of Riaz Ahmed Gohar Shahi of Pakistan.
دی گریٹ گاڈ
حجر اسود میں سیدنا گوہر شاہی کی شبیہ کا انکشاف

حجر اسود پر انسانی شبیہ، علماء میں کھلبلی

باوثوق ذرائع کے مطابق کراچی کے جید علماء ایک معروف دارالعلوم میں سر جوڑ کر بیٹھے رہے

شبیہ کا نظر آنا ایک حقیقت ہے لیکن شریعت کی رو سے کس طرح تصدیق کی جا سکتی ہے

علماء حتمی فیصلے پر متفق نہ ہو سکے اور نظریاتی طور پر دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے

سعودی علماء کا فتویٰ یا آراء کا انتظار، دیگر ممالک کے جید علماء سے آراء حاصل کرنے پر اتفاق

حجر اسود پر انسانی شبیہ نمودار، عالم اسلام میں سنسنی

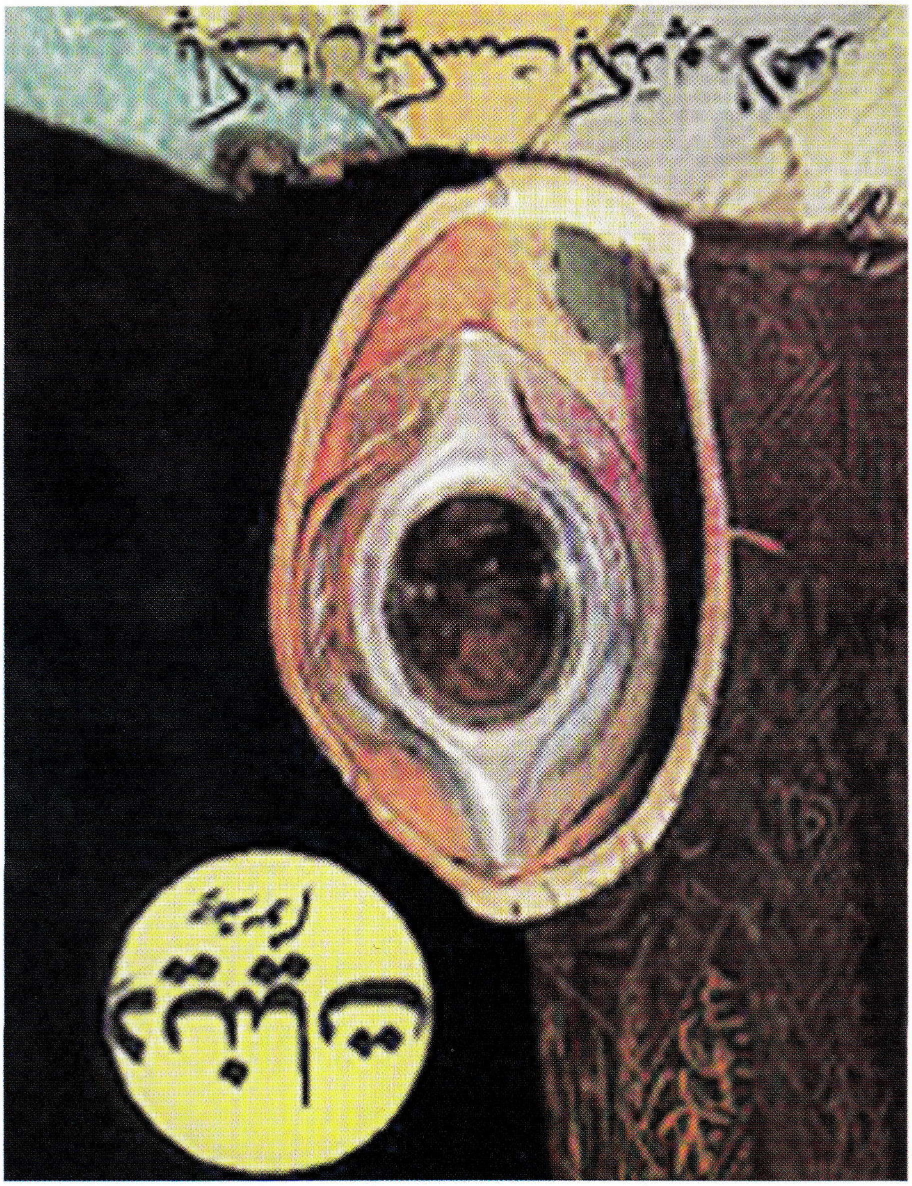

محکمہ تعلیم حکومتِ پنجاب کی پبلش کی ہوئی اِس دینیات کی کتاب میں حجرِ اسود کی تصویر میں حضرت گوہر شاہی کی شبیہ واضح طور پر نظر آتی ہے

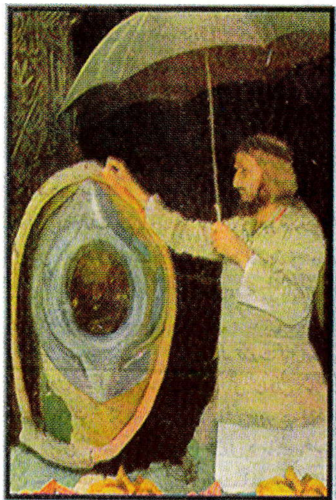

تیس سال قبل مرزا لائبریری المراکیٹ مکہ سے شائع شدہ حجر اسود کا عکس جس میں ایک چھتری بردار شخص کو دکھایا گیا ہے۔ اس عکس کو جب الٹا کریں تو شبیہ واضح نظر آئے گی

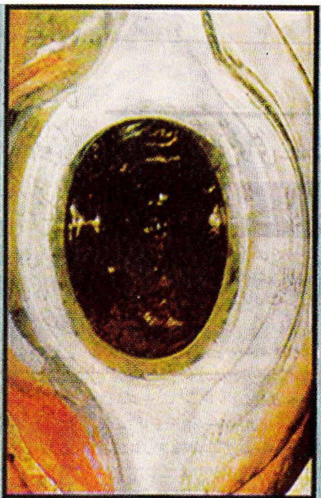

حجر اسود کی تصویر کو جب الٹا کر کے دیکھیں تو شبیہ نظر آئے گی۔

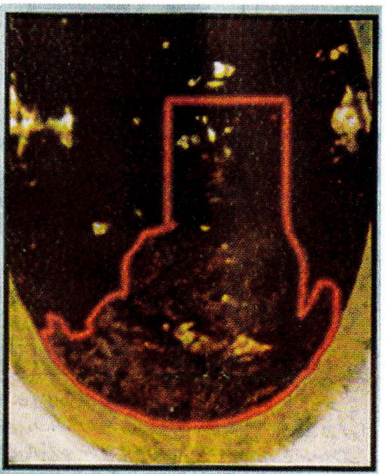

حجر اسود میں قدرتی طور آنے والی شبیہ کا کمپیوٹرائز تحقیق کے بعد عکس۔

Sole Agent in Saudi Arabia
Mirza Library and Al-Harmain Library,
Al-Omra Gate,
Makkah.

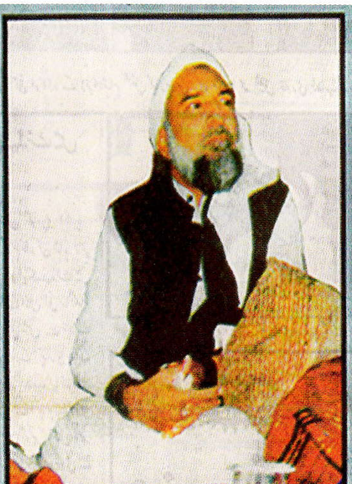

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کی وہ تصویر جو
حجر اسود میں نمودار ہونے والی شبیہ سے مماثلت رکھتی ہے۔

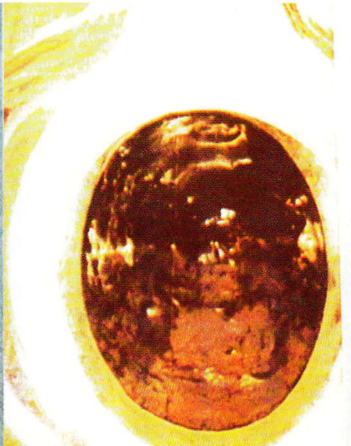

THE FAMOUS HOLY BLACK STONE IN KA'ABA PILGRIM

PHOTO PRODUCTION AZMAT SHEIKH - P.O. BOX 3506, SAFAT - 13036, SAFAT, KUWAIT

مرزا لائبریری مکہ کا شائع شدہ

پاکستان سے شائع شدہ اخبار کی سرخی

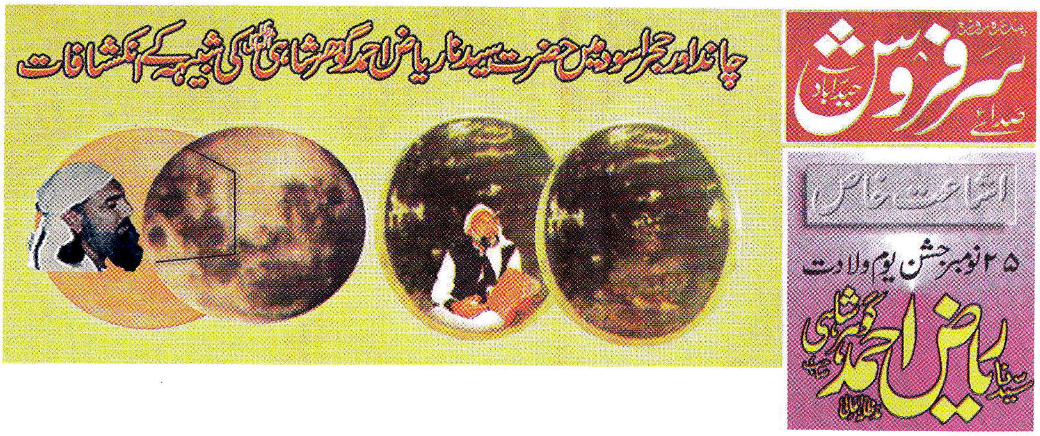

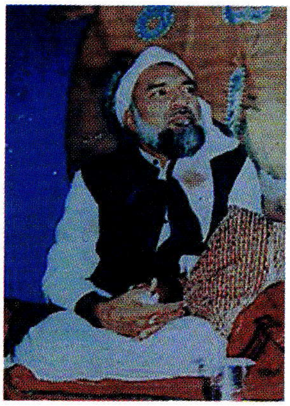

گورنمنٹ آف پاکستان سے

عظیم روحانی شخصیت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

بانی اور سرپرست عالمی روحانی تحریک انجمن سرفروشان اسلام رجسٹرڈ کی

اپیل

میں حکومت پاکستان اور اس کے عمل داران سے اپیل کرتا ہوں کہ چاند اور حجر اسود پر تصاویر و شبیہ کے متعلق مکمل تحقیقات کرائیں اگر یہ درست ثابت ہوں تو میری پشت پناہی کریں تاکہ پوری دنیا میں اللہ کی محبت کا پرچار اور تمام مذاہب کے دلوں کو ایک کرنے میں آسانی ہو۔ اور عوام بھی ایک سمت کا تعین کر سکیں۔

اگر مندرجہ بالا واقعات غلط ثابت ہوں تو حکومت کسی بھی سزا یا بندش کی مجاز ہے۔

بقلم خود

ریاض احمد گوہر شاہی

پندرہ روزہ صدائے سرفروش حیدرآباد (3) 10 تا 30 جون 1998ء

عمرکوٹ کے شو مندر کے مقدس پتھر پر گوہر شاہی کی تصویر

لاتعداد لوگ عقیدت سے اس تصویر کو دیکھنے آرہے ہیں روزنامہ مہران حیدرآباد

[illegible]

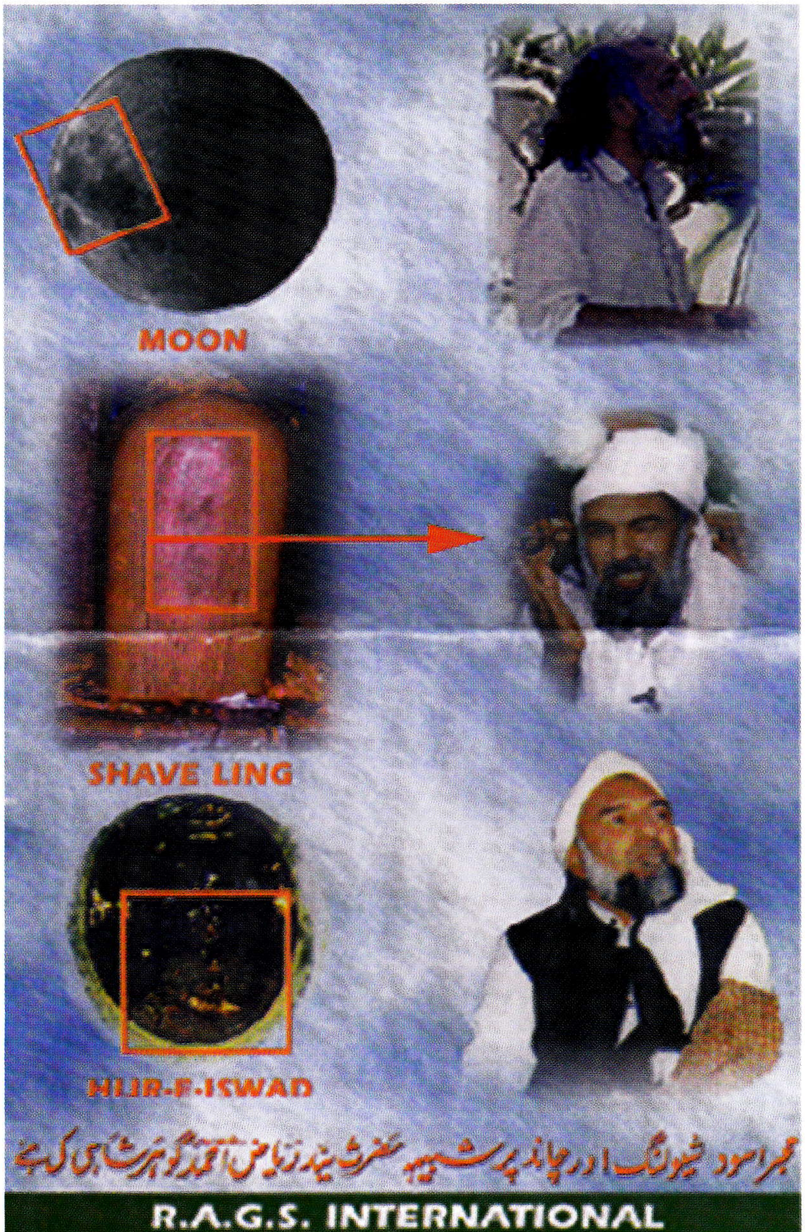

لندن سے شائع ہونے والے ہفت روزہ دیس پردیس میں ہندوؤں کی جانب سے حضرت گوہر شاہی کا تعارف

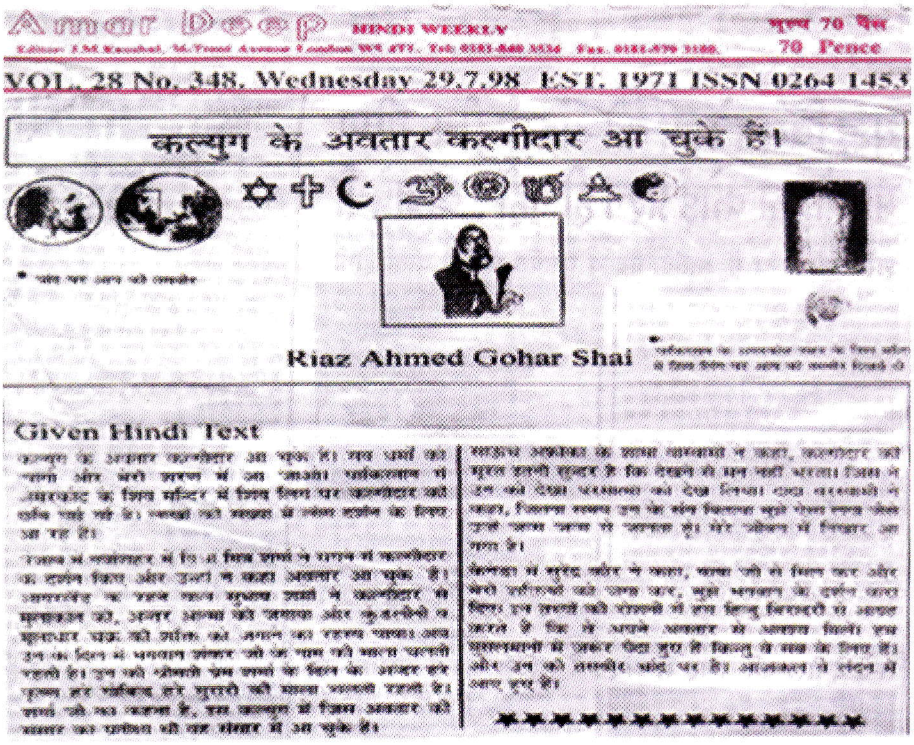

Amar Deep HINDI WEEKLY

मूल्य 70 पैस 70 Pence

VOL. 28 No. 348. Wednesday 29.7.98 EST. 1971 ISSN 0264 1453

कल्युग के अवतार कल्गीदार आ चुके हैं।

Riaz Ahmed Gohar Shai

Given Hindi Text

کئی ہندوؤں کو خواب میں دم کرنے آنکھوں کی بینائی گونگوں کو گویائی حاصل ہوگئی

بھارت میں ہزاروں افراد

گوہر شاہی کے روحانی فیض سے مستفیض ہوگئے

ZEE T.V اور جالندھر T.V جلد گوہر شاہی کا انٹرویو نشر کریں گے انگلینڈ کے گلزار قادری

......نوٹ......

کچھ لوگوں کو اعتراض ہے کہ الٹے ہاتھ کی انگلیوں پر اسم اللہ کیوں ہے؟ اگر یہ انگلیاں ہم نے بنائی ہوں یا کسی بھی طریقے سے ہم نے لکھوایا ہو تو ہم مجرم ہیں، یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ اتفاق ہے یا کوئی کرشمہ ء قدرت!

دوستو!

اللہ نے اِسی وقت کیلئے فرمایا تھا:

"ہم تمھیں عنقریب دکھائیں گے اپنی نشانیاں زمین و آسمان پر، حتیٰ کہ تمھارے نفوس میں بھی"

............☆............

فرمانِ گوہر شاہی

تمام انسانوں کی ارضی ارواح اِس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں، جبکہ حضور پاکؐ کی ارضی ارواح کو مہدی علیہ السلام کیلئے روکا ہوا تھا، جس طرح آپؐ کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے، یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں، اسی طرح حضورؐ کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبداللہ کا فرزند اور آمنہ کا لعل کہا جا سکتا ہے۔ اہل بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں ہی شامل ہیں۔

......☆......

ایک اہم نقطہ

مہدی کا مطلب......ہدایت والا

مہدی کا مطلب......چاندوالا

جیسے مہ ناز اور مہتاب

محمد یونس الگوہر، لندن، برطانیہ

younus38@hotmail.com

گوھر شاھی نے ۱۹۸۰ء سے درس و تدریس کا کام شروع کیا۔

آپ کا پیغام "اللہ کی محبت" کو بہت پزیرائی حاصل ہوئی۔

ہر مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں

گوھر شاھی کو خطابات کی دعوت دے کر ذکرِ قلب حاصل کرنے لگے۔

یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ گوھر شاھی

ہر مذہب کی عبادت گاہ کے اسٹیج، منبر پر پہنچ جاتے ہیں، یوں تو بے شمار کرامتیں اور

پروگرام ہیں لیکن چند چیدہ چیدہ آپ کی تسلی کے لیے پیش کئے جارہے ہیں،

ملاحظہ ہوں......

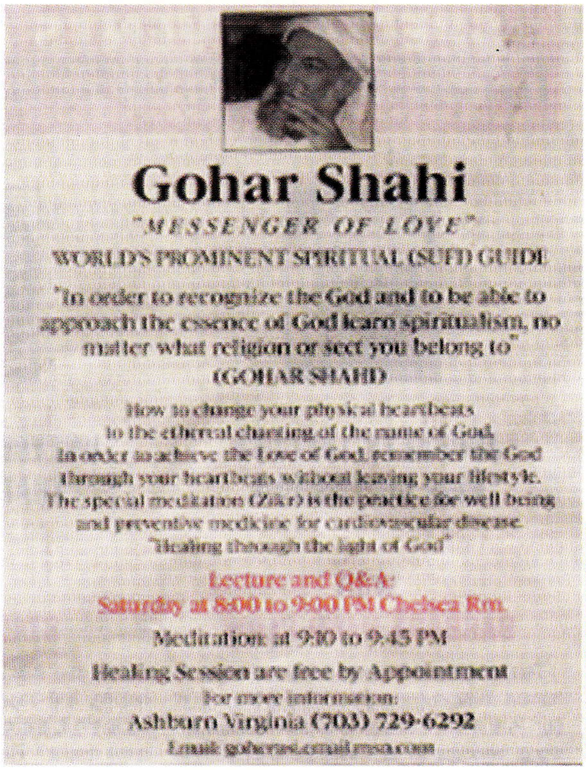

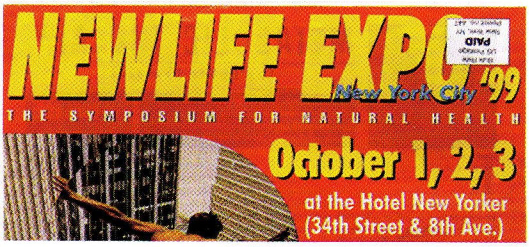

نیویارک میں کرسچن کمیونٹی کی دعوت پر مورخہ 2 اکتوبر 1999 کو حضرت گوہر شاہی
کو ہوٹل (نیویارکر) میں روحانی لیکچر کے لئے مدعو کیا گیا

امریکہ کی ریاست ایرِی زونا کے شہر ٹوسان کے مرکزی چرچ "GRACE ST. PAUL'S EPISCOPAL
CHURCH" میں حضرت گوہر شاہی عسائیوں سے خطاب فرمارہے ہیں

زیرِ نظر تصویر، 11 اپریل 1996 کے عظیم الشان روحانی اجتماع موچی گیٹ لاہور کی ہے
جس میں بکثرت حنفی اور شافعی مسلم افراد موجود ہیں

امریکہ میں گوہر شاہی یونی ٹیرین یونیورسلسٹ فیلوشپ پرسکاٹ، ایریزونا، یو ایس اے July 1997
Unitarian Universal Fellowship, Prescott, Arizona, USA

ساو تھ افریقہ کے شہر ڈربن میں سائی بابا (SAI BABA) کے عقیدت مندوں اور
آتش پرست ہندوؤں کے مندر میں حضرت گوہر شاہی کا خطاب

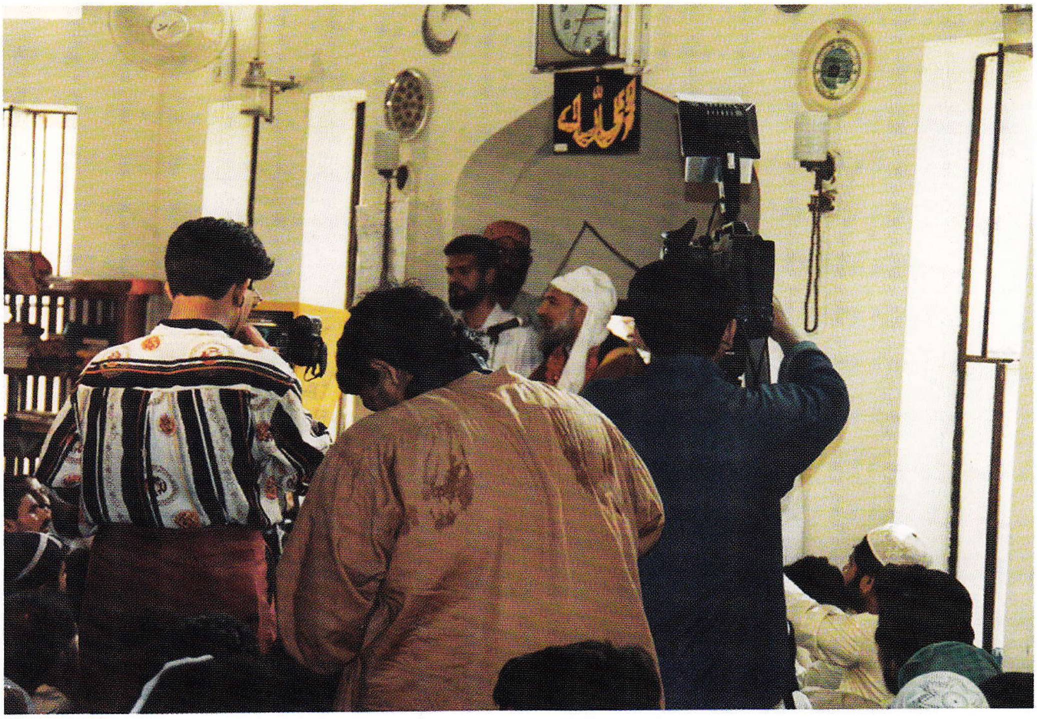

نورِ ایمان امام بارگاہ ناظم آباد کراچی میں اہلِ تشیع حضرات سے حضرت گوہر شاہی کا خطاب

حضرت گوہر شاہی سکھوں کے جھرمٹ میں

امریکہ کی ریاست ایریزونا کے شہر فینکس میں گرونانک گردوارہ آشرم میں حضرت گوہر شاہی سکھوں کو نام دان دے رہے ہیں

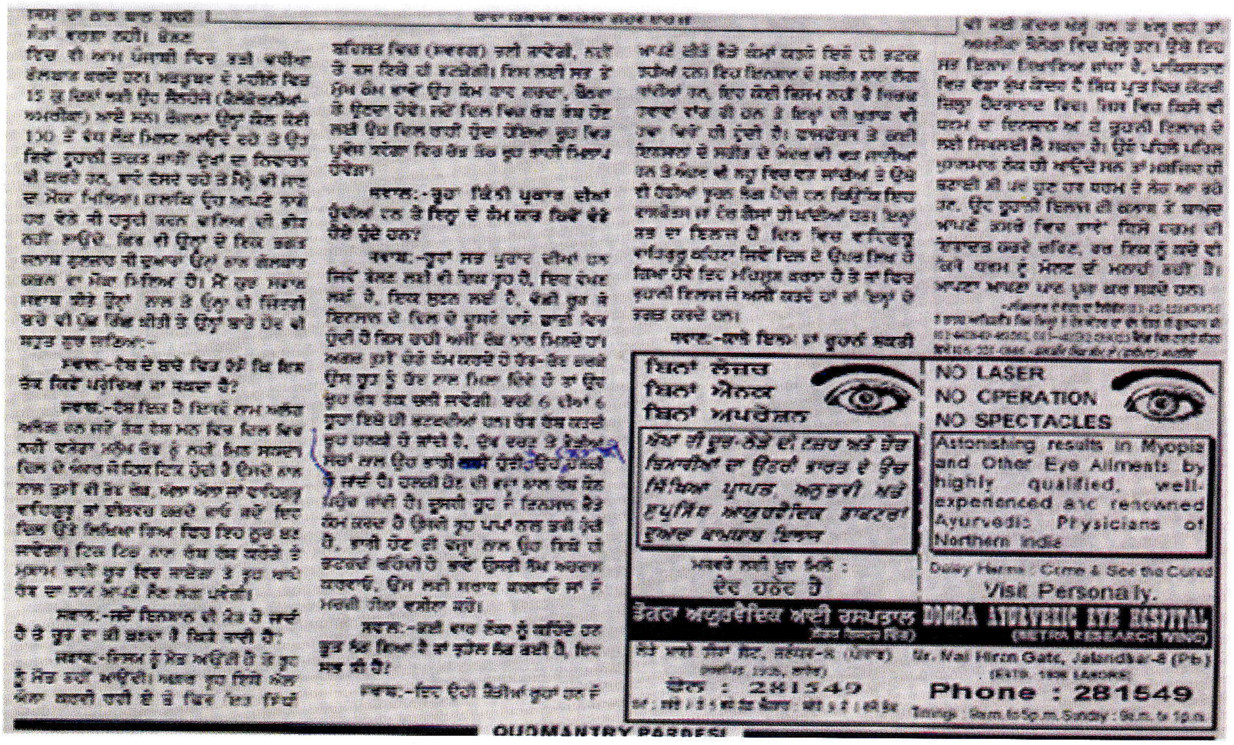

NO LASER
NO OPERATION
NO SPECTACLES

Astonishing results in Myopia and Other Eye Ailments by highly qualified, well-experienced and renowned Ayurvedic Physicians of Northern India

Visit Personally.

DOGRA AYURVEDIC EYE HOSPITAL
(NETRA RESEARCH WING)

Nr. Mai Hiran Gate, Jalandhar-8 (Pb)

Phone : 281549

سان فرانسسکو میں سکھوں کی سوسائٹی نے مورخہ 7اکتوبر1999 کو حضرت گوہر شاہی کو اللہ کی محبت، کے موضوع پر خطاب کے لئے مدعو کیا اور ان کے اِس رسالے نے حضرت گوہر شاہی کے روحانی فیض اور تعلیم کی بابت سکھوں کے لئے مضمون چھاپا کہ اللہ کو پانے کے لئے یہ سچا اور آسان راستہ ہے ،اور اِسے اپنانے کی کوشش کی جائے

......زیرِ نظر رسالے کا عکس......

December '99 21

ਦਿਲਾਂ ਰਾਹੀਂ ਰੱਬ ਨੂੰ ਮਿਲਾਉਣ ਵਾਲਾ-ਬਾਬਾ ਗੌਹਰ ਸ਼ਾਹ ਜੀ!

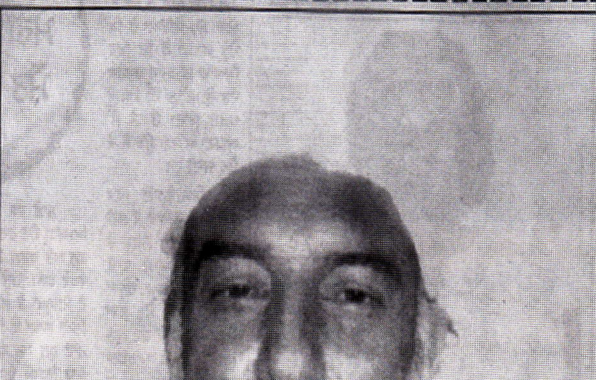

ਬਾਬਾ ਰਿਆਜ਼ ਅਹਿਮਦ ਗੌਹਰ ਸ਼ਾਹ ਜੀ

......کومنتری پردیسی......

پنجابی زبان گورو مکھی کے اخبار میں حضرت گوہر شاہی سے کیئے گئے انٹرویو کا ایک عکس۔

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کے اسمِ ذات کانفرنس سے خطاب کی ایک جھلک

7 اکتوبر 1996 میں منعقد ہونے والی **اسمِ ذات کانفرنس** کی ایک تصویر جس میں
مختلف مکاتبِ فکر کے لوگوں نے شرکت کی

نیو یارک میں بروک لین کی جامع **مسجد ترک** میں حنبلی اور مالکی مسلم افراد سے **حضرت گوہر شاہی**
خطاب فرمارہے ہیں

نوٹ

حضرت گوہر شاہی کے شاعرانہ کلام پر مبنی منظوم تصنیف "تریاقِ قلب" سے چند خاص اشعار ملاحظہ کیجئے یہ کچھ الہامی اور کچھ عشقیہ کلام آپ نے دورانِ ریاضت و مجاہدہ تحریر فرمائے

"تریاقِ قلب"

کہاں تیری ثناء کہاں یہ گناہ گار بندہ
کہاں لاحوت ولامکاں کہاں یہ عیبدار بندہ
نُور سراپا ہے تُو، مگر یہ نقص دار بندہ
کتنی جرات، بن گیا تیرے عشق کا دعویدار بندہ
مگر عشق تیرا دن رات ستائے، پھر میں کیا کروں
عشق تیرا دشت و جبل میں رلائے پھر میں کیا کروں
پاک ہے ذات تیری، مگر یہ بے اشنان بندہ
بادشاہ ہے تو زمانے کا، مگر یہ بے نشان بندہ
مالک ہے تو خزانے کا، مگر یہ بے سروسامان بندہ
جتلائے پھر بھی عشق تجھ سے یہ انجان بندہ

......☆......

نہیں ہوں سوالی، فقیری میرا دھندہ نہیں ہے
دنیا والو! عشق خُدا ہے، عشق بندہ نہیں ہے
عرصے سے ہوں آوارہ میں کوئی اندھا نہیں ہے
عشق ہے یہ لبدی، آہو یا پرندہ نہیں ہے

پڑے ہیں ٹیلوں پہ ، یہ بے آب و گیاہی
تعجب ہے کیا ، یہی ہے قاعدہِ فقرائی
نیند گئی لُقمہ بھی گیا ، یہی ہے رضائے الٰہی
پڑے ہیں مستی میں نظریں جمائے ہوئے گوھر شاھی

......☆......

آگئے کدھر ہم یہ تو سخی شہباز کی چلہ گاہ ہے
واہ رے خوش نصیبی، یہ ہماری بھی عبادت گاہ ہے
وہ تو کر گئے پرواز اب ہماری انتظار گاہ ہے
اس بھٹکے ہوئے مسافر پر اِن کی بھی نگاہ ہے
شہباز کی محفل میں جاکر بھی یاد تیری ستائے پھر میں کیا کروں
عشق تیرا دشت وجبل میں رُلائے پھر میں کیا کروں!

......☆......

ہو گئے قیدی ہم جبلوں کے اک دلدار کی خاطر
پی رہے ہیں خونِ جگر، ان دیکھے دربار کی خاطر
سولی پہ لٹکے گئے عشق کی تار کی خاطر
جان بھی نہ نکلے ،اک تیرے دیدار کی خاطر

......☆......

پہن کر چوغے وکلاوے فقیر بن گئے تو کیا
پڑھ کر کتابیں تصوف کی، پیر بن گئے تو کیا
کر کے یاد حدیث فقہ ملاّ بے تقدیر بن گئے تو کیا
عمل نہ کیا کچھ بھی فرعون بے تقصیر بن گئے تو کیا

رکھ کے داڑھی عیب چھپایا تو کیا مزہ
رگڑ کر ماتھا، ملا کہلایا تو کیا مزہ
کھا کے زہر گر پچھتایا تو کیا مزہ
لٹا کے جوانی خدا یاد آیا تو کیا مزہ

......☆......

فاذکرونی اذکرکُم، پھر تجھے اور تمنا کیا
تب ہی پوچھے گا خدا اے بندے تیری رضا کیا
اے بندے سمجھ، کیوں ہوا دنیا میں ظہور تیرا!
تو وہ عظیم تر ہے، خُدا بھی ہوا مذکور تیرا
عش عش کرتے کرّوبیاں، دیکھتے جب شکستہ صدور تیرا!
فخر ہوتا ہے اللہ کو، بنتا ہے جب جسم سراپا نور تیرا!
کہتے ہیں پھر اللہ، اے ملائکو میرے بندے کی شان دیکھو
ہوا تھا جس پہ انکارِ سجدہ، اب اُس کا ایمان دیکھو
جنبش پہ ہے جسکا دل، ایک سرا ادھر ایک لامکاں دیکھو
ناز ہے تم کو بھی عبادت کا، مگر عبادت قلبِ انسان دیکھو

......☆......

بنایا پھر بسیرا پہاڑوں میں اور تلاشِ یار ہوئے!
بہت ہی مغلوب تھے ہم، جو آج شکنِ حصّار ہوئے
کرلے جب بھی توبہ، وہ منظور ہوتی ہے
بندہ بشر ہے، جس سے غلطی ضرور ہوتی ہے
کہتے ہیں موسیٰؑ، اللہ کو وہی عبادت محبوب ہوتی ہے
جس میں گنہگاروں کی گریہ زاری خوب ہوتی ہے

مُلّوں والے کریں گے کیسے یقین ہم پر
کہ ہو چکا ہے اتنا مہربان، رب العالمین ہم پر
کھول چکا ہے اسرار، حور و نازنین ہم پر
کہ بس رہا ہے جسہ توفیقِ الٰہی زمین ہم پر

......☆......

یہ راز چھپا کر کریں گے کیا، اب تو دنیا فانی ہے
انتظار تھا جس قیامت کا، عنقریب آنی ہے
دجال و رجال پیدا ہو چکے یہ بھی اک نشانی ہے
ظاہر ہونے والا ہے مہدی بھی، یہی رازِ سلطانی ہے

......☆......

نماز بھی پڑھادی مولانا نے، قرآن پڑھنا بھی سکھادیا
کلمے بھی پڑھائے، حدیثیں بھی، بہت کچھ مغز میں بٹھادیا
بتا نہ سکا دل کا راستہ، باقی سب کچھ پڑھا دیا
یہی اِک خامی تھی، ابلیس نے سب کچھ جلا دیا

......☆......

پُوچھا موسیٰؑ نے اللہ سے تجھے کوئی پائے تو پائے کہاں
میں آتا ہوں کوہِ طور پر وہ جائے تو جائے کہاں!
گر ہو کوئی مشرق میں پیدا، تو وہ طور بنائے کہاں
آئی آواز ہوں ذاکر کے قلب میں زمیں پہ ہو یا آسماں

مِلا تھا قطرہ نور کا کر کے ترقی لہر بن گیا
آئی طغیانی ٹکرایا بحر سے اور بحر بن گیا
نہ رہی تمیز من و تن کی دل تھا دہر بن گیا
بس گیا علم اِس پہ اتنا کہ اک شہر بن گیا
اس نُقطہ کی تلاش میں کتنے سکندر عُمریں گنوا بیٹھے
خوش نصیبی میں تیری شک کیا، گھر بیٹھے ہی یہ راز پا بیٹھے

......☆......

سُورج چڑھا تو نکلا پیٹ کے جنجال میں
گھر آیا تو پھنسا بیوی کے جال میں
سویا تو وہ بھی بچوں کے خیال میں
عُمر یوں ہی پہنچ گئی ستر سال میں
ہوا جب کام سے نکمہ، لیا دین کا آسرا
اب کہاں ہے خریدار، بیٹھا جو حسن لٹا
بے شک کر ناز نخرے، اور زُلفوں کو سجا
وقت تھا جو تیرا، وہ تو بیٹھا گنوا
کر کے ذکر چار دن بن گیا زنجہانی ہے
دھوکہ ہے تیری عقل کا، جو ہو گئی پرانی ہے
اب کچھ توقع اللہ سے، یہ تیری نادانی ہے
قابل تو نہیں، گر بخش دے اُسکی مہربانی ہے
ڈوبنے لگا فرعون وہ بھی ایمان لے آیا تھا
کر کے دعویٰ خدائی وہ بھی پچھتایا تھا
کر لی توبہ آخر میں، وہ وقت ہاتھ نہ آیا تھا
جو وقت کا قدرت نے بندے سے وعدہ فرمایا تھا

یہ تو وہ عمل ہے، عاصیوں کو بھی مجیب مل جاتے ہیں
ہوتے ہیں جو بے نصیب ، اُنہیں بھی نصیب مل جاتے ہیں
نہیں ہے فرق خواندہ ناخواندگی کا، کہ خطیب مل جاتے ہیں
ڈھونڈتی ہے دُنیا جنکو ستاروں میں قریب مل جاتے ہیں
پارس بھی اسی میں، کیمیاء بھی اسی میں
وفا بھی ،حیا بھی، شفا بھی اسی میں
رضا بھی بقا بھی لقا بھی اسی میں
خُدا کی قسم ! ذاتِ خُدا بھی اسی میں

پڑا ہے بُت اِدھر ، لٹکی ہوئی ہے جان اُدھر
دے رہے ہیں سجدے اِدھر، وہم و گمان اُدھر
لکھتے ہیں سیاہی سے ، پڑتا ہے لہو کا نشان اُدھر
بودوباش اس جنگل میں ، زندگی کا سامان اُدھر
ٹپکے آنکھوں سے آنسو دوچار ،بن گئے درِّ تابان اُدھر
پھڑکا جب دل کبوتر کی طرح، ہوگئے فرشتے حیران اُدھر
آگئے رشک میں ، کاش ہم بھی ہوتے انسان اُدھر
یہ تو وہی خستہ حال تھا ، جو ہو گیا سینہ تان اُدھر
کہا بت کو کہ چل اِس دنیا سے، کہ بن گیا مکان اُدھر
یہ تو اک دھوکہ تھا، پڑا ہے جو بے سروسامان اُدھر

......☆......

نہ کر شبہ، چور بھی اوتاد و اخیار بن بیٹھے!
آئے پارس کے ہاتھوں، خود ہی سرکار بن بیٹھے!
مارا نفس کو اور حق کے خریدار بن بیٹھے!
حق نے لیا گر، سوکھے کانٹے بھی گلزار بن بیٹھے!

اِس زندگی سے گئے ، پایا جب سراغ زندگی
پایا پھر وسیلہ ظفر، مٹایا جب داغِ زندگی
نکلے پھر دنیا کے اندھیرے سے، جلایا جب چراغِ زندگی
دھویا آنسوؤں سے قلب کو، بسایا جب باغِ زندگی
نکلا اُس چمن سے طائرِ لاحوتی، اور کیا نباضِ زندگی
ہوئے جب قبر و گھر یکساں، اور کیا فیاضِ زندگی
زندگی میں ہی دیکھا یومِ محشر، اور کیا بیاضِ زندگی
پی بیٹھے خونِ جگر، خاطرِ حق، اور کیا ریاضِ زندگی

......☆......

رکھا تو نے عرصے تک، اِس نعمت سے محروم کیوں؟
نفس ہم سے شاکی، جب یہ نقطہ ادبستان سے پکڑا
ہو گئے پاک سب جثے جل کے ، بُت کے سوا
روٹھا بت جو جلنے سے ، اسکو قبرستان سے پکڑا
اب آنے لگی آواز، ہر رگ سے اللہ ھو کی
یہ سکون ہم نے کچھ زمین سے، کچھ آسمان سے پکڑا
کیا بتاؤں تجھے کہ، دل کی زندگی ہے کیا؟
ڈال کر کمند ہم نے، اس کو کہکشاں سے پکڑا
بن بیٹھے آج ، ہم بھی طالبِ مولا لیکن
سلجھے تھے ، جب یہ راستہ اک انسان سے پکڑا
ہدایت ہے انسان کو انسان سے ہی اے کورِ چشم!
وسیلہ انسان نے انسان سے شیطان نے شیطان سے پکڑا

سوچا تھا اک دن ہم نے ، یہ وجہ تنزل کیا ہے؟
رہتے ہیں سرگرداں ہر دم، یہ زندگی بے منزل کیا ہے؟
کون سی خامی ہے وہ، رہتے ہیں پریشان ہر دم؟
سدھر جائے جس سے دین و دنیا وہ عمل کیا ہے؟
جھانکا جو گریبان کو نظر آئیں ہزاروں خامیاں
روئے بہت، آیا جو سمجھ میں مقصدِ اصل کیا ہے
نکلے پھر ڈھونڈنے رہنما کو، اس اندھیر میں
بھٹکتے رہے برسوں، سمجھ نہ تھی پیر اکمل کیا ہے؟

............☆............

کر بیٹھا عشق، اک بے پرواہ سے انجان یہ
تڑپتا رہے گا بھٹی میں برسوں یہ خاقانہِ دل
آجائے باز ضد سے، نہیں ہے ممکن اے ریاضؔ
دے چکا ہے تحریر، سمیت گواہاں یہ جلالانہِ دل

......☆......

جس حال پہ رکھے تو، اسی پہ ہیں شاداں ہم
دِکھتا رہے فقط نام تیرا، ہوئے جس پہ قربان ہم
رُل کے اس مٹی میں ہوگا نہ زباں کو شکوہ تیرا
ہوگئے نام لیواؤں میں تیرے، اسی پہ نازاں ہم
نہ کر شبہ اے آسمان، ان گیسوؤں پر ہمارے
تمنا نہیں کچھ، اسی کے دیدار کو گریاں ہم
کھانہ غم تو ، دیکھ کے خونِ جگر کو ہمارے!
یہی پیالہ ہے، بیٹھے ہیں دینے کو جسے ترساں ہم
قسم ہے تجھے شہباز قلندر کی اے لال باغ
گواہ رہنا، بیٹھے ہیں عرصے سے بے گور و کفاں ہم

رس چکا ہوگا، پتے پتے میں تیرے سوزِ عشق!
رکھنا سنبھال کے امانت، ہائینگے کبھی گورِ لرزاں ہم
سمجھے گا کیا، میری دادو فریاد کو یہ زمانہ
یہ تو اک عجز تھا، کر بیٹھے جسے افشاں ہم
آتا نہ تھا دل کو چین، کبھی نہ کبھی اے ریاضؔ
یہ بھی اک مرض تھا، بنا بیٹھے قلم کو رازداں ہم!

......☆......

پہلے تو پکڑ اِس جاسوس کو، کہتے ہیں جسے نفس
آ نہ سکے گا گرفت میں، نہ کر فقیری میں عمر تباہ
ادھر تو چاہیے علم و حلم اور دل کشادہ جانی
پھر صبر و رضا اور مرشد، جو ہو راہوں سے آگاہ

......☆......

نہ چھیڑ قصہ بادِ نکہت کا ویرانے میں، اے دیوانہ دِل
ڈھونڈ نہ شہرِ خموشاں میں وہ شہنشائیاں اے مستانہِ دل
رکھ نہ تمنا کچھ اِن لاشوں سے ستاروں کے علاوہ
تھا بے شک خاکی تو، ہوگیا اب جو عرشیانہ دل!
نہ رکھ امید، ہم سفر سے کچھ اے محبوبہ
تھا جو کبھی شیدائی تیرا، تھا وہ پرانا دل
نہ رکھ تو بھی آس کوئی اے میری جنت
پالا تھا آغوش میں، ہوگیا وہ بیگانہ دل
بنا کہ لحد میری رو لینا دو چار دن
تھا جو سپوت تیرا مٹ گیا وہ فسانہ دل
کر دینا بھرتی یتیم خانے میں بھی اِن کو!
مر گیا باپ ان کا ڈھونڈتے ڈھونڈتے خزانہ دل

﴾دینِ حُسین کے متعلق﴿

ملا جس سے ایمان کچھ ، گرا وہ ثاقبِ شہاب تھا
لرزی مٹی جس کے خون سے ،وہ محافظ نورِ کتاب تھا
اٹ گیا پھر دھول میں اُس کا مرغِ لاحوتی
کر نہ سکا پرواز پھر، تشنہ دنیا و مآب تھا
ہوگئے پھر پیوست اس کے بیضے خاک میں
ہوا پھر طائر بھی خاکستر ، جو شعلہ آفتاب تھا
سمائی اس میں وہ بُو ، آئی پھر وہ خُو!
بھولا سبق وہ ، لایا جو ٹکڑا نصاب تھا
ڈھونڈ کے آسان حیلہ ، مذہب میں ترمیم کی
نکلے پھر حیلے کئی ، ملاّ و مفتی بے حساب تھا

......☆......

نہ تاثیرِ گفتار نہ طاقتِ رفتار نہ عروجِ کردار تیرا
نہ خوفِ قبر ،نہ یادِ خدا ،تیری یہ مسلمانی کیا ہے؟
پڑھ کے کافر اک ہی بار لا اِلہ الااللہ ، ہوگیا خُلدی
نہیں اثر دھڑا دھڑ لا اِلاؤں سے، یہ ناتوانی کیا ہے
مال مست،حال مست،ذال مست بن نہ سکا لعل مستؒ!
بیٹھے ہو آڑ میں دین کی، یہ سبق بے ایمانی کیا ہے؟
شب بیدار تو ، پرہیزگار تو ، نہ حق دار تو !
سمجھتا ہے خود کو مومن ، اور نادانی کیا ہے

......☆......

رکھا تھا جس نے بھی صبر ، اُس کا مقام انتہا ہوتا ہے
کہ نہیں ہے جن کا آسرا کوئی اُن کا خدا ہوتا ہے
ہوا گر برباد راہِ حق میں وقتِ جوانی !
وہی ہے بایزیدؒ، جو پتلا وفا ہوتا ہے

مارا گر ہوس و شہوت کو رہ کے دنیا میں
وہی طالعِ قسمت جو اک دن باخدا ہوتا ہے
کی گریہ زاری گنہگار نے کسی وقت پشیمانی!
کبھی نہ کبھی وہ کعبے میں سجدہ گرا ہوتا ہے

......☆......

ہم عشق میں برباد، وہ برباد ہمارے جانے کے بعد
ہوئی عشق کو تسلی، کتنی جانیں رلانے کے بعد
آئے یاد بچے ، آیا صبر پھر آنسو بہانے کے بعد
نہ رہی طاقتِ گفتار اب یہ دکھڑا سنانے کے بعد

......☆......

کہا اقبالؔ نے دردِ دل کے واسطے آیا آدمی
سمجھے تھے ہم شاید اقبالؔ سے کچھ بھول ہوئی
گھومتے رہے ہم بھی کچھ عرصہ تک اِن گردابوں میں
ہوا جب دل کو درد پھر زندگی کچھ حصول ہوئی
یہ حیلہ نفس تھا، بُت میں بھی ہمارے
سمجھا نفس کو، دل کو تازگی قبول ہوئی
آگئے تھے اوّل رُجعت میں پا کر یہ سبق
سمجھایا جو حق باہوؒ نے کچھ عقل دخول ہوئی!
نہ خدمت سے نہ ہی سخاوت سے ہوا کوئی تغیر
ہوا جب ذکرِ قلب جاری کچھ روشنی حلول ہوئی

ADDRESSES

United States of America:

Mazhar feroz/ Naeem shah
42876 Pimlico way,Ashburn, Virginia-20147-3600 ,Tel:/Fax (703) 729-5880
Cell: 703-624-7221
Email: asi606@hotmail.com

Syed Rizwan Hussain
512, 7th Street,Devils Lake, North Dakota-58301.Tel: 701-665 2742

Mir Liaquat Ali
1410 Monticello Lane,Rockford, IL-61107.Tel: 815-399-5012

United Kingdom Of Great Britain:

Abdul Kader Mohamed
1543 London road, Norbury,SW16 4AD, London.Tel: 0181-679-1671
Email: younus38@hotmail.com/ cmdruk@hotmail.com
Website: http://www.goharshahi.com

Haji Matloob Hussain
7 Sedgley Ave, Prestwich,Manchester M25-8LS .Tel: 0161-773- 6287

Pervaiz Ahmad
23 Lindley road, Marshfield, Bradford BD5- 7PA

United Arab Emirates:

Shoukat Ali / Amjad Ali
P.O.Box#72052, Abu Dhabi, Tel: 050-6212851

Greece:

Mohammad Shamsuddin
Anexigito Magazine, 1 Korinnis Street-10553, Omonoia, Athens.

Bangladesh:

Mohammad Anis / Salahuddin
172, Chowk Bazaar, Dhaka, Tel: 019-340191
Email: anisgohar@hotmail.com

ADDRESSES

Pakistan:

Head Office

Almarkaz-e-Ruhani , *Khurshid colony Khuda ki Basti, Kotri, Sindh. Tel: 0221-870735*

Karachi Office:

3c Shah Faisal Colony #3, Karachi-75220, Tel: 021-458 5152

Lahore Office:

House#1, Street#12,Alkareema road, near T.B. hospital Bilal Ganj, Lahore.Tel:042-722 5679

Faisalabad Office:

Odean Street, Samundari road, Faisalabad.Tel: 041-728 373

Multan Office:

Kothee#2 writers colony, Masoom Shah road, Bihar Chowk, Multan

Rawalpindi Office:

Raja House, near Karate Academy, Aslam Market, Kamalabad, Rawalpindi.Tel: 051-517 918

Peshawer Office:

Malik Plaza, Nothia road, near nothia phatak, Peshawer.Tel: 277279

Azad Kashmir Office:

Samhani Chowk, Tehseel Bhimbher, Distt: Mir Pur.

کتاب کی روشناس کے لئے چند اقتباسات

1- اگر آپ کسی مذہب میں ہیں لیکن اللہ کی محبت سے محروم ہیں، اِن سے وہ بہتر ہیں جو کسی مذہب میں نہیں لیکن اللہ کی محبت رکھتے ہیں۔

2- محبت کا تعلق دِل سے ہے، جب دِل کی دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ ملایا جاتا ہے، تو وہ خون کے ذریعہ نس نس میں پہنچ کر روحوں کو جگاتا ہے۔ پھر روحیں اللہ کے نام سے سرشار ہو کر اللہ کی محبت میں چلی جاتی ہیں۔

3- رب کا کوئی بھی نام خواہ کسی بھی زبان میں ہو قابلِ تعظیم ہے لیکن رب کا اصلی نام سُریانی زبان میں اللہ ہے جو کہ عرشیوں کی زبان ہے، اسی نام سے فرشتے اُسے پکارتے ہیں۔ اور ہر نبی کے کلمے کے ساتھ منسلک ہے۔

4- جو بھی شخص سچے دل سے رب کی تلاش میں بحر و بر میں ہے وہ بھی قابلِ تعظیم ہے۔

5- اس دنیا میں ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ خطوں میں کئی آدم آئے۔ تمام آدم دنیا میں دنیا کی ہی مٹی سے بنائے گئے، جبکہ آخری آدم جو عرب میں دفن ہیں بہشت کی مٹی سے واحد بنائے گئے، اِن کے سوا کسی اور آدم کو فرشتوں نے سجدہ نہیں کیا، ابلیس اِسی آدم کی اولاد کا دشمن ہوا۔

6- انسان کے جسم میں سات قسم کی مخلوقیں ہیں، جن کا تعلق علیحدہ علیحدہ آسمانوں، علیحدہ علیحدہ بہشتوں اور انسان کے جسم میں علیحدہ علیحدہ کاموں سے ہے، اگر ان کو نور کی طاقت پہنچائی جائے تو یہ اُس انسان کی صورت میں ایک ہی وقت میں کئی جگہ حتیٰ کہ ولیوں، نبیوں، کی مجلس اور رب سے ہمکلام یا دیدار تک پہنچ سکتی ہیں۔

7- ہر انسان کے دو مذہب ہوتے ہیں، ایک جسم کا مذہب جو مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے، دوسرا روح کا مذہب جو کہ روزِ ازل میں تھا یعنی اللہ سے محبت، اسی کے ذریعہ انسان کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

8- سب مذاہب سے بالاتر رب کا عشق ہے، اور سب عبادات سے بالاتر رب کا دیدار ہے۔

9- انسانوں، حیوانوں، درختوں اور پتھروں کے متعلق معلومات، کہ یہ کس طرح وجود میں آئے اور کیوں کوئی حرام اور کوئی حلال ہوا۔

10- ارواح اور فرشتوں کے امرِ کن سے بھی پہلے کون سی مخلوق تھی؟ وہ کون سا کتا تھا جو حضرت قطمیر بن کر جنت میں جائے گا؟ اور وہ کون سے لوگ ہیں جن کی روحوں نے ازل میں ہی کلمہ پڑھ لیا تھا؟

وہ کون سے بندے کا راز ہے جو اس کتاب میں درج نہیں ہے؟ معلومات اور تحقیقات کے لئے اس کتاب...... کو ضرور پڑھیے۔

For Internet version, please visit us on : http//www.goharshahi.com